

بخشاوہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس کا بیٹھ جانوالا شتی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو
 وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ کہ حدیث میں آہٹ قَوْلًا فَهُوَ مِنْهُمْ دُست ویز قوی ہے
 انتشار اللہ تعالیٰ۔ نظم سیر دل شبہ کارگوین ہوں لیکن + فداے ہوں اللہ کی عاشقوں کا
 یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے + کہ اس دل میں یرو تو پرے صادقوں کا + اور کیا عجب ہے
 رحمت بیعت سب انگیزے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمہ کو دیکھ کر خوش ہو جاوے
 اور مترجم کی افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعائے مغفرت
 کرے **مصرع** وَلَا أَذِیْ مِنْ کَآئِبِ الْکِرَامِ **خصیصہ** بالحد کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل
 ہے **فصل** پہلی اور دوسری اقسام بہت اور اوسکے احکام اور شرائط میں
فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب میں **فصل** چوتھی مشائخ قادر پر کے اشغال میں
فصل پانچویں مشائخ چشتیہ کے اشغال میں **فصل** چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں
فصل ساتویں مال کار اشغال یعنی تحصیل نسبت میں **فصل** آٹھویں غرائم اور اعمال میں
فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں **فصل** دسویں وعظ گوئی اور وعظ کی
 شرائط اور آداب وغیرہ میں **فصل** گیارہویں سلاسل طریقت کے اسناد میں اب معلوم
 کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کی تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر واقع
 ہو اسوائے عطف کہ ترجمہ کرنے سے سہولیت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو غرضی
 مصنف قدس سرہ اور اوکی خلف الرشید علامہ عمر سندھرمولانا شاہ عبدالغفریزج کی اس
 کتاب پر **حیثیہ** مابا کید توضیح اور تکثیر فوائد کیواسے اوسکے ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مندرج کر دیا
 جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالغفریز مراد ہونگے اور اسکا نام - شفاء
 العلل ترجمہ قول الجلیل رکھا حقیقی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول
 فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سایر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفِیْضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَّحِیَّةً لِاَلْیَدِ اَعْمَ
 الْمُعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سُبُّ الشَّرِیْفِ اللّٰهُ کَوْجَسَ بَنِیْ اٰدَمَ کَے دِلُوْنَ کَے واسطے فیضان النور کے

مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لایق ہر یا۔ وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ الْمُسْتَطْفِنِ الْاَنْبِيَاءَ
 دَاعِيْنَ وَهَادِيْنَ اِلَى طَرِيقِ اِصْطِبَاءِهَا بِالنَّكَالَاتِ وَالْاَذْكَارِ اور ہجرا انبیاء برگزیدہ
 اخبار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہیں بتا دیں عبادت اور اذکار کے
 لَحْمَ جَعَلَ لَهُمْ وَرَقَةً يَمْشُونَ بِهَا لِيَهْدِيَهُمْ وَرُسُلَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ الْاَكْبَارِ اور ہر حق تعالیٰ
 انبیاء کے وارث ہر اے سجدہ علماء راہنہیں برابر جو اوس کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرنا بعد
 قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْكُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَصْرِفُهُمْ مِنْ خَدِّهِمْ وَلَا شَرَادٍ
 اور ہمیشہ تا قیامت اولین سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے اور نہ ضرر نہ پہنچا سکین جو شریر
 اوس کے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطُّبُغَةِ اِلَى قُرْبِ
 الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جسے طبیعت اور بشریت کی
 تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کی قرب کی طرف مَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
 سَمِيعٌ فَقَدْ تَرَشَّدَ وَ لَهُ النُّعْمُ الْمَقِيْمُ وَالْجَنَّةُ وَالْاَنهَارُ سو جبکہ کہ دل بیدار ہے یا اوس نے
 کلام حق کو سنا دیا ہے ان کے سودہ تورہ پا گیا اور اوس کے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انجا
 ہیں وَمَنْ غَرَضَ وَكَلَّى فَقَدْ غَوَى وَهُوَ اِلَى الْجَحِيْمِ وَالْحَمِيْمِ وَمَالَهُ مِنْ اَضْغَارٍ اور
 جس نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بہلا اور پیچھے گر پڑا اور اوس کے لئے
 دوزخ اور آب گرم ہے اور کوئی اوس کا مددگار نہیں تَعْمَلُ وَتَسْتَعِيْنُ وَتَسْتَغْفِرُ وَتَخُوذُ بِاللَّحْمِ
 مِنْ شَرِّهِ وَتُخْشِئُ وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَهْدِي اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ اللهُ فَلَا هَادِيَ
 لَهُ وَتَعْمَلُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَتَعْمَلُ اَنْ تَقُولَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلَامًا
 بِاَنْحَتِ بَشِيرًا وَخَدِيْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا
 ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اوس سے مغفرت مانگتے ہیں
 اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنی نفوس کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جبکہ اللہ
 ہدایت کی اوس کا کوئی گمراہ کر نہ لائے اور جس کو اوس سے جھکا یا اوس کا کوئی راہ بتا نہ لائے اور ہم
 کو ابی دے ہیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں اور ہم کو ابی
 دے ہیں کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ اوس کا بندہ اور رسول ہے جسکے اللہ نے

سچ بچ شیر اور نذیر کر کے بھیجا حق تعالیٰ اوس سید شیر نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اوسکی
 آل اور اصحاب پر اور برکت دی اور بہت سلامتی عطا فرماوے اما بعد **فَيَقُولُ الضَّعِيفُ**
الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَلِيَّ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ عَبْدُ الرَّحِيمِ هَكَذَا اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْخَسِيمِ وَجَعَلَ مَا لَمْ يَكُنْ
 إِلَى التَّعَمُّقِ الْمُقِيمِ هَذِهِ فُضُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى أَصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا بِمَا اسْتَفَدَكَ نَاهِ
 مِنْ مَتَابِعِهَا النَّقْشُبَنْدِيَّةِ وَالْجَبَلَانِيَّةِ وَالْجِسْتِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سَمَّيْتُهُمْ
 بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج التذکرہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ
 بن شیخ عبد الرحیم اون دونوں کو اللہ وہاب لی اپنی فضل جیم سے اور دونوں کا ٹھکانا نعمت الہی
 کی طرف ہوا ہے یہ چند فضلیں شمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اوس پر جو طریقت
 متقارب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال جسکو مجھے اپنی نقشبندی اور قادری اور جستی
 پیروں سے حاصل کیا ہے رضی اللہ عنہم اور ان فصول کا قول جمیل فی بیان سوا السبیل میں نے نام
 رکھا اور اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز ہے اور نہیں بجا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت
 پر مگر اللہ کی مدد سے جو اونچا ہے برائی والا **فصل** اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے
 اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت امور شنی کیواسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر
 عرض کو مضر نہیں **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الدِّينَ بَيَاتُ يَعُوذُكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَكَ اللَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ**
فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمَن يَكْفُرْ عَظِيمًا
 عَظِيمًا حَقَّقَ لِي فَرَمَا یا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھے اسے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتی ہیں اللہ
 کا دست قدرت اونکی ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضررت پر عہد توڑتا ہے اور جسے
 پورا کیا اوکو جو سیر اللہ سے قول کیا تھا سو غریب اوکو اجر عظیم عنایت کر گیا۔ **وَاسْتَقَاصَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى الْقَامَةِ
أَوْ كَانَ الْإِسْلَامَ وَتَارَةً عَلَى الشَّبَابِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى الْمَسِّ بِالسُّنَّةِ
وَلَا جُنَابَ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْجَرِّصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَدَّقَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَيْعَانِ نَبَوِيٍّ مِنْ
الْأَكْصَادِ عَلَى أَنْ لَا يَخُنَّ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت پر اور
 اسلام یعنی صوم اور صلوة چھ زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر مگر کفار میں چنانچہ بیعتہ الرضوان
 اور کبھی سنت نبوی کی شرک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عیالات کے چلین اور شایق ہونے پر چنانچہ
 بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصار یوں کی عورتوں
 نوحہ کرنے پر ورنہ ابن ماجہ آفہ بایع فاسا من فقراء المهاجرين علی ان لا یسلون الناس
 شیئا کان احداہم یحط سوطہ فیقول عن فاسا فیاخذہ ولا یسل احدا اور ابن
 ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا
 سوال نہ کریں سوا انہیں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے اور ترکر اوس کو اٹھا
 لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا یہی سوال نہ کرتا تھا و ملا شافعیہ ولا شیعہ آفہ اذا قبلت
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل علی سبیل العبادۃ والافتہام لسانہ فاقا لا یزل
 عن کوفہم بسنۃ فی الدین اور حسین کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فضل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بر سبیل عادت تو وہ
 فضل سنت دینی سے کمتر تو نہیں اور جو نہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال
 اہتمام تھا تو بیعت کی سنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں بھی آفہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعلیما بما انزلہ اللہ علی من القرآن والحکمۃ معلما
 للکتاب والسنۃ مزیکا للامۃ بما فطرہ علی احسن الخلاقۃ کان سنۃ لیسلفا وما فطرہ علی
 جملۃ کونہ معلما للکتاب والحکمۃ ومزیکا للامۃ کان سنۃ للعلماء الرائحین باقی رہا
 یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین میں اور عالم تھے اوس کے
 جبرائیل نقالی نے اوپر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلّم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے
 پاک کرنوا لے تھے سو جو فضل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہو گیا اور جو خل
 کہ نہایت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کی کیا وہ علما، راہنہ کے واسطے سنت ہوا
 علما راہنہ سے مدہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فلینت عن الیچۃ من ائی قسم
 ہی فظن قوم انہما مقصود علی قبول الخلفۃ وان الذی یستاد لا الصوفیۃ من مباہجۃ المتصوفین

لَيْسَ بِيَوْمِي وَهَذَا أَضَلُّ فَايْدُ مَا دُرْكَ نَامِنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَايِعُ قَائِدًا عَلَى
إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَقَائِدًا عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحُ النَّجَّارِيِّ شَهِيدًا عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَزِيرٍ عِنْدَهُ بَايَعْتَهُ فَقَالَ وَالصَّخْرَةَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ يَبَايِعُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخَافُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يُجَاهِدُ الْأَشْرَارَ
وَالْمُلُوكَ بِالرِّدَّةِ وَالْأَكْثَارَ وَكَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لِسُوءَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْإِهْتِسَابَ
عَنِ التَّوَجُّهِ إِلَى عَمُرٍ ذَلِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ مِنْ بَابِ التَّزْنِيكِ وَالْأَشْرَارَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
تَوَهَّمُوا بِأَنَّهُ بَايَعَ كَمَا بَعِثَ كِي كَفْتُو كَرِينِ كَمَا وَه كُونِ قَسَمِ مِنْ سَنَ بَ بَ سَوِ بَعْضُهُ لَوْ كُونِ لَ بِيَه كَمَا كَمَا
كَمَا بَعِثَ نَحْضَ بَ قَبُولِ خِلَافَتِ أَوْ سُلْطَنَتِ بِرَ اَوْرُوهُ بَ وَصُوفِيُونِ كِي عَادَتِ بَ بَا هِمِ اَهْلِ تَصُوفِ بَ
بَعِثَ لَيْسَ كِي وَه شَرَّ مَا كَبِهَ نِهْنِ اَوْرِيَه كَمَا نَ فَا سَدَ بَ بِدَلِيلِ اَو سَكِي جَو هِم مَذْكَورِ كَرِي كَلِ كَمَا مَقْرَرِ بَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَ بَعِثَ لَيْسَ تَحْتِ اِقَامَتِ اَرْكَانِ اِسْلَامِ بِرَ اَوْرُو كَمَا بَ تَمَسَّكُ بَا سُنَّةِ بِرَ اَوْرِ
بِيَه صَحِيحُ النَّجَّارِيِّ كَوَا هِي دَسَ هِي بَ اَسِيرِ كَرِ سَوَلِ كَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَ بَرِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرِ شَرَطِ كِي
اَو كِي بَعِثَ كَ وَتِ سَو فَرَا يَا كَا خَيْرِ خَوَا يِ لَ اَزْمِ بَ هَرِ سَلْمَانِ كَ وَاسَطِ اَوْرِ نَحْضَرِ لَ بَعِثَ لِي قَوْمِ
اَلْأَنْصَارِ سَ سَوِ بَ شَرَطِ كَرِي كِي كَمَا نَذَرِينَ اَمْرُ خَدَامِينَ كَسِي لَامَتِكِي كَ كَلَامَتِ سَ اَوْرِ حَقِّ هِي بَاتِ بُولِينَ جِهَانِ
بَرِينَ سَوَاوِينَ سَ بَعْضُهُ لَوْ كَامِرَ اَوْرِ سَلَامِينَ بِرِ كَهْلِ كَرِ بَلَاخُوفِ رَدِ اَوْرِ اَنكَارِ كَرَسَتِ تَحْتِ اَوْرِ اَنَحْضَرِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَ اَلْأَنْصَارِ كِي عَمُورَتُونَ سَ بَعِثَ لِي اَوْرِ شَرَطِ كَرِي كِي كَمَا نَوَحَ كَرَسَتِ بَ بِرِ بَرِيرِ كَرِينِ اَكِي
سَوَا بَ بَ اَمُورِ مِنْ بَعِثَ ثَابِتِ بَ اَوْرُوهُ سَبِ اَمُورِ اَزْمِ تَزْمِ تَزْكِيَه اَوْرِ اَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ اَوْرِ نَهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
كَهِنْ فِ تَوْصَافِ ثَابِتِ هُو كِيَا كَمَا بَعِثَ فَقَطِ قَبُولِ خِلَافَتِ بِرِ نَحْضَرِ نِهْنِ - فَالْحَقُّ أَنَّ التَّبِعَةَ
عَلَى اَلْاِسْتِمَارِ مِنْهَا بَيِّنَةٌ اَلْخِلَافَةُ وَمِنْهَا بَيِّنَةٌ اَلْاِسْلَامُ وَمِنْهَا بَيِّنَةٌ اَلتَّمَسُّكُ بِعَجَلِ التَّقْوَى
وَمِنْهَا بَيِّنَةٌ اَلْجِهَادُ وَمِنْهَا بَيِّنَةٌ اَلتَّوَقُّفُ فِي الْجِهَادِ تَوْجِ هِي بَ كَمَا بَعِثَ چَندِ قَسَمِ بِرِ بَ
بَعْضُهُ بَعِثَ مِلَافَتِ كِي اَوْرِ بَعْضُهُ بَعِثَ اِسْلَامِ لَائِكِي اَوْرِ بَعْضُهُ تَقْوَى كِي رَسِي بِكُرْسِي لَيْسَ كَ اَوْرِ بَعْضُهُ
بَعِثَ بِحَرَتِ اَوْرِ جِهَادِ كِي اَوْرِ بَعْضُهُ بَعِثَ جِهَادِ مِنْ مَضْبُوطِ رَسَنِ كِي وَكَانَتْ بَيِّنَةٌ اَلْاِسْلَامُ مَثَرُ وَكَأَنَّهُ
فِي رَمِيْنِ اَلتَّكْلَافِ اَمَّا فِي رَمِيْنِ اَلْاَشْدِيْنِ مِنْهُمْ فَلَا تَدْخُولُ النَّاسُ فِي اَلْاِسْلَامِ فِي اَيَّامِهِمْ كَانِ
غَالِبًا بِالْأَفْهَسِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّلَافِيْنِ وَاطْلُوعُ اَلْبُرْهَانِ وَاطْلُوعُ اَمْرِ غَبَةِ وَامَّا فِي غَيْرِهِمْ

فَلَا يَهْتَمُّ كَانُوا فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً وَفُسْقَةً لَا يَهْتَمُّونَ بِإِقَامَةِ الشُّنِّ وَأُورِسْلَانِ هُوَ نِيكَ بَعِثَ خَلْفَاكَ زَمَانَهُ مِنْ
 مَتْرُوكِ تَحِي خَلْفَا رَاشِدِينَ كَيْ وَتَمِينَ بَعِثَ اسْلَامِ تَوَاسُوَ اسْطَ مَتْرُوكِ تَبِي كِي دَاخِلِ هُوَ نَا لَوِ كُونِ كَا اسْلَامِ مِنْ
 اَوْ كَيْ اَيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْ رُكُوَارِ كِي تَهَا زَا تَالِيفِ قُبُوبِ اَوْ رَا خْبَارِ دِلِيلِ اسْلَامِ بِرَاوَرِ نِي دَخُولِ
 اسْلَامِ اِنِّي خُوشِي اَوْ رَغْبَتِ بِرُخَا اَوْ خَلْفَا رَاشِدِينَ كَيْ سَوَا اَوْ خَلْفَا كِي وَتَمِينَ مِنْ جِيَا نِي خَلْفَا دَمَرِ وَاَنِيبِ اَوْ
 عِبَاسِيهِ كِي وَتَمِينَ اسْوَا اسْطَ بَعِثَ اسْلَامِ مَتْرُوكِ تَبِي كِي اَوْ نِي اَكْثَرِ طَالِمِ اَوْ رَاسِقِ تَحِي اَقَامَتِ سِيَمَنِ
 دِينَ مِنْ كُوشِشِ بَلِغِ نِي كَرْتِ تَحِي وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِخَلِيفَةِ الْخَوِ كَانَتْ مَتْرُوكَةً اِمَامِي زَمَانِهِ
 الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدِينَ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 وَقَادُوا فِي حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَخْجَاجُونَ اِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَامَامِي زَمَنِ غَيْرِهِمْ خُوفًا مِنْ اِفْتِرَاقِ
 الْجَمَاعَةِ وَانْ يَطُنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخُلَفَاءِ فَتَهَيُّجُ الْفِتَنِ وَكَانَتْ الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُتَقَوَّنَ الْخُرْقَةُ
 مَقَامِ الْبَيْعَةِ ثُمَّ كَانُوا يَدْرُسُونَ هَذَا السُّرْمُ فِي الْخُلَفَاءِ اسْتَهْرَ الصُّوفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِبَيْعَةِ الْبَيْعَةِ وَادَّعَوْا
 اَعْلَمُوا اَوْ رَاسِطِ طَرِيقِ رَسْمِي تَحِي رَسْمِي تَحِي سَنِي كِي بَعِثَ زَمَانِهِ خَلْفَا مِنْ مَتْرُوكِ هُوَ كِي تَبِي خَلْفَا رَاشِدِينَ كَيْ
 زَمَانِهِ مِنْ تَوَسُّبِ كَثَرِ اصْحَابِ كَيْ مَتْرُوكِ تَبِي جَوَازِ رَافِي هُوَ كِي تَبِي سَبَبِ صَحْبَتِ نَبِيِّ كَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كِي اَوْ رَسْمِ دَبِ هُوَ كِي تَبِي اَبِي كَيْ حُضُورِ مِنْ تَوَاوُلِ كُو كِي حَاجَتِ نِي تَبِي خَلْفَا كِي بَعِثَ كِي تَقْصِيفِ بَاطِنِ
 كِي وَاسْطَ اَوْ خَلْفَا كَيْ سَوَا اَوْ زَمَانِهِ مِنْ سَبَبِ خُوفِ پِهَوِثِ پَرُثْنِي كَيْ اَوْ رَاسِ خُوفِ سِي كَيْ بَعِثَ
 كَرْتِ وَالْوَنِ كَيْ سَامِعَةِ بَعِثَ خِلَافَتِ كَالْمَانِ كِيَا جَاوِي تَوْضَادِ اَوْ تَحِي بَعِثَ مَتْرُوكِ تَحِي
 اَوْ رَاوِ سَوَقَتِ مِنْ اَهْلِ الصُّوفِ خُرْقَةُ دِينِي كُو قَائِمِ مَقَامِ بَعِثَ كِي كَرْتِ تَحِي بِرِ بَعْدِ دَتِ جَبِ بِرِ رَسْمِ بَعِثَ
 كِي بَلُوكِ اَوْ رَسَالِطِينَ مِنْ مَعْدُومِ هُوَ كِي تَوْ حُضُورَاتِ صُوفِيَّةِ لِي فُرْصَتِ كُو غَيْبَتِ جَانِ كَرِ سَنَتِ بَعِثَ بِرِ جَنِّيلِ بَارَا
 وَاللَّهُ اعْلَمُ فِ سَوَا نَا شَاهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ دَهْلَوِي قَدَسَ سِرُّهُ لِي فَرْمَايَا تَوْ حُضُورَاتِ صُوفِيَّةِ بَعْدِ اَنْدَرِ اس
 رَسْمِ كَيْ بَعِثَ كَيْ بَعِثَ جَارِي كَرْتِ سِي مَصْدَاقِ اسْ حَدِيثِ مَرْفُوعِ كِي هُوَ كِي كُو سَنَتِ مَرْدِ كُو جَلَاوِ تَوْ
 اَوْ سَكُو اسْكََا اَجْرِي كَا اَوْ رَاوَنِ لَوِ كُونِ كَا اَجْرِ اَوْ سَكُو مِيلِيَا جَوَاوِ سَنَتِ بِرِ حَلِيلِينَ فَضْلِ اسْ فَضْلِ مِنْ
 سَنَتِ بَعِثَ اَوْ رَاوِ سَكِي غَايَتِ اَوْ رَسْمَتِ اَوْ رَاوِ سَكِي شَرَايِطِ وَغَيْرِهِ كَا بَيَانِ اَوْ رَاوِ سَكِي قَوْلِ الْخَبَرِ عَنْ
 الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ
 الْبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْبَايِعِ وَمَا نَكْتُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالَمٍ وَلِجِلِّ عِلْمَاءِ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ

وَأَمَّا السُّؤَالُ الثَّلَاثَةُ فَمِنْ يَأْخُذُ بِبَيِّنَاتِ الْأُمُورِ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ مِنَ الرَّبَّةِ
الْقُصُورَى بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ الْمَذْكَرِ أَوِ الْجَلَالِينَ وَغَيْرِهَا وَ
حَقَّقَهُ عَلَى أَعْلَى وَغَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفَسَّرَ الْقُرَيْبِ وَأَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْأَعْرَابِ وَالْقَصَصِ وَمَا
يَنْصِلُ بِذَلِكَ الْإِنْ أَوْرَثَهُ ثَلَاثَ كَأَجَابَ يَهْدِيهِ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ وَاسِلِي مِنْ مَعْنَى بِيْرٍ أَوْ مَرْتَدٍّ مِنْ جَنْدٍ
أَوْ مَرْتَدٍّ مِنْ شَرْطٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَوْ حَدِيثٍ كَأَوْ مَرِيٍّ يَهْدِيهِ مَرَادُهُنَّ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
وَأَحَدِي مَحْفُوظٌ كَرَجَا هُوَ أَوْ كَسَى عَالَمٌ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
أَوْ شَانِ نَزُولٍ أَوْ أَعْرَابٍ قُرْآنِي أَوْ قَصَصٍ أَوْ جَوَادٍ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
دُوْنِ خَلْفٍ جَزَائِرٍ مِنْ تَقْبِيْقٍ دِيْنَا أَوْ مَعْرِفَتٍ نَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ أَحْكَامٍ مُسْتَبْقَةٍ قُرْآنِي - وَمِنْ السُّؤَالِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَالِحِ وَغَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفَسَّرَ الْقُرَيْبِ وَأَسْبَابَ النُّزُولِ
وَأَوْرَثَهُ مَحْفُوظٌ عَلَى دَلَالَةِ الْفَقْهِاءِ أَوْ حَدِيثٍ كَأَوْ مَرِيٍّ يَهْدِيهِ مَرَادُهُنَّ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
مَصَابِيحٍ أَوْ مَشَارِقٍ كِي أَوْ أَوْ مَعْرِفَتٍ نَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ أَحْكَامٍ مُسْتَبْقَةٍ قُرْآنِي - وَمِنْ السُّؤَالِ
تَرْجِمَةٍ أَوْ أَعْرَابٍ مُشْكَلٍ أَوْ تَاوِيلٍ مُعْضَلٍ كِي بِنَا بَرِّ رَأْسِهِ فُقَهَاءُ دِيْنٍ كِي مَعْلُومٌ كَرَجَا هُوَ فُقَهَاءُ
مَعْضَلٍ مِنْ فَرْقٍ يَهْدِيهِ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
صَحْبٍ هُوَ أَوْ مَعْضَلٍ وَهِيَ جَمْعِيَّةٌ مَعْنَى مُشْتَبِهَةٌ هُوَ أَوْ أَوَّابِيَّةٌ مَعْنَى كِي تَقْيِيْنٌ هُوَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
أَوْ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
قَدْ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
فُقَهَاءُ كِي أَوْ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
وَلَا يَكْفِي سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
يَأْخُذُ وَنَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ نَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ أَحْكَامٍ مُسْتَبْقَةٍ قُرْآنِي - وَمِنْ السُّؤَالِ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
نَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ نَاسِخٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ أَحْكَامٍ مُسْتَبْقَةٍ قُرْآنِي - وَمِنْ السُّؤَالِ
تَوْحِيدٍ طَنْ هِيَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ
تَوْحِيدٍ طَنْ هِيَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ سَمِعْتُ لَيْسَ

عمدہ حدیث میں نقص رواہ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں **ف** منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی اول سند میں مذکور ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالظہر تھا اور وسایط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع سے یہی حصول ظن بلوغ خیر مقصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کئی کہ انکو یہ دولت قریبہ خدا داد کہان حاصل غلامہ یہ ہے کہ میری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے **وَلَا يَعْلَمُ الْأَصُولَ وَالْأَصْلَاحَ وَجَزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوَى** اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کی یاد رکھے کاشکف نہیں **ف** مولانا عبدالغفر قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صور معروضہ مراد ہیں جنکی طرف کتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں انکا حفظ شرط ہے **وَأَمَّا شَرْطُنَا الْعِلْمَ لَا كُنَّا الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْ لَا وَالْمَعْرُوفُ وَهَيْئَةُ عَنِ الْمُسْكِرِ وَارْتِسَانُهُ إِلَى تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَادَّالَةِ التَّوَادُّلِ وَاصْتِبَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِنَالِ الْمُرْتَدِّ إِلَيْهِ فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ غَالِمًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مِنْهُ هَذَا** اور عالم ہونا مرشد کا نوشتہ منہ فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے شروعات کا اور روکنا اوکو خلاف شرع سے اور بوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کی اور دور کرنا بدخوون کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اوکو خیمہ امور مذکور میں سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے ہوگا اوس سے یہ کیونکر مقصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء بھال کو۔ اسوقت میں یہ خط سما یا ہے کہ میری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو ضرر ہے اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی یہی جہالت کے متناست ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں

اوتنے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرمائے ہیں۔ وَفَكَرَ أَهْلُ كَلِمَةِ الشَّائِخِ عَلَى أَنْ لَا يَنْكَلِمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْخَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اور متفق ہے مشایخ کا قول اس پر کہ وعظا کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جسے کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو اسناد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔ اللَّهُمَّ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ وَصَحْبَ الْعُلَمَاءِ لَا تَقْبَلُ دَهْرًا طَوِيلًا وَقَدْ دَبَّ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْخُدَالِ وَالْحَرَامِ وَقَدْ أَقْبَلَ عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَحَسْبَى أَنْ يَكْفِيَهُ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَرْضِ الْبَرِّيَّةِ کہ ایسا مرد ہو جسے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اون سے ایسا سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈرجاتا ہو اور اپنی افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو اسید ہے کہ اس قدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم و امتداد علم وَالشَّرْطُ الثَّانِي وَالشَّقْوَى فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَائِرِ غَيْرِ مُصْطَرٍّ عَلَى الصَّقَا اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑنجاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول ہے اپنے بنی نوع کی امتداد اے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبان پر تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّلَاثُ أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا وَاعْبَا فِي الْآخِرَةِ مُوَاطِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْإِذْكَارِ الْمَأْتُورَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَائِحِ الْأَحَادِيثِ مُوَاطِبًا عَلَى اخْلُقِ الْقَلْبِ سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَدًا دَاسَةً لَهُ مَلَكَهٌ دَاسِحَةٌ اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دین کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعت مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَبَدِّلًا بَرِيًّا لَا مَعَاةَ لَيْسَ لَهُ دَرَايٌ وَلَا أَمْرٌ ذَا مَرُورَةٍ وَعَقْلٌ تَامٌ لِيَعْتَمِدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَمُرُّ بِهِ وَيَنْتَهِي عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّمُكِ إِذَا طَأْتَكُمْ لِصَاحِبِ

الْبَيْعَةُ اور جو حقنی شرط بیعہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مردہ ہر جانی ہر دم خیالی جبکہ نہ رائے ہونے امر ذمی حرۃ اور صاحب عقل کامل ہونا اور سہرے اعتماد کیا جائے اور کسی بنائے اور رد کے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی اور کیا مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ بیعہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور منکر فیہ الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ بیعہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہئے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہون بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا بیعہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار بر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر حقنی ہے لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی یہی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعین اسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق اولیٰ ہوگا۔

وَالشَّرْطُ الْخَافِضُ أَنْ يَكُونَ مَحْبَبَ الشَّائِخِ وَتَأْدَبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخَذَ مِنْهُمْ النُّورَ الْبَاطِنَ وَالنَّكَاتَةَ وَهَذَا لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ إِلَّا إِذَا رَأَى الْمُتَلَحِّجِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ اور پانچویں شرط بیعہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور بیعت کی صحبت کا ملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادات الہی یوں جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو مذکیہ جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر میں اور پیشے یعنی جیسی آہنگری بدون صحبت آہنگریا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتے ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت الشہد کا ہرید یہ ہے کہ انسان اس پنج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہہ اسے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے انبائے جنس کے مشارکت اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ اونکے کمالات پیدائشی ہیں اور کسی نہایت کمتر میں جیانیہ پر یا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سکے نہیں آتا وَلَا يَشْرُطُنِي ذَٰلِكَ خَلْقُ الْمَلَائِكَةِ أَمَاتٍ وَتَحْوَارِقُ وَلَا تَرْكُ لَا كِتَابَ إِلَّا الْأَوَّلُ ثُمَّ

السُّئْلَةُ الثَّامِيَّةُ فَأَعْلَمْنَا أَنَّ الْبَيْعَةَ الْمَشْرُورَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ عَلَى وَجْهِ أَحَدِهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
 مِنَ الْمُعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِي سِلْسَلَةِ الصَّالِحِينَ بِمِثْلِهِ سِلْسَلَةُ إِسْنَادِ التَّحْدِيثِ
 فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَأْكُلُ الْعَرِيْمَةَ عَلَى التَّجَرُّدِ لَا مَرَاتِلَهُ وَتَرْكُ
 مَا نَهَى عَنْهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقُ الْقَلْبِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ أَوْ سَوَالُ خَاسِ كَأَنَّ
 جَوَابَ يُونِ بَانَ كَذَلِكَ بِمَعْنَى كَيْفَ يُمْكِنُ مِنْ تَوَارِثِ هِيَ وَهِيَ طَرِيقُ بَرَكَةٍ بِهَلَا طَرِيقُ بَيْعَتِ
 تَوْبَةٍ مُعَاصِي سَيِّئَةٍ أَوْ دَوْرِي طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 هُوَ بِمِثْلِهِ سِلْسَلَةُ إِسْنَادِ حَدِيثٍ هِيَ كَمَا سَمِعْنَا الْبَيْعَةَ بِرَكَةٍ هِيَ أَوْ تَبَرُّكِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَأْكُلُ عَرِيْمَتِ
 هِيَ بِمَعْنَى عَزْمِ مَصْنُوعٍ كَمَا وَسَطُ خُلُوصِ أَمْرٍ إِلَى أَوْ تَرْكِ مَنَاسِيهِ كَيْفَ ظَاهِرٍ أَوْ بَاطِنٍ سَيِّئَةٍ أَوْ تَرْكِ
 جَلِّ شَانِهِ كَأَنَّ أَوْ بِهِيَ تَبَرُّكِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 الْأَصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالْمَسْكِينِ بِالطَّاعَةِ الْمَكْنُودَةِ مِنَ الْوَلِيَّاتِ وَالشُّنَنِ وَالْوَدَائِبِ وَالنَّكَثِ
 بِالْإِخْلَالِ فِيمَا ذَكَرْنَا أَوْ بِهِيَ دَوْنُ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 كَمَا بِرَكَةٍ أَوْ بِهِيَ تَبَرُّكِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 أَوْ بِهِيَ تَبَرُّكِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 أَصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالْمَسْكِينِ بِالطَّاعَةِ الْمَكْنُودَةِ مِنَ الْوَلِيَّاتِ وَالشُّنَنِ وَالْوَدَائِبِ وَالنَّكَثِ
 الْهَجْرَةِ وَالْجَاهِدِ حَتَّى يَكُونَ مُؤَدِّ السُّؤْلِ كَيْفَ وَكَيْفَ ذَلِكَ دَيْكَ ذَلِكَ وَخُلُقًا وَجِبِلَةً فَيَكُنْ
 ذَلِكَ فَكَانَ يُرَخِّصُ فِيمَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَائِثِ وَالْإِسْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يَحْتَاجُ إِلَى طَوْلِ التَّعَهُدِ
 كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكَثِ فِي ذَلِكَ أَوْ تَبَرُّكِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 مَدَامُ ثَابِتٍ رَسْمِيٍّ هِيَ اسْمُ هَجْرَةٍ أَوْ مَجَابِدَةٍ أَوْ رِيَاضَةٍ يَرْبِيَانِ تَكْ كَيْفَ رُشْنٍ هُوَ جَوَادُ الْإِيمَانِ كَيْفَ
 نَوَازِيسٍ أَوْ بِهِيَ أَوْ سَكِي عَادَتِ أَوْ خَوَارِجِي هُوَ جَوَادُ بَلَا تَكْلَفٍ تَوَاسُخَاتِ كَيْفَ كَاهِي أَوْ سَكُو
 اجَابَتِ دِيْجَانِي هِيَ أَوْ سَمِينِ جَبْكَو شَرْعِي مَبَاحِ كَيْفَ هِيَ اَزْمَانَاتِ كَيْفَ أَوْ مَشْغُولِ هُوَ بِبَعْضِ
 أَوْ كَامُونِ هِيَ جَمِينِ طَوْلِ مَدَتِ كَيْفَ طَرَفِ حَاجَتِ هُوَتِي هِيَ جَمِينِ دَرْشِ كَرْنَا عُلُومِ دِينِي كَأَنَّ
 قَضَا أَوْ بِمَعْنَى تَقْصِدِ بَرَكَةِ صَالِحِينَ كَيْفَ سِلْسَلَةِ مِثْلِ
 فَأَعْلَمْنَا أَنَّ تَبَرُّكَ الْبَيْعَةِ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَرَّكَ وَكَذَلِكَ

عَنِ الصَّوْفِيَّةِ أَمَّا مِنَ التَّحْقِيقِ فَإِنَّ كَانَ يَطْمَئِنُّ فِئْمَنْ بَإِيَّةٍ فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ لَكَ بَعْدَ مَوْتِهِ
أَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْفَعَةُ وَأَمَّا بِالْعُدُولِ فَإِنَّهُ يُشْبَهُ الْمُلَاكِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبُرْكَاتِ وَيُصْرِفُ قُلُوبَ
الْشُّوْخَ عَنْ تَهْمِيدِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْ جِئْتُ سَوَالَ كَاجِبٍ مِنْ مَعْلُومٍ كَرِهَ تَكَرُّرَ بَعِيثِ كِي سَوَالَ
صَلْبِ الْمَثَلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقُولٍ هُوَ أَوْ رَاسِي طَرَحَ حَضْرَتُ صُوفِيَّةٍ لَيْكِنْ دَوِيرُونَ مِنْ بَعِيثِ
كَرْنًا سَوَاكَ سَبَبُ ظُهُورِ غُلٍّ كِي هُوَا دَسِيرِ مِينَ جِسْمِ بَعِيثِ كَرَجَا هُوَ تَوَكُّفُ مَضَافَتِهِ نَهْنِ أَوْ
طَرَحَ أَوْ سَكِي مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي غَيْبِ مَنَقَطِهِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
أَوْ رَاسِي طَرَحَ دَوِيرُونَ مِنْ مَقُولٍ هُوَا دَسِيرِ مِينَ جِسْمِ بَعِيثِ كَرَجَا هُوَ تَوَكُّفُ مَضَافَتِهِ نَهْنِ أَوْ
طَرَحَ أَوْ سَكِي مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي غَيْبِ مَنَقَطِهِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
أَوْ رَاسِي طَرَحَ دَوِيرُونَ مِنْ مَقُولٍ هُوَا دَسِيرِ مِينَ جِسْمِ بَعِيثِ كَرَجَا هُوَ تَوَكُّفُ مَضَافَتِهِ نَهْنِ أَوْ
طَرَحَ أَوْ سَكِي مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي غَيْبِ مَنَقَطِهِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَكِي تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ^{میرے بعد خطبہ مذکور کے} مرشد مرید کو ایمان
 اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ کا اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ
 کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ کا اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی
 مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ہوا میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے اور میرا ہوا سب
 گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ
 کوئی معبود درجہ نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ ہے
 اور اس کا رسول ^{ختم بقول} قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ بِوَاسِطَةِ خَلْفَائِهِ
 عَلٰى اَخْمِشِ شَهَادَةٍ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتٰهُ الرُّكُوْعَ وَرَفَعَهُ
 رَمَضَانَ وَحُجَّ الْجَبَلِ اِنْ اسْتَطَعْتُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ^{بہر مرشد کے} مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ^{اوسکے خلفاء کی واسطے سے} پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود
 بجز حق نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا بندہ اس کا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور رکوع کے
 دینے پر اور رمضان کی صوم پر اور بیعت اللہ کی ^{جس پر اگر محکوم استطاعت ہوگی} اوسکے راہ کی
 ف استطاعت بدل سے مراد زاد و برآمد ہے ^{ختم بقول} قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ بِوَاسِطَةِ خَلْفَائِهِ عَلٰى اَنْ لَا اَشْرَكَ بِاللّٰهِ شَيْْءًا وَلَا اَسْرِقَ وَلَا اَذْنِبَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا
 لَا اَتِيْ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَبَيْنَ وَاخِيْ وَلَا اَعْصِيْهِ فَيَمُوتَ ^{بہر مرشد کے} مرید سے کہہ کہ
 بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خلفاء حضرت کے امیر کہ شریک نہ کروں گا اللہ کے ساتھ
 کسی چیز کو اور جو رسی نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اور سکوا فتر کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا اور شروع
 میں ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے ^{ختم بقول} قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهِ لَعَلَّكُمْ
 تَفْلَحُوْنَ اِنَّ الدِّيْنَ يَبَآئِعُوكَ اِيْمًا يٰٓاَيُّهَا اللّٰهُ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّمَا
 يَكُفْرُ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اٰفَىٰ بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهُ فَمِیْثَاقُهُ اَجَلٌ عَظِيْمٌ ^{بہر مرشد}
 ان دو آیتوں کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو اللہ سے اور تلاش

کروا نہ کی طرف وسیلہ اور مجاہد کرواؤ کسی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھے
اسے نبی و ذبیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اون کے ہاتھوں پر ہے
سو جسے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اس نے اپنی ذات کی مضرت کیوں اسے بیعت کو توڑا اور جس نے
پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا۔ **ف** پہلی آیت میں وسیلہ
سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس
سکونہ کے ایک مرید سے سنا کہ اون کے ہم عصر ایک عالم نے اون سے بیعت کے سنت یا بدعت
پوچھے میں گفتگو کی جدا مجد نے واسطے مشروعت بیعت کی اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا
کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجئے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایھا
الذین آمنوا اور سب دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اسواسطے
کہ تقویٰ عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت
میں المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور
یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر ایک
بعد مجاہدہ اور ریاضت میں ذکر اور فکر میں تافلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے
واللہ اعلم **خبریکم عو النسیہ والتثبید للحاضریں** فیقول **بارک اللہ لنا ولکم وفتعنوا**
ایاکم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کیوں اسے سنو
یوں کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچا دے ہم کو اور
نکو ولا باس ان یلقینہ فیقول **قُلْ اخْتَرْتُ الطَّرِيقَةَ النَّفْسُ بِنْدِيَّةٍ أَوْ الْقَادِرِيَّةِ أَوْ الْجَشْتِيَّةِ**
السُّوْدِيَّةِ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْأَكْبَرِ خُوجَاةِ نَفْسُ بِنْدِيَّةٍ أَوْ الشَّيْخِ مُحَمَّدِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ
الْجِيلَانِي أَوْ الشَّيْخِ مُحَمَّدِي الدِّينِ السَّجَرِي أَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَوْجِعَهَا وَخَيْرَهَا فِي دُمُرَةٍ أَوْ لِيَاكُمَا
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اوسمیں کچھ مضامین ہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ
میں نے اختیار کیا طریقہ نفس بندہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب اعظم خواجہ نفس بندہ کی یا طریقہ قادریہ
اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محمدی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ
محسن الدین سحری یعنی سیستانی کی طرف خداوند اذہا کو مفتح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہو کہ اس طریقہ

کے دوستوں کی گروہ میں بخشور کر اپنی رحمت سے یا رحم الراحمین تمیخت سیدی الوالد یقول دَرَأَيْتُمْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَبَشَرَةٍ قَبَائِلُهُ فَأَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
يَدَيَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافُهُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ عَلَى هَذَا الصِّفَةِ سَمَاعِينَ لِي أَبِي وَالِدُ بَرْكَوَارِ
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سومین نے آپے بیعت کی سو
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری دونوں ہاتھوں کو آپے دو نودست مبارک میں کر لیا سومین تو
اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کی وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعض
اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا دامن ہاتھ پھیلاوے پھر بیعت لینے والا اوپر اپنا دامن ہاتھ پھیلتا ہے
اس طرح عمرو بن عاص نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **أَمَّا بَيْعَةُ النِّسَاءِ فَإِنْ يَأْخُذَنَّ**
طَرَفَ تَوْبَةٍ وَالتَّيَّابِ عَ طَرَفَهُ الْآخَرُ وَاللَّهُ أَكْلَمُ اور عورتوں کی بیعت کر نیکاً تو بھی طریقہ ہے کہ
مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے اللہ اعلم **ف** مولانا نے
فرمایا کہ بیعت زبانی ہی عورتوں سے جائز ہے بلا اخذ چنانچہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **فصل**
اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے **لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ ذَوَاتُ سُرَّتَيْنِ قُلُوبِ**
مَا يَجِبُ أَنْ يَنْظُرَ فِيهِ الْعَقِيدُ فَإِذَا دَوَّغِبَ انْمَرْأَتِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ مَوْكَاةً أَوْ لَا يَتَطَهَّرُ
الْعَقَائِدُ عَلَى مُوَافَقَةِ السَّكْفِ الصَّالِحِ مِنْ أَثْبَاتٍ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُنْصِفٌ بِجَمِيعِ
صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَوَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَصَفَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَتَبَتَّ بِهِ
النُّقْلُ عَنِ الْحَبْرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ
درجات ہیں علی الترتیب سوا اول حسین نظر کرنا واجب ہے اوسکا عقیدہ ہے تو جب کوئی مرد
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کراو سکوا اول عقاید صحیح کر نیکاً موافق عقائد سلف صالح کی لینے
اثبات واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوسکے موصوفے **ب** جمیع صفات کمال سے
حیوۃ میں اور علم اور قدرت اور ارادہ میں اور سوائے اس کے اور صفات جیسے حق تعالیٰ نے
اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور صحابہ اور تابعین سے **مُنْزَعٌ مِنْ جَمِيعِ مَخَالَاتِ النَّقْصِ وَالزُّوَالِ مِنَ الْجُمْبِيلَةِ وَالْحَبْرُ وَالْعَوْفِيَّةُ وَ**
الْجَمَّةُ وَالْأَنْوَارُ وَالْإِسْكَالُ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب عیبوں سے

بجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے
یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ۔ **وَأَمَّا مَا مَعَهُ مِنَ السُّعَىٰ وَالصُّعَىٰ وَالْغُثَّاءِ وَ**
الْأَثَابِ الْيَدَيْنِ مَوْجُونٍ بِدِهِ عَلَى الْجَمَلَةِ ثُمَّ تَكَلَّمَ فَفَصَّلَهُ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ مَا بَسَتْ أَنْكَ لَيْسَ كَمِثْلِ
الْقَصَائِدِ الْخَيْرِ وَغَيْرِهَا بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَتَعْلَمُ أَنَّهُ كُنِيَ ثَابِتٌ
بِاللَّهِ تَعَالَى كَمَا أَتَيْتُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء علی العرش اور
ضحک اور اثبات یدین کا سوا اسکا ایمان ہم کہتے ہیں محل بلا تفصیل پھر اسکی تفصیل کو خدا کے
علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استواء علی العرش سے اور
اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے استواء وغیرہ میں ہمارا سا صفات بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے
مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت
ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے چنانچہ اسے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے۔ **فَمَزَجَ كِتَابَهُ** کہ
صفات مشابہہ میں یعنی استواء وغیرہ میں قدمائے سلف سے یہی منقول ہے کہ اس پر محل ایمان لائے
اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش
معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ
سبا و انا و ایل میں غیر حق کو قرار دینا پڑے **ثُمَّ اثْبَاتُ بُرُوءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَعْمُومًا وَبُرُوءِ**
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَهَيَّ
وَقَصْدِ قَوْلِهِ فِي كُلِّ مَا اخْتَرَ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ الْعَادِ الْجَسْمَانِي وَالْجَسَدِ وَالنَّارِ وَالْخَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ وَعَدَا جِبْرِ الْخَيْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النُّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ
الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا
ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا جس میں کہ
آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور
جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے ان کے
اور امور میں چنانچہ عرض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت
اسکی صحیح ہے **ثُمَّ تَكَلَّمَ فِي احْتِبَابِ الْكِبَارِ وَالْمَدَامِ مِنَ الصُّغَائِرِ** پھر بعد تصبیح

معاذ کی نظر لاحق ہو کبیر کی اجتناب اور صغیر سے شرمندہ ہونے میں واقعہ ان الکبیرۃ کل ذنب اوعد علیہ بالتار والعداب الشدید فی القرآن أو الشدة الصحیحة المعروفة عند اهل الحدیث او منی مرتکبہ کافر کہ قولہ من ترک الصلوۃ متعیدا فقد کفر و من ما یستأوی بن الشریکین الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر او شرع علی مرتکبہ حد کا الزام الیہ وقطع الطریق و شراب الخمر او کان مساو یا او اکثر شرابا من هذا المذکورات فی حکم ربہ الہی العقل اور جن یہ سب کبیرہ و گناہ سب جبر و عید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو چنانچہ حدیث میں فرمایا کہ جسے نماز کو عداوت رک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق بائین مسلمین اور بائین شرکین کے نماز ہے سو جسے او سکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبیرہ مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں فیما لا یشرک باللہ تعالیٰ عبادۃ و استیعانۃ فی الذوق والیشاع و غیرہما والی التوبة منہما الا شادۃ فی قوله تعالیٰ اِنَّكَ تَحْبُدُ وَاَيَاكَ تَسْتَعِينُ سو محمد کبیر اکبر الکبائر اشراک بالشر ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجد لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے اس حق تعالیٰ کے قول میں ایک لغب و ایک المستعین۔

ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور شفاء میں ہمارے زمانہ میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کو اسطے یا خانہ خدا کو اسطے مخصوص ہیں اون کو غیر خدا کو اسطے کرنا چنانچہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کی گرد لٹواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایک لغب و ایک المستعین میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانت کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور صحر کی یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں یہی عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوے تو سو اسے خدا کے اور دن کی عبادت کرنا کسی سے مدد مانگنا روزی

اور شفا وغیرہ میں ہرگز بایز نہیں وجہ اختصاص عبادت کے تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استغاثت کے یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسوا کے جو غیر کی حاجت کو نجات دے کیونکہ اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو تو محتاج کیونکہ اعانت کا ظہور یہ حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص سبحا علیم وقدریر رحیم ہیں لہذا استغاثت غیر خدا سے جائز نہیں بقیہ گور پرست کہتے ہیں کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اسے استغاثت کیونکر منوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم مجیب ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو اونکے بھٹوں کا کلام بھی لایق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم عینایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وہمنا تصدیق الکاہن اور محمد کبیر تصدیق کرنا ہے کاہن کا ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور مال اور جبار اور شامہین کی تصدیق کرنا اسوا سطلے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعویٰ کر وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وہمنا سب الرسول والفران والذکوة والاکاد والارستہ مناء جہا وکذا انکا وضو ویرقات الدین اور محمد کبیر کی پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور شجر کرنا ان صفات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف ہولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وہمنا ترک الصلوٰۃ والذکوة والصوم والیتیم اور محمد کبیر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وہمنا قتل النفس بغير حق ومہما قتل الاولاد و قتل الاحسان فہمنا اور محمد کبیر سے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے ومہما الزنا والیواطہ وشرب الخمر والسرقة وقطم الطریق والنصب والغلول وشہاکہ الزور والیمن الغموس وقدف المحصنة واکل مال الیتیم وحقوف الوالدین وقطم الرحم وتطفیف الکیل والنورین والربوا والفراد من الرحف والکذب علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالرَّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْحَاوِلِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعْيَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ
لِيَقْتُلَ أَوْ يَكْتَسِبَ وَيَتْرَكَ الْمَجْرُومَ مِنْ ذَرَارِ الْكُفْرِ وَمَوَالِي الْكُفَّارِ وَالْقِيَادَةُ لِكُلِّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَارِ
اور مجملہ کباریزنا ہے اور اخلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہبری اور غضب اور غنیمت کا
مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور یا کد امن عورت کو زنا کا عیب لگانا
اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور اپنی خدمت نہ کرنا اور حق برداری نہ ادا کرنا اور آپ
اور تولد میں کمی کرنا اور اندینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے ہانکنا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے
نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کشائیں کرنا اور حاکم سے چل خوری کرنا تاکہ وہ
قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی
کرنا اور ان کی خبر خواہ ہونا اور جو اہل کفر اور جادو کرنا سو یہ سب کبار ہیں داخل ہیں ف مولانا نے
فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبار ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب
سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہیں کہ کبار کو ضبط اور قیاس کرنا چاہئے مفیدہ منصوصہ پر تو اگر اقل
مفسد کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عمر الدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب
کی نے فرمایا کہ میں نے کبار کی احادیث کو جمع کیا تو سترہ کبار صریح پائی چار گناہ دل میں شرک اور
گناہ پر جمع جانے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں
جھوٹی گواہی دینا یا کد امنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ
میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ میں زنا اور لواطت
اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ یا نون میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے
ہانکنا اور ایک گناہ تمام بدن یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اسے کرم سے بھوکا کرنا ہونے سے
بجاوے آمین والصغیرہ کُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُقَهُ أَوْ دَفَعُ طَرَفَهُ مَا مَوْصُوفٌ
فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے نہ کر دیا یعنی بعد کبار میر مذکورہ پاکہ امر شروع
خالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا۔ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي أَكْثَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقْتَضِيهَا عَمَلِي مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمَلٍ

تحقیق

توضیح

تفسیر

کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہے کی کوشش کرنا اور اوس کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ تفصیل اون کی بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کی فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کم قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسط سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقاید مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور محسوس ہے اور جسکو متبع علم ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجاہدانہ کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مرد ایمان ایمان پرور اور تقوی کا مرد ہے تو سناٹا کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یوں ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اوسکی صفات کا اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ کا اور اسکی کتابوں کا اور اوس کے رسولوں کا اور تقدیر کا اور پہلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنا اور غیر حق محبت یا بغض اللہ ہے کیواسلئے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کہنا اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص الشریہ کیواسلئے کرنا اور ترک ریا اور لفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت سے امید دار رہنا اور گناہوں کو توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانیکہ شکر ادا کرنا اور حمد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصایب میں صابر رہنا اور نقصانے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگی کی اور ترہم خرد پر اور گھنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی پر ناطق رہنا اور تسبیح کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں ہیں اور اوسکے زیادت تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہے اور غوسے دور رہنا اور حتیٰ اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاسات تو تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوٰۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور طعام اور منیافت سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل سوزہ رکھنا اور استکفاف میں بیٹھنا

اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالہین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم ہو سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماہیاب سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور احکام مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امن نیک پر مدد کرنا اور اہل المعروف اور نخی غن النکر تو نیکی کے اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مزابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور جس کا دنیا تو ادا سے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کر نیکی اور پروسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شریعہ بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا الفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چہینک لے لے کو دعا کے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے والہ اعلم فیہ فصل فی اشغال المشایخ الجیلانیۃ وھم اصحاب اہلک الطریقۃ الشیعہ ابی محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَنْ تَابِعِہِمْ جَمِیْعٌ یہ فصل شیخ جیلانی یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے لوگ ہیں خدا راضی رہے اون سے اور ان کے سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب عنینۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف میں اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اوس میں مفصل موجود ہے - **قَالَ مَا يَلْقَوْنَهُ بِالْجَمْرِ مِنْ كَرَامَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمَرَادُ بِهَذَا الْجَمْعُ هُوَ غَيْرُ الْمَرْطَبِ فَلَا مَنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا كُنِيَ اِسْمُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَيْثُ**

الرَّامِ أَشَدُّ وَاجْهًا وَخَوَّاهُ ذَكَرَ جَهْرًا فِي هَوَاوَسْكَاطِ لِقَةٍ هِيَ كَإِذَا زَالِوْهُمِ
 اور دوسری بار بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار ایسے سانسے ضرب کرے اور چاہے
 کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔ وَمِنْهُ النَّفْثُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَفَتْهُ أَنْ
 يَجْلِسَ عَلَى الصَّلَاةِ مُتَّقِيًا الْثِقَلَةَ وَيَقْبِضُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ لَا كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ ثُمَّ
 يَمُدُّهَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَكِيبِ الْإِيمَنِ يَقُولُ إِلَهَ كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ أَمْرِ الْقِيَامِ ثُمَّ يَضْرِبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِأَشَدِّ
 وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ فِي الْمَجْهُوبَةِ الْقَصْدَ وَدَقِيقَةَ الْحُجُودِ مِنْ سَيِّئِ اللَّهِ تَحَالِي وَاتِّبَاعُهُ بِبَارَكٍ
 وَتَحَالِي اور منجملہ ذکر جہری کی نفی اور اثبات سے اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے
 کہ بطور نماز قبضہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لاکے گویا اپنی آنکھ سے اس کو نکالتا ہے پھر اس کو
 کہیںچے یہاں تک کہ اس سے نمونڈ ہے تاکہ پچھلے پھر اللہ کہے گویا اس کو سونامی کی جہلی سے نکالتا ہے پھر
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر
 حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس کا ذات مقدس میں دہیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ لفظ
 اور تصور باعتبار مراتب اکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط
 نفی مقصودیت کی اور مستحق نفی وجود کی وَلَهُكَ قَوْلٌ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الصَّرِيحَاتِ وَالْتِشْدِيدِ
 وَمُرَاعَاةِ أَمَّا كَيْفَ قَوْلُ جِبِلَّ الْأَنْثَانِ عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى يَتِيهِاتِ وَالْإِصْفَاءِ إِلَى انْقِصَاءِ النِّعَمَاتِ وَ
 أَنْ تَذَكَّرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوا هَذَا الْوَضْعَ سَدَّ التَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ نَفْسِهِ
 وَكَيْفَ عَنْ خُطُورِ الْخَطَرَاتِ الْحَارِجَةِ لِشِدَّةِ رَجْمِهِ إِلَى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللَّهِ تَحَالِي اور شاید کہ تو کہے
 اسے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشديدات کی شرط کرنا میں اور کیا فائدہ ہے اونکے مکانات کے
 طرعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہو پیر اور اوزون کی طرف
 کان لگائے پیر اور اس پر مجبور ہے کہ اس کے دل میں احادیث اور خطرات کہو مان کرین تو علماء طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنی
 غیر کی طرف متوجہ ہونے کے لیے کہ او خطرات بیرونی کے آئینے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ
 تو مگر اور کا دہیان فقط التبرک سے لگ وے ف مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایان
 طریقت نے جلوسات اور سیات و اسطکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفی کی سبب سے
 جنکو موصافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفسی ہے اور بعض

جسے میں خضوع اور خضوع اور بعضے میں جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی
 بہید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو کہہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو نیکو منع فرمایا کہ یہ
 اہل ناری کی شکل ہے اس واسطے کہ ایسی ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافق ہے
 سرگرمی عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سمجھنا
 چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں وَیَسْتَعِیْ أَنْ یَّحْجُوْهُ أَهْلُ السُّلُوْکِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْکُرُوْنَ
 اَللّٰهَ عَلٰی وَجْہِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ ذٰلِكَ فَوَیْدٌ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اِذْ لَا یَلِیْقُ مَعَهُ اِہْلُ سُلُوْکٍ مُّجْتَمِعٌ ہوں حلقہ
 کر کے بعد نماز فجر اور عصر کی ذکر آہی کر نیکی واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی
 میں حاصل نہیں ہوتے فَاِذَا ظَہَرَ عَلٰی الطَّالِبِ اَثَرُ فُضِّلَ الَّذِیْ رَکَّعَ اَلْحَمْدِ شَوْہِدٌ فِیْہِ نُوْمٌ اَمْرٌ بِالَّذِیْ رَکَّعَ اَلْحَمْدِ وَ
 الْمُوَادُّ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنْبِثَاتُ الشُّوْقِ وَالْمُحِیْطَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَالْاَنْبِثَاتُ اَحَادِیْثُ الْمُتَنَسِّیْنَ وَاِذَا رَکَّعَ
 تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اِذَا یُحْمَرُ جَبَّ طَالِبٌ بِرَاسٍ ذَکْرُ حَلِیْہِ کا اثر ظاہر ہو اور اس کا نور اوس میں دکھائی دے
 تو اوس کو ذکر خفی کا امر کیا جاوے اور ذکر جلی کی اثر سے انبثات شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا
 اور نام خدا سے دل میں چین آنا اور احادیث نفس یعنی وسوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اوس کے ما
 سوا پر مقدم کہنا وَمَنْ وَاظَبَّ عَلٰی اِذْ کَرِیْمِہِمْ الذَّاتِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلِیْلَیْہِ اَرْبَعَةَ اَلْاَفِ مَرَّۃً مَّعَ تَقْدِیْمِ
 الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْتَلْہَاہَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰی ذٰلِکَ شَہْرَیْنِ اَوْ ثَلَاثِیْنِ ذٰلِکَ فَاِنَّہُ یُنَاسِہُ فِیْہِ الْاَثَرُ
 لَا یَحَالَتُ سِوَاہُ کَانَ عَلِیًّا اَوْ ذِکِیًّا اور جو شخص کہ موافقت کرے اسم ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار
 ساتھ تقدیم اون شروط کی جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت
 کرے تو اوس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ ہو گا خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الَّذِیْ رَکَّعَ اَلْحَمْدِ فِیْہِ اِسْمُ
 الذَّاتِ مَعَ اَمَّاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہُ اَنْ یُّقَیِّضَ عِیْنِیْہِ وَیُحْمَرُ شَفِیْئَہُ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰہُ
 سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہُ یُخْرِجُہَا مِنْ سُرِّیْہِ اِلٰی صَدْرِیْہِ وَمِنْ صَدْرِیْہِ اِلٰی دِمَاغِہِ اِلٰی
 الْعُرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَبْنُہُ سَمِیْعٌ ہَا یَطَاعُ عَلٰی ذٰلِکَ السَّوِیِّ کَاَصِیْدٍ عَلِیْہِ سَاھِلٌ
 دَوْنِہُ وَاجِدٌ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰکُنْ اَوْ هٰکُنْ اَوْ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّأْنِ مَنْ یُرِیْدُ اَللّٰہَ فَاِذَا رَکَّعَ اَوْ رَجَعَ ذَکْرُ خَفِی
 تو اسم ذات ہے اون صفات کے ساتھ جو اصول میں اور طریقہ اوس کا یہ ہے کہ اپنے دونوں انگلیوں
 اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گو گو یا انکو اپنی نافرمانی سے

بکری
 خفی
 سنجیدہ
 و
 سنجیدہ

نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینہ سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش
 تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا انہیں منزلوں پر چنانچہ ان پر چڑھتا حد درجہ بدرجہ تو یہ
 ایک دورہ ہوا پر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقہ کی بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں
 توضیح اسکی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی تصور میں پھر اللہ بصیر
 سینہ دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہہ کر عرش تک پہنچے پھر ہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ
 اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر پڑے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک پڑے پھر اللہ
 سمیع کہتے ہوئے ناف تک پڑ جائے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار
 آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ الثَّقْنُ وَالْإِثْبَاتُ وَصَفَتُهُ إِمَّا كُنْ كَرَفَا فِي الْجَهَنَّمَ
 إِمَّا بَأَنْ يَكُونَ مُتَقِطًا مَطْلَعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفْسُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
 وَإِرَادَةٍ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دَخُولِهِ إِلَهَ اللَّهُ قَالَ
 الْأَكْبَرُ وَهَذَا آيَاتُ أَنْفَاسٍ فَلَهُ أَفْرُخُظُهُمْ فِي خَلْقِ الْخَوَاطِرِ وَذَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ اور سمجھ
 ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اوسطرح پر ہے کہ ذکر
 بیدار اور ہوشیار ہو جاو اپنی دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ
 اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الہ پھر جب سانس اندر کو جاو
 خود بخود تو اندر جائیکے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کی نبرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس
 انفاس ہے اور اوسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسوس کے وعدہ ہو جائیں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے
 شہر اگر تو پاس داری پاس انفاس بسلطانی رساندت ازین پاس شہر تا بجاروب
 لانوبی راہ بترسی در مقام الا اللہ رباعی در ذات مقدست کسی را راہ نیست
 وزمین جلال ہیچکس آگاہ نیست سرمایہ رہ روان کہ راہش طلبند جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست
 فَإِذَا أَظْهَرَ أَتْرُفَهُ كَرِ الْخَفِيِّ وَشَقَّ هَيْدَ فِي الْجَالِبِ بَوْمُهُ أَمِيرًا بِالْوَقَاةِ وَالْوَرَادَةِ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ الشَّوْ
 وَعَلَبَةُ النَّحْبِ وَأَنْصَرَفَ عَيْنَانِ عَنْ مَتْنِهِ إِلَى الذِّكْرِ وَآيَادُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْوَهْمَةِ عَلَى
 طَلَبِهِ وَوَجَدَ أَنَّ التَّحَلُّوْفَ فِي السَّكُوتِ وَالْمُشْرَقَ عَنِ الْكَلَامِ وَالِاسْتِغْنَاءَ بِأَمْرِ الدُّنْيَا
 پھر جب ذکر حق کا اثر ظاہر ہوا دراطالبین کراسکا تو معلوم ہوتا کہ سوزا کہہ کر کیا جاو اور ذکر خفی کے اثر سے شوق

طریقہ پاس
 انفاس

مراد ہے اور غالب ہونا محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھر زانفر کے جانب اور تقدیم اللہ عز و جل
 کی اور عزیمت کا جم جانا اوس کے طلب پر اور عداوت یا ناپسند سے من اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی
 سے نفرت کا ہونا وَالْمَرْأَةِ فِيهِمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّا يَخِفُّونَ وَهُوَ أَنْ يَلْقَىٰ بَابَهُ
 أَوْ كَلِمَةً بِاللِّسَانِ أَوْ يَخْتَلِفَ فِي الْجَنَانِ وَيَقِفَهُمْ مَعَهَا أَوْ مَعَهَا جِدًّا ثُمَّ يَتَوَصَّرُ كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى
 وَمَا صَوَّرَهُ حَقَّقَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ خَاطِرًا عَلَىٰ ذَلِكَ الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطَرٌ سِوَاهَا حَتَّىٰ يَتَحَقَّرَ
 الْإِسْتِغْرَاقُ فِيهَا وَتَوَعُّدُهُ وَلِهُوَ حَقٌّ وَأَمَّا مَرَاقِبُهُ وَبُزْغَانُ طَرِيقَتِ كے نزدیک بہت اقسام پر
 ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے
 کہے یا او سکول میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجہ پھر تصور کرے کہ یہ دعا کیونکر
 ہے اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ
 سوا اس کے کوئی خطر نہ آوے بہا تک کہ اس میں استغراق تحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور
 غفلت اسکی ماسوا سے حاصل ہو سترجم کہتا ہے غلام یہ ہے کہ لفظ کی مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا
 کہ سوا اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہی اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْأَصْلُ فِيهِمَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْأَرْضَ أَنْ تَخْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ إِلَّا فَادْعُ يَتْرَكَ اور اصل مراقبہ کی وہ
 حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ
 کی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے فَيَتَلَقَّظُ
 السَّائِلُ اللَّهَ حَاضِرِي اللَّهِ نَاطِرِي اللَّهِ مَجِي أَوْ يَخْتَلِفُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَوَصَّرُ حُضُورَهُ وَتَعَالَى وَلِنَظَرِ
 مَعْنَاهُ تَصَوُّرُ أَحْيَاءٍ مُسْتَقِيمًا ثُمَّ تَنْزِيهِهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّىٰ يَسْتَفْرِقَ هَذَا التَّصَوُّرَ مِنْ
 تَوَسُّلِ ابْنِ زَبَانِ سے کہہ کہ اللہ حاضری اللہ ناطری اللہ ماسی یا او سکول میں خیال کرے بدون قطعہ کے پھر اللہ تعالیٰ
 کے حضور اور نظر اسکی محبت یعنی ساتھ ہو نیکیو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات
 مقدس کے جنت اور مکان سے یہاں تک تصور کو جماوے کہ اس میں ڈوب جاوے أَوْ يَتَوَصَّرُ
 وَهُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ وَيَتَوَصَّرُ مَعِيَّتَهُ فَإِمَّا وَقَاعِدًا أَوْ مَعَ طَلْعًا فِي خَالُوهُ وَخَالُوهُ لَعَلَّ
 وَالذَّعْبُ يَا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيَّمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے
 جہاں کہیں کہ تم ہو تو اس کے ساتھ ہو نیکیو بیان کرے کہے اور سٹھ اور بے تنہائی اور لوگوں کی

اپنی راہ کی چٹے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المؤمنین سید اولیاء کو وہ طریقہ سکھایا جس سے تدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے کہ ذاتی الحاشیہ الغریزیہ و کذات ان الموت الذی تقرون منه فانه ملائکہ ایمنا تلو نواید بر حکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ مستحبی کا باعث ہے ان الموت الذی تقرون منه فانه ملائکہ ایمنا تلو نواید بر حکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنی مقرر جس موت کے تم پہانگے ہو وہ تمکو ملنے والی جہان کہین کہ تم ہو گے موت تمکو پا جاوے گی اگرچہ تم اوسے یا مضبوط برجون میں ہو فاذا ظہر اثر المراقبۃ فی الطالب شوہد نورہ امر بالتوجید الافغانی یہ صریح اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توجید افغانی کا امر کیا جاوے توجید افغانی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا ہے درین نوعی از شرک پوشیدہ نیست کہ زیدم یا زرد و عمرم نجست و اعلم ان الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب وحث علی شئین علی الذکر والمراد منہ ما یلتفظ بہ و علی الفکر والمراد منہ المراقبۃ اور جان رکھو اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور جوہب دلائی ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قال بعض المشائخ بما جرت سالی کشف الوقایم الایۃ علی ما ہی ان یتلّف الطالب فی خلوتہ و یجسّل و یلبس احسن لباسہ و یطیب و یجلس علی السجادة و یتنعم مصفا مفتوحا علی یمینہ و مصفا مفتوحا علی یسارہ و مصفا کذلک بین یدیه و مصفا کذلک خلفہ ثم یدعوہ الله ان یکشف علیہ الواقیۃ الفلانیۃ بمجہد ہمدہ ثم یشیر فی اسم الذات من غیر تخض العین فیقرّب مرۃ فی المصحف الایمن و مرۃ فی الایسر و مرۃ خلفہ و مرۃ بین یدیه حتی یجد فی نفسہ الشراحو نوراً و یطلب علی ذلک سبۃ ايام و نحوھا مع الخلوۃ فاقہ یکشف علیہ البۃ فلت ہذا اساقیل و فی قلبی منہ شئی لایافیہ من اساءۃ الاکدیا المصحف بعض مشائخ نے کہا جسکا جسے تجربہ کیا ہے وقایع آیندہ کی کشف ہونے پر شہیک شہیک وہ ہے کہ طالب خلوت میں تعکف کرے اور غسل کرے

اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگا دے اور مصلیٰ پر بیٹھ اور کہلا مصحف اپنی دستہ رکھے اور کہلا مصحف
 اپنی بائیں طرف رکھے اور اسی طرح ایک مصحف آگے رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حشمتی
 کو شش تمام یہ دعا کرے کہ فلانی واقعہ کو اس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کی ذکر میں شروع کرے
 بدون آنکھ بیکر کرے تو ایک بار دہنی مصحف پر ضرب کرے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار ستیجے
 اور ایک بار آگے ضرب لگا دے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے اور سات دن
 اور ماہ اندازے کے اس پر ندامت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا
 کچھ کہا ہے کہ بے والوں نے اور میرے دل میں اس کا کچھ تر دہے اس واسطے کہ اس میں بے ادبی ہے
 مصحف مجید کی ساتھ والذی اختاره سیدی الولد فی ہذا الباب ان ینکر اللہ تعالیٰ بھذا
 الاسماء یا علیم یا مبین یاخبیر مع مراعاة الشرط المذكورة اما كما وصفناه فی الذکر
 بضریۃ واحدة او ثلاث ضربات واللہ اعلم اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد
 مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسماء ثلاثہ سے یا علیم یا مبین
 یاخبیر شرط مذکورہ کے مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے
 یا اس طرح جیسا ذکر سے ضربی میں والشر اعلم مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلعت
 اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلیٰ پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کی مراد ہے
 وقالوا ما جربنا لکشف الادواح بهذا الشرط المذكورة ان یضرب فی الجانب الایمن بسبع و فی
 الایسر قدوس فی السماء رب الملائکة و فی القلب والروح اور شایخ قادری نے
 کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا تجربہ شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دائیں
 طرف ستیج کے ضرب لگا دے اور بائیں طرف قدوس کے اور آسمان میں رب المملکت کی ضرب لگا دے
 اور دل میں والروح کے و لتحصیل الامور المحمودة الصعبة بهذا الشرط ان یصلی فی اللیل ما
 قدر له ثم یضرب فی الایمن یا حی و فی الایسر یا وہاب یفعل ذلك الف مرة اور امور محمد
 شکر کی حاصل کرنے کے واسطے اور نہیں شرط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جبکہ
 اس کیواسطے مقدور ہو پھر دائیں طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی
 اسی طرح ہزار بار کرے ولا نشر ارج الحاطر و فم الایلا یا ان یضرب اللہ فی القلب لا الہ الا هو

سنت
 واقعہ
 حشریہ

سنت
 حشریہ
 حشریہ
 حشریہ

وشفاء فی النفی واثبات والحی فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور الشرح خاطر اور دور
 کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگا دے اور لا الہ الا ہو کی اس طرح ضرب لگا دے
 جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الحی کی ضرب ہنسی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف
 لگا دے اور اذ اراد ان یدعو اللہ عز وجل بشفاعہ من یض او دفع جوچہ وق سیم الرزق اور
 قهر حدیق فلیطلب الاسم المناسب بحاجۃ فی الاسماء الحسنی فلیند کر ذلک الاسم بضربتین
 او ثلث ضربات او اربعہ فیقول یا ستانی یا صمد او یا رزاق او یا مدلل الی غیر ذلک واللہ اعلم
 و احکم اور جب اللہ عز وجل سے دعا کر نیکا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع کر سنگی کا یا کشائش
 رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہے کوئی اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنی اسے طلب
 کرے سو اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے سات ذکر کرے تو یوں کہے شفا فی بیمار
 میں یا ستانی یا دفع کر سنگی میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا رزاق یا دفع دشمن میں یا مدلل اور سو
 اسکے اور اسماء الہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم و احکم فصل فی اشغال
 المشایخ الحشینیۃ و ہم اصحاب امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن الحشتی و چشت قرۃ
 شیعہ رضی اللہ عنہما و عنہما اجمعین + یہ فضل ہے شایخ حشیتی کی اشغال میں اور وہ
 امام طریقت خواجہ معین الدین حسن حشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کی پیروں کے گاون کا
 نام ہے خدرا بھی رہے اُن سے اور اُن کے سب پیروں کے مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین
 حشتی اس وقت عہدہ اولیا میں ہیں اُن کے ہاتھ پیر ہاروں کفار ہنود مسلمان ہوں منقول ہے کہ جب
 خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب الثمرات فی حب اللہ یعنی
 خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔ قالوا اجاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
 اللہ دلنی علی اقرب الطیر الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا لعبادہ فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمة الذکر فی الحلوۃ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ و جہہ کیف
 اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینی و اسمع منی ثلث
 مرات فا لبنتی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات و علی یسمع شہم
 قال علی کرم اللہ و جہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات و النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع

ثم لقن علی کرم الله وجهه الحسن البصری وهکذا احتی وصل الینا وهذا الحدیث انما وجدنا
عند هوه کلاخ المشایخ وعلی قوانین اهل الحدیث فیه بحث طویل - مشایخ حبشیہ
فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی علیہ السلام کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو وہ راہ بتائے
جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اس کے بند پر
آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ اور لازم کر کے مداومت ذکر کی خلوت میں
سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھے سن تین بار
سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ اسے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار
لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اس کو سننے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ ہمیشہ صبر کی تعلیم کیا اسی طرح درجہ
بدرجہ مرشد بشیر شیم تک پہنچا مسند فرمایا کہ اس حدیث کو تو نے فقط ان مشایخ حبشیہ کے پاس پایا
اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث یافت مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے
کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصری
علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں اور کاکت الفاظ اس پر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع
کتاب سماء الرجال سے التماس اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے حجت رضی اللہ عنہم کی
ساتھ حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ القطع ساقط کیجے کیونکہ امام عظیم
ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط حدیث روایت حدیث مرسل ہی حجت ہے واللہ اعلم فاذا اراد
الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الحنیس فہو اولی اثم یا مرہ بالاکستفاد
عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہ
فاذکر اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبک فاجتہد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک صویر
تحت تدبیرک الا یسر باصبعین علی صویر ذہر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی و باب تحتانی
پھر جب مرشد ارادہ کرے اسے مرید کی تلقین کرنیکا تو اس کو امر کرے روزہ رکھے گا سو اگر بخشنہ کا
دن ہو تو بہتر ہے اگر اس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر
مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے مضمون کتاب میں فاذکر اللہ قیاماً وقعوداً ۱۰ و علیٰ
جنوبک صریحاً اللہ کو یاد کرو کھڑی اور بیٹھے اور لیے سو تو اوپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے

شجکونہ گزرتے اور معلوم کراے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چپاتی کی نیچے دو انگلی پر بصورت
 شگوفہ چلنورہ کے اور اوس کے دو دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ہے
 ف مصنف نے حاشیہ میں سرایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور اب
 تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔ اما الباب الفوقانی مفتحة بالذکر الجلی فاما
 التحتانی مفتحة بالذکر الخفی + دل کے اوپر کے دروازہ کی کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی
 ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی تو ذکر خفی سے ہوتی ہے۔ فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس
 متربعا وخذ العرق الذی سیئی کیا بس باجمام قد مک الیمنی والقی تلیہا وسمعت مسیدی
 الوالد قد بس سرہ یقول هو عرق فی بطن الرکبة یصل من جانب الفخذ وایخذہ بھذا کیفیة
 یفید فی الخواطر ویجسم الطبیعة ویسجن القلب تشحینا عجیباً + پھر جب ذکر جلی کا ارادہ کرے
 تو چار زانو بیٹھے اور پکڑ اوس گ کو جبکہ کیاس نام ہے ایسے دایے سے پاؤں کے انگوٹھے اور پکی اونگلی
 کو داب کر اور ہین اپنے والد مرشد قدس سرہ سے کہتے تھے کہ کیاس وہ رگ ہے کہ زانو سے
 رانگی جانب اوتری ہے اور اوس کا اس طرح پکڑنا نفی و مساوس اور محبت ہمت کو مفید ہے اور دل کو
 گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ و اجلس جلسة الصلوة مستقبل القبلة باجماع الغزمية قل لا اله
 الا الله بالشدة والمد و اخراج القوة من داخل القلب اخبر لفظ لا من السرة و امددها
 الى المنكب لایمن و لفظه الله من ام الدماغ تشیر بذلك انک اخرجت حب من سوء
 الله تعالى امن باطنک و القیته خلقتک فتشفس نفساً اخر فاضرب الا الله فی القلب
 بالشدة و القوة اور بطریق مذکور بیٹھے بطور نشست نماز کے رو قبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے
 پھر کہ لا اله الا الله سختی اور شدیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے
 نکال اور اوس کو پہنچ دے منہ سے تک اور لفظ لا کا دماغ کی جہلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے
 گویا تو نے بغیر خدا کے محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم
 کی سو الا الله کو دملین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر دیا حظ المبتدی نفی المصودیة من غیر الله
 تعالیٰ و المتوسط نفی المقصودیة و المنتہی نفی الوجود و اور اس نفی اور اثبات کے بتدی
 ملاحظہ کرے نفی مجودیت کا بغیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا۔ والشرط

نفی
 جلی

الا عظم في هذا الذکر جمیع العیبة و فهم المتی و ینبغی لصاحب الذکر الجلی ان لا یقتل الطعام
 جدا بل یکفیه ان یتجلی بجمیع المذکورات و ینبغی ان یأکل شیئاً من الذسم لئلا یتشوش دماغه
 او شرط اعظم اس ذکر میں بہت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والی کو لایق یہ ہے کہ
 کہا نیکی نہایت کم کرے بلکہ اس کو کافی ہے کہ جو حقانی پیٹ خالی رہے اور مناسب ہے کہ کچھ جگہ جانی
 کھایا کرے تاکہ اس کا دماغ نہ پریشان ہو شکی کے سبب و اذا اردت پاس افلاس فک مستیقظاً
 واقفا علی انفسک فکما خرج النفس فقل مع خروجه لا اله الا کافک تخرج حجة کل شیء
 الله من باطنک و اذا دخل النفس فقل مع دخوله لا اله الا کافک قد دخل و تثبت
 حجة الله فی قلبک و اور جب کہ تواتر سالک پاس افلاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے ذہن
 پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو
 سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آوے تو اس کے داخل
 ہونے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قالوا
 والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبة والتعظیم و لاحظہ صورتہ قلت ان الله
 تعالی مظاهر كثيرة فمان عابد غیبا کان اودکیا الا وقد ظهر مجداده صار محبوباً لله فی
 مرتبہ و بعد الستر نزل الشرح باستقبال القبلة والاستواء علی العرش وقال رسول
 صلی الله علیه وآله وسلم اذا صلی أحدکم فلا یبصق قبل وجهه فان الله بینه وبين قلبه
 وسأل جارية سوداء ان الله فاشادت الى السماء فسألهما من انا فاشادت باصبعها فنهى الله ارسلت
 فقال هي مؤمنة فلا عليك ان لا تتوجه الى الله ولا ترفع قلبک الا لله ولو بالتوجه الى العرش
 وتصور النور الذي وضعه عليه وهو اذهو اللون كحل لون القمر او بالتوجه الى القبلة كما اشار اليه النبي
 صلعم فيكون كالركبة هذا الحديث شایع مشہور فرمایا ہے کہ رکن اعظم دکھا لگا نا اور گناہ سے مرشد
 ساتھ محبت اور تعظیم کے صفت پر اور اس صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں احسن تعالی کے مظاہر کثیرہ میں
 سو کوئی عابد غیبی ہو یا قرنی نہیں مگر کہ وہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا عبود ہو گیا ہے اور اسی ہمید کے
 سبب رو بقلعہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرح میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھو کے اسوائے کہ اللہ تعالیٰ ہے

یہ
 نسخہ
 کیا

یہ
 نسخہ
 کیا

اوسکے درمیان اور اوسکے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرت نے سیاہ لونڈی پوچھا تو فرمایا کہ اتنے کہاں
 ہے تو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اوسنی اپنی
 اونگی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ تھی کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے تو فرمایا کہ مجھے ایمان دار ہے تو ایک
 پتھر پتھر مضائقہ نہیں اسمن کہ تو متوجہ ہو کر اللہ ہے کی طرف اور انا دل نہ لگاؤے مگر اوس سے
 اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا تصور کر کے جسکو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
 نہایت روشن رنگ سے چاند کی رنگے مانند یا قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی
 طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم بالصواب مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ حق
 تعالیٰ کے عالم مثال میں سبھی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے متناسب اوسکو اور اک کرتا ہے مترجم کہتا ہے
 سبھی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ سالہ مخضر لایق اوسکے تفصیل کے نہیں فاذا
 قَالَ الطَّالِبُ بِذِكْرِ امْرَأَةٍ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْفَقَةٌ مِنَ الْقُرْبِ سَمِعَتْ يَهْلِكُ الْإِنْسَانُ لَا الطَّالِبُ
 يَر_اقِبُ قَلْبَهُ أَوْ يَر_اقِبُ اللَّهُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ يَر_اقِبُهُ فَيَقُولُ يَلْسَانُهُ أَوْ يَحْتَمِلُ قَلْبُهُ اللَّهُ حَاضِرِي اللَّهُ
 نَاطِرِي اللَّهُ شَهِدِي اللَّهُ مَعِي أَوْ لَا أَنَا كُلُّ شَيْءٍ مُحِيطٌ أَوْ كَأَنَّهُ حَاضِرُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ
 الْقَبْلِ تَشَاهُدُ ۞ پھر جب طالب یقین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنے کا
 امر کرے اور مراقبہ قریب معنی محافظت اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا مراتب اسوے نام رکھا گیا کہ
 سالک بعضی مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضی مراقبات میں اللہ تعالیٰ
 مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ اوس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کیا پتھر
 دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گیرے ہے یا اوسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ
 حاضر ہے میرے درمیان اور میرے قبلہ کے درمیان میں اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ لَشَائِعٌ
 مَنْ أَدَا الدُّخُولَ فِي الْأَوْجِيَةِ بِلَوْمَةٍ مُرَاعَاةَ أُمُورِ دَعَاءِ الصِّيَامِ وَدَوَامِ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلِ
 الْكَلَامِ وَالْكَفَامِ وَالنَّامِ وَالضَّحْبَةِ مَعَ الْأَنَامِ وَالْمَوَاطَبَةِ عَلَى الْوُضُوءِ فِي خَالِ الْيَقَظَةِ وَ
 عِنْدَ النَّامِ وَرَبَطَ الْقَلْبَ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرَكَ الْغَفْلَةَ رَاسَاخَتِي نَكُونُ عِنْدَكَ مِنْ
 الْحَرَامِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رَجُلُهُ الْيَمْنَى تَعَوَّدَ سَمْعِي وَقَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا

تغذیہ

تغذیہ

تغذیہ

تغذیہ

تغذیہ

اَدْخُلِ الْوَجْلَ الْمُسْرَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيَّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِي كَمَا كُنْتَ لِعِيسَى صَلَّيَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَرْزُقْنِي فَحْبَتَكَ اللَّهُمَّ أَرْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغُلْنِي بِحَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ مُخْلِصِي
 اللَّهُمَّ احْمُضْنِي بِحَبْدٍ بَابِ ذَاكَ يَا أَنْبَسَ مَنْ لَا أَنْبَسَ لَهُ سَرِيحٌ لَا تَنْدِي دُنِي مُرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ
 شتاجِ چشتیہ نے فرمایا کہ جو جیلہ میں داخل ہو نیکار اودہ کرے اور سکو جہد امور کی رعایت کرنا لازم ہے
 ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدن قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر
 دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جانے اور سونے کی حالات میں اور مرد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے
 رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اوس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کی ہو جاوے پھر جب
 حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور
 قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بائیں پاؤں داخل کرے تو اللہ سے آخر تک دعا
 کرے یعنی خداوند اتم میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں میرا دوکار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کا کارساز تھا اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی حسب نصیب کر اور ایسے جمال کے ساتھ مشغول کرے اور
 مجھ کو عباد و مخلوق میں کر ڈال الہی میرے نفس کو سدا ڈال اپنی ذات کی کششوں سے اسے انیسل و سکے
 جسکا کوئی انیس نہیں آ رہ مجھ کو نہ چھوڑو نہ تھا اور تو بہتر وارثین سے ہو فِقْوَمُ عَلَى الْمُصَلَّى وَ يَقُولُ اَلْحَبِّ
 وَ جَهَنَّتْ وَ جَهَّيْ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِحْدَى وَ عَشْرِينَ
 مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ وَ كَتَبَتَيْنِ فِي الْأُولَى آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ فِي الثَّانِيَةِ اَمِّنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً صَوِيَّةً
 وَ يُحْمَدُ فِي الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا نَتَّامُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةً ثُمَّ يَسْتَعِذُّ بِالْأَذْكَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا هَا
 بَعْرُ صَلَّيْ بِرُكْعَانِ هُوَ اَوْرَاقِي وَ جَهَّيْ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 کو انیس بار پڑھے یعنی میں اپنا موصوفہ متوجہ کیا کیسہ ہو کر اوسکی طرف جسے آسمانوں اور زمین کو پیدا
 کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پھر پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھے اور دوسری
 رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُولُ پھر لیٹا سجدہ کرے اور دعائیں خوب گوشمش کرے پھر ان سو بار یا فتاح
 کے پھر اون اذکار میں مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں ذکر طری اور یاس انفس اور مرا قبات و ہا لوالد
 دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُورَةَ اِنْفَاتِحَاتِی وَ كَتَبَتْ ثُمَّ يَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدِيرًا اِلَى الْكُفَّةِ
 فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ وَ بَكْرَةَ وَ يَهْلِلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يَقْرَأُ

توفیق ہو اور اسکا ہمدردان

مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اِهْدِنِي سُبُلَكَ يَا رَبِّ اِهْدِنِي سُبُلَكَ يَا رَبِّ اِهْدِنِي سُبُلَكَ
يَا دُوسَمِ الرُّوحِ يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ الْفِرْعَانَ وَتَوَدُّ أَنْ تَنْتَقِلَ لِمَا يُفَضُّ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
عَلَى قَلْبِهِ اور شایع چشتیہ سے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دور کعبت میں پڑھے
پھر میت کی طرف سے ہو کر کعبہ مظہر کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور
لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا موح الروح کی
دو بار ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر
سے ہوا سکے دل پر و لِحْشَتِيَّةً صَلَوَةٌ شَتَّى صَلَوَةٌ الْمَعْكُوسِ لَمْ تَجِدْ مِنَ السَّنَةِ وَلَا
أَقْوَالِ الْفَقْهَاءِ مَا تُشَدُّ هَاهُنَا فَلَنْ إِلَكَ حَدٌّ فَتَاهَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْسَنُ شَيْءٍ يَكُونُ
ایک نماز ہے جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہیں جسے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہاء سے ایسی اصل
اوسکی نہیں پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کریں اسبواسطے ہم اسکو ذکر کیا اور علم اوسکے جواز اور
عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہر و لِحْشَتِيَّةً صَلَوَةٌ شَتَّى صَلَوَةٌ الْمَعْكُوسِ اور چشتیہ کے یہاں ایک
نماز ہے جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری
میں اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے **قَالُوا مِنْ أَعْرَضْتَهُ عَنْ صَلَوةٍ مِّنْ دُونِهَا فَكَيْفَ يَكُونُ**
لِيَاكِلِي الْأَدْبَاعِ وَالْخَمِيرِ وَالْجَمْعَةِ وَكُنْتُمْ تَقْرَعُونَ فِي الْأَوَّلِي الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْإِخْلَاصَ مِائَةً
مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً وَالْإِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُولُ مِائَةً مَرَّةً أَيْ آسان کنندہ دشواریا
وای روش کنندہ تاریکیا مِائَةً مَرَّةً وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِائَةً مَرَّةً وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَرَّةً وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلْ هَذَا
ثُمَّ حَسْرًا لِمَا عَنْ رَبِّهِ وَجَعَلَ كَلِمَةً فِي عُنُقِهِ وَبَكَى وَدَعَى اللَّهَ إِلَى حَاجَتِهِ خَمْسِينَ مَرَّةً
فَإِنَّهُ لَا بَدَأَ يُسْتَجَابَ لَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ شایع چشتیہ سے صلوۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہے
کہ جسکو سخت حاجت پیش آئے وہ یہ ہے کہ ہر رات کو ایسا لیٹنے چار شنبہ اور پچھتر شنبہ اور جمعہ کی
راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ سوبار پڑھے اور
دوسری رکعت میں فاتحہ سوبار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سوبار یون کہے اسے آسان کنندہ دشواریا

صلوۃ معکوس

صلوۃ کن فیکون

و اسی روشن کندہ تلک یہاں سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالیٰ سے دعا کرے بجز نور قلب بجز تیسری رات ہو تو یہی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پکڑی یا ٹوپی کو سر سے اتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالی اور روضی حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہو اسکی واللہ اعلم مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہو گا حالانکہ اوجیہ ماثورہ میں یہ ثابت ہے نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردایے چادر کا الٹا پلٹا نماز استقامت میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے بجز تفسیح کی یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہو گا **فصل فی اشغال المشائخ** **النقشبندیہ** وہم اصحاب الطریقۃ خواجہ ہمایوں الدین نقشبندی النجافی رضی اللہ عنہ وعنہم ہجرت یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کی اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہا الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راہی ہواون سے اور انکے سب مریدوں سے **قَالَ اَطْرَفُ الْوُصُولِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثُ أَحَدُهَا الذِّكْرُ ثَانِيَةُ النُّشُ وَالْإِسْبَاتُ وَهُوَ مَا تُؤَدِّعُ مِنْ جُتَقَدِ مِثْلِهِمْ** نقشبندیہ سے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجھار ذکر کی نشی اور اثبات ہے اور مشغول ہے تقدیر میں نقشبندیہ وصفیہ **أَنْ يَسْتَمِرَّ فَرْصَةً مِنَ التَّوْشِيَاتِ الْخَادِجِيَّةِ كَالِإِسْفَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ وَالِدَائِلِيَّةِ كَالْجَوْعِ الْمَفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْأَكْلِ وَالشَّبَعِ الْمَفْرِطِ ثُمَّ يَدْكُرُ الْوُكُوتَ وَيُحْضِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَعِزُّ بِاللَّهِ تَعَالَى بِمَا صَدَّقَهُ مِنْ الْمَسَاحِي ثُمَّ يَقُولُ تَقْتَبِئُ عَيْنِيهِ وَيَحْبِسُ خَفْئَهُ فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ بِالْقَلْبِ لَا يَنْخِرُ جُهَا مِنْ سُرِّيهِ إِلَى الْكَائِمِينَ وَيَمْدُهَا حَقَّ يَصِلُ إِلَى مَنَاصِبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ مَنَاصِبِهِ إِلَى مَرَايِهِ فَيَقُولُ لَهُ قَدْ كُفِّرْتُ بِفِي قَلْبِيهِ بِالنَّشِ إِلَى اللَّهِ** اور طریقہ نشی اس بات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرضت کو غنیمت جا توشیات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا اور توشیات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زاید اور غضب اور درد اور سیری منظر طحیر موت کو یاد کرے اور تصور میں اوسکو اپنے آگے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہوں کی جو اوس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبون اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں جس کرے اور دل سے کہے کہ اوسکو اپنی نانی سے دہنی

طرف نکالے اور پہنچے یہاں تک کہ اپنے موندے تک پہنچے پھر موندے کو سر کی طرف جھکا دے اور
ہلا دے اور کہے اللہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے اے اللہ کی ف صنف قدس
سردہ کے بہانی حضرت شاہ اہل الشریعے چار باب میں فرمایا کہ سادھی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز
بارہ ہزار بار اور فی اور اثبات ہر ایک ہزار تک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا شرف ہے قَالُوا
لِحَبْلِئِشِ النَّفْسِ خَاصِيَةً تَجِيْبُهُ فِي تَسْمِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَرَمِيَّةِ وَهَيْئَتِهَا الْعَشِيْقَةُ وَقَطْعِ
أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَيَسْتَدْرِكُ فِي أَحْلَسِ لَيْلًا يَنْقَلُ عَلَيْهِ وَالْمَرَادُ بِالْحَبْلِ غَيْرُ الْمَرْطِ قَبِيْلُهُ وَ
يَبْنِي مَا يَأْتِيهِ الْجَوْكِيَّةُ بَوْنٌ بِأَيْتٍ نَفْسُ بَدِيْعَةٍ فَرَمَايَا کہ جس نفس سے دم روکنے کی عجیب
خاصیت ہے باطن کے گرم کر دینے اور محبت غریت اور عشق کی ابھارنے اور دساوس کے قطع کرنے
میں اور بتدریج اندک اندک جس دم کی مشق کرے تا اوپر گراں نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ
پیدا ہو جاوے اور جس دم نفس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو نفس بند یہ
کی صفت میں اور اس صفت میں کہ جسکو جو کہ بتائے ہیں فی صنف قدس سردہ فرمایا - رباعی -
حاشاکہ اکابرہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہا میں کہ بند + جس نفس و حصر نفس دارد فرق +
جس نفس است آنچه نشانش بدہند + وَكُنْ أَلَكْ لَهْدِ الْوُتْرِ خَاصِيَةً تَجِيْبُهُ يُقَوِّلُ أَوْ لَا هَلْدِ
الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقَوِّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَهَلْ كُنْ أَيْتَدْرَجُ
سَتَقِيَّ يَصِلُ إِلَى أَحَدٍ وَعِشْرِينَ مَرَّةً الْمَرَّاتِ عَلَى عِدَدِ الْوُتْرِ اور جس دم کے مانند شمار طاق کی یہی
عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کہ پھر تین بار ایک دم میں کہ اسی طرح
درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار
ایک بار اور دوسرے بار تین بار اور تیس بار پانچ بار اور چونتے بار سات بار و طے ہذا القیاس
وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مَلَاخِظَةُ نَفْسِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَأَيْتَابُهَا لَهُ تَعَالَى عَلَى رَجَاءِ التَّأَكُّيدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَكُونُ فِي النَّفْسِ مِنْ
الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ أَوْ شَرْطُ اعْتِمَادِ نَفْسِ الْإِثْبَاتِ كِي ذِكْرٍ مِّنْ مَّلَاخِظَةِ كَرَامَةِ نَفْسِ مَعْبُودِيَّةٍ يَأْتِي مَقْصُودُ
يَأْتِي وَجُودَ كَاغِيرِ الشَّرِّ تَعَالَى سَے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کیواسطے بروجہ تائید اور اجتماع
خاطر نہاوس طرح جیسی دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات کہو متے پھرتے ہیں - وَهَنْ مَلَكَةِ إِلَى

اِخْدَى وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَانْصَرَفَ الْبَاطِنُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَّ
 الْإِسْتِغْنَالُ بِاسْمِهِ وَالنَّفْسُ عَنِ الْإِسْغَالِ الْآخَرِ فَلْيَحْرِثْ أَتَعَلَّكَ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْأَلْ بِطَلَبِهِ
 الشَّرْطَيْنِ الثَّلَاثَةِ إِلَى اِخْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ جَوْشَنُ كَرِيسَ بَارِكْ بِهَا أَوْ رَاوَسْكَی وَاسْطِ
 جَذْبَ عَيْنِ كَشْشِ رَبَّانِي أَوْ رِذَاكِ طَرَفِ كَرِشِ بَاطِنِ كَادِرِ وَازِدِ نَهْلَا تَوَاوَسْكَو سَكِي اسْمُ كِي شَخْوَ كِي وَجَبَّ
 هُوِي أَوْ رَفَتْ أَوْ اِسْغَالِ سَ لَا زِمِ اَنْتَ تَوْ جَا سَ هَ كَرِ وَهَ مَعْلُومِ كَرِ كَرِ اَوْ كَا عَمَلِ مَقْبُولِ هُوَا تَوْ بَشَرِ وَ
 مَذْكُورِ اَوْ سَكُو بِحَرِّ كَرِ شَرْعِ كَرِ نَا جَا سَ كَرِيسَ بَارِكْ وَهِنَةُ الْاَثْبَاتِ الْمَجْرُودَةِ كَادَةُ لَمْ يَكُنْ عِشْدُ
 الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَحْجَجَهُ حَوَاجَةُ مُجَلِّدٍ بَاقِي بِاللَّهِ وَمَنْ يَقْرُبُ هِنَةً فِي الزَّمَانِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
 اَوْ رَجُلُ ذَكَرِ كَرِ اَثْبَاتِ مَجْرُوسِ هَ بَعْنِي فَقَطِّ السَّكَنَ لَفْظَ ذَكَرِ كَرِ بَدُونِ نَفْسِي اَوْ اَثْبَاتِ وَخَيْرُهُ كَرِ اَوْ رُكُوبَا كَرِ
 ذَكَرِ مُتَقَدِّمِينَ تَشْبِيدِ كَرِ زَرْدِي كَرِ نَحَا اَوْ سَكُو تَوْ حَوَاجَةُ مُجَلِّدٍ بَاقِي بِاللَّهِ اَوْ كَرِ كَرِ كَرِ قَرِيبِ الْعَصْرِ لَمْ يَكُنْ اَلَا هَ
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ فِ مَوْلَانَا لَمْ فَرَا يَا كَرِ اَثْبَاتِ مَجْرُوسِ هَ بَعْنِي كَرِيسَ بَارِكْ نَهْنِي اَسْوَا سَطِ كَرِ ذَاتِ بَحْثِ كَا
 لَقَوْلِهِ عَوَامُ كَرِ مُمْكِنِ نَهْنِي بَلْ كَرِ شَرْعِ مِینِ اَسْمِ ذَاتِ بَعْضِ صِفَاتِ يَا بَعْضِ مَحَادِ كَرِ سَا مَحَ يَا بَعْضِ وَحَدِ كَرِ
 وَارِدِ هُوَا هَ تَمَحُّثُ سَيِّدِ الْوَالِدِ يَقُولُ النُّفْيُ وَالْاَثْبَاتُ أَفِيدُ لِمَسْلُوكِ وَالْاَثْبَاتُ الْمَجْرُودُ
 أَفِيدُ لِمَجْلُودِ مِینِ اَسْمِ وَالِدِ مَرْدِ سَ سَنَا فَرَا لَمْ تَحَ كَرِ نَفْسِي اَوْ اَثْبَاتِ سَلُوكِ كَرِ اَسْطِ اَسْمِ
 تَرِ اَوْ اَثْبَاتِ مَجْرُوسِ جَذْبِ اَوْ كَشْشِ كَرِ اَسْطِ زَا يَدِ تَرْغِيدِ هَ وَصِفَةُ اَنْ تَحْرِثَ لَفْظَةُ اَللَّهُ مِنْ تَرْغِيدِ
 بِالسَّكَنِ التَّامِّ وَبِمَنْ هَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى اِمَامِ دِمَا حَ مَعَ اَحْسَنِ وَالتَّذَرِیجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتَّى اَنْ هِنَهُمْ
 عَنْ يَفْقَهُوا لَهَا فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةً وَقَدْ ذَا كَرِ اَمْرًا هَ مِنْ تَخْلِصَاتِ سَيِّدِ الْوَالِدِ يَقُولُ لَهَا
 اَلْفَ مَرَّةً فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَاسْكَرْ مِنْ ذَالِكَ اَيْضًا اَوْ رَقِيقَةُ اَثْبَاتِ مَجْرُوسِ هَ كَرِ اَللَّهُ كَرِ
 لَفْظِ كَوَانِي نَافِ سَ بَشَرَتِ تَامِ لَمْ اَسْطِ اَوْ اَوْ سَكُو بِحَرِّ هِنِهِ بِبَارِكْ كَرِ اَوْ سَكِ دِمَاغِ كِي جَهْلِي تَكِ بِحَرِّ هِنِهِ مِ
 سَا مَحَ اَوْ اَللَّهُ اَللَّهُ زَا يَدِ كَرِ تَا جَا وَا سَ یَا هَا تَكِ كَرِ بَعْضِ تَشْبِيدِ اَلِیْدِ مِینِ اَسْطِ هَزَارِ بَارِ كَرِ مِینِ
 اَوْ اَلْبَتَّةِ مِینِ اَلِیْدِ حَوْرَتِ كَرِ بَوْمِ رَشْدِ وَالِدِ كَرِ مَرِیْدِ وَنَاقِی دِیْ كَا كَرِ اَسْمِ ذَاتِ كَرِ اَلِیْدِ مِینِ هَزَارِ بَارِ
 كَرِ مِینِ اَسْمِ اَلِیْدِ كَرِ تَرْجَمِ وَتَمَحُّثُ سَيِّدِ الْوَالِدِ قَدْ سَ مَرَّةً يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ اَللَّهُ كَرِ
 فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ النُّفْيُ وَالْاَثْبَاتُ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ مَابَاحُ مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ اَوْ حَسْبِ اَسْمِ
 وَالِدِ مَرْدِ سَ سَنَا اِنَا حَالِ نَفْسِ فَرَا لَمْ تَحَ كَرِ اَبْتَدَا سَ لُوكِ مِینِ نَفْسِي اَوْ اَثْبَاتِ كَرِ اَلِیْدِ مِینِ

بَابُ
الْاَثْبَاتِ

دوسو بار کہتے تھے واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے فصل
 مصنف قدس سرہ ما شیہ سبب میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہی کہ شامل جمیع افراد آن باشد آہستہ کہ توجہ
 قوت در اگر باقیال تمام بسوی صفات حضرت حق نمودن یا بسوی حالت انکساک روح از جسد یا مثل آن
 تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه مخصوص نیت بمنزلہ محسوس نصب
 العین گردد و صفیہا ان یخس النفس تحت الشرح حیث یسر انہم یتوجہ بہ بحاجہ اذ ذاکہ الی
 المعنی الجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند اطلاق اسم اللہ و لکن قل من یجرہ کا
 عن اللفظ فلیجہد ہذا الطالب ان یجرد ہذا المعنی عن الفاظ و یوجہ الیہ من غیر فرجۃ
 الخطیأت و التوجہ الی الغیر و من الناس من لا یمکنہ ہذا الخیر من الادب الذین الشایعہ من
 یأمر فی مثل ہذا ابالدعاء و صفیہ ان لا یزکال من ہوا اللہ یقلبہ یقول یارب انت مقصودہ
 فکل تبرأت الیک عن کل ما سواک و تجود الیک من المناجات و عنہم من یأمرہ بتخیل الخلاء
 التجرد و التور البسیط فیتد رج الطالب من ہذا الخیل الی التوجہ المذكور و طریقہ مراقبہ کا یہ
 ہے کہ دم کو بند کرے ناف کی نیچے ہوا سا بھر اپنی جمیع حواس در کہ سے کہ متوجہ ہو معنی مجرد بسیط
 کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کی وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کتر ہیں جو اس
 معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کو شش کرے کہ معنی اس بسیط کو الفاظ سے جدا کرے
 اور اسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور انتفات یا بسوی اللہ کے اور بعض لوگوں سے
 اس قسم کا اور اک نہیں ہو سکتا ہے سو بعض مشایخ تو ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ
 اوس دعا کا یہ کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہے میرا مقصود ہے میں سزاوار ہوا آیا
 تیری طرف تیری ماسوا سے اور اماندا سے کوئی اور مناجات کرے اور بعض مشایخ شخص مذکور کو خلا
 مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا
 مترجم کہتا ہے خلا مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے
 نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وثانیہا المراقبۃ البسیطہ اور تیسرا طریقہ وصول الی
 اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ
 سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے گا ہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اسکی مرید محبت سے

تخصیص
 اسرار
 شریعت

تخصیص
 اسرار
 شریعت

مرشد او سمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو
تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ
فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کی معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیار یہ
جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کی اغلال سے تاکہ تعلق کو نین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے
تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور
علائق ماسوی سے نجات پا گئیں ہیں اور اس آیت قرآنی عین کو ذلوا مع الصادقین یعنی سچوں کے
ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی
توجہ سے اندک زمانہ میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور خوب کہا جو
کہا ہے شمر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین بد طعنہ ز نذر بدہم سحر کند بر جلیہ و شتر ظہا ان
یَکُونُ الشَّيْءُ قُوًى التَّوَجُّهُ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ
الْأَحْبَبَةُ وَيَنْتَظِرُ لَا يُفِضُ مِنْهُ وَيَنْتَظِرُ بَيْنَ عَيْنَيْ الشَّيْءِ فَإِذَا
أَكْثَرَ شَيْءٌ فَلَيْسَتْ بِحَاجَةٍ قَلْبِهِ وَلَيْسَ بِحَاجَةٍ قَلْبِهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْءُ عَنْهُ يُحِيلُ صُورَتَهُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْصِفُ الْحَبَّةَ وَالشَّعْطَةَ فَنَسْفِدُ صُورَتَهُ مَا نَسْفِدُ صُورَتَهُ وَرَبُّهُ
شَرْطُ كَاهِلِهِ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی شق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت
کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سو اس کے محنت کے اور اس کا منتظر
رہے جبکہ اس کی طرف سے فیض آوے اور دونوں انہیں بند کر لے یا ان کو کھول دے اور مرشد کی
دونوں آنکھوں کے چھین کے لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے
دل کی جمعیت اور چاہے کہ اس فیض کی محافطت کرے اور جب مرشد اس کی پاس نہ ہو تو اس کی صورت
کو اپنے دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت
وہ فائدہ دے گی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی۔ ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل مقام شاہد
ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیحہ کہ ہم الذین
اذا رُؤوا ذکر اللہ یعنی اولیا اللہ وہ ہیں جسکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت مفید ہو
بموجب اس حدیث کے ہم جلسۃ اللہ کہ اولیا اللہ جلس ہیں خدا کے اور مقننا اس حدیث معتبرہ کے ہم قوم

واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہئے کہ ہوج کر تا
 رہے اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس
 ساعت میں غفلت آئی یا نہیں ہوا اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آمینہ کو اس کے چھوڑ نیکار
 ارادہ کرے اسی طرح مداوم تقصیر کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ بھی پہچانی
 طریق کی ہوشیاری سمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انہوں
 معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو نشان
 کرتا ہے اس کے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح کہ اسکو اپنے متوجہ ہو چکی
 دانست بھی مزام حال نہوف اما نظر بر قدم فقنا ان السالک یجب علیہ ان لا یُنظر فی
 حال مشیہ الا الی قد میہ ولا فی حال قعود الا بین ید یدہ فان النظر لکنش مختلفہ
 والا لو ان العجیہ فیصد علیہ حالہ ویمنعہ عما ہو یسئلہ فی حصہ الاستماع الی اصوات
 الناس واحادیثہم سمعت سیدی التوالد یقول لہذا بالنسبۃ الی البندی اما النہی فمجب
 علیہ ان یتأمل فی حالہ علی قدم ائی بقی ہوا ذمین الاولیاء من یكون علی قدم فحلی علیہ
 الصلوۃ والسلام ولہ الجامعیۃ الناقۃ ومہم من یكون علی قدم موسی علیہ السلام وعلی
 ہذا القیاس فاذا عرف مشوۃ فکس احوالہ وواقعاتہ مناسبۃ لواقعات مشوۃ واللہ
 اعلم اور نظر بر قدم کی توہم مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے نہرے کے وقت کسی چیز پر
 نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے پیٹھے کی حالت میں دیکھے مگر اپنی آگے اسواسطے
 کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سے
 روکتا ہے جسکی وہ طلب میں ہے اور در حکم نظر ہے لوگوں کی آوازوں اور اونکی باتوں کی طرف کان
 لگانا اپنے والدہ شد سے میں نے سفر مانتے تھے کہ یہ میں نے نظر کو نیچے رکھنا یہ نسبت مبتدی کی ہے
 اور متقی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے جمال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعض
 اور یاسید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی قدم پر ہوتے ہیں اور اونکو پوری جامعیت کمالیت کے
 حاصل ہوتے ہی اور بعض ولی موسی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے و علی ہذا القیاس ہر مرتبہ اپنے
 پیشوا کو پہچاننے کے لیے توجہ ہے کہ اسکی حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مرتب

حق تعالیٰ کے قول میں کہ مردانے دو لوگ ہیں جنکو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتے
مترجم کہتا ہے دل بیدار دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ یہی ہے کہ لباس فقر نشان مند ہونا اور
ہمیشہ مشغول بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگوں پر غنی نہ ہے اکثر اس میں دکھائے اور سنائے کا مظنہ ہے تو بہتر
یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتماع فی الطاعات کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی راہتی نے یہی معنوں فارسی کی بیت میں ادا کیا ہے اندر سے آشکارہ
اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری خیال کرتے ہیں میں ف و اما یاد کرد فتناء ذکر اقلہ
تعالیٰ اما بالحق و کلمات او کلمات الجہود کما مر تفصیلہ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے
یا غنی اور ثبات یا با ثبات مجروح یا غنی اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف و اما بازگشت فتناء ان یوجہ
بعد کل طائفہ من الذکر ثلث مراتب او خمس مراتب الی المناجات فیدعوا اللہ عز و
جل یجاءع ہمتہ یادب انت مقصودی ترک الدنیا والاخرۃ لک اتمیم علی نعمتک و لطفی
و ضولک التام سمعت سید الوالد قدس سرہ یقول لہذا شرط عظیم فی الذکر فلا
یتنبی ان یعقل السالک عنہ فاما لم یجد ما وجدنا الا ببرکت لہذا اور بازگشت یعنی رجوع
کرنا اور پھر نا اس عبارت ہے کہ قدرے ذکر کر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سویوں دعا کرے اللہ عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا
اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو چھوڑ کر اور پورا وصال اپنا بھگو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اس کے برکت سے پایا ف و اما نگاہداشت فہو عیان و یحکمت
طرد الخطرات و احادیث النفس فیتنبی ان یکون السالک متقیًا فلا یکدر خطرۃ یخطر
فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصد ہا السالک فی اول ما یتطہر لہا اذا ظہرت
ما لہا الیہا النفس و رتہا فیمسک ذالہا فہذا طریق تحصیل مکلفہ خلو لوجہ الذہن عن
خطور الخطرات و احادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کی
ہٹنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے
دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ

وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ الْمُبَازَلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنْتَدِكُ عَلَى عَوْجِجٍ مِنْهَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات
 ہیں ہمت باندہا کسی مراد پر تو اس مدعا کا ہمت کے موافق ہونا اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض
 سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظّم
 ہو جائیں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تا انہیں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جائیں اہل اللہ
 کی نسبت پرزندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو ان کے سینوں میں غجان کر رہے
 اوپر مطلع ہوں اور وقایع آئندہ کا کشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوئے
 اونکے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھ کو اسے کتاب کے دیکھنے والے انہیں سے بعض
 تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونہ کے اَمَّا هَذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كِبَرِ أَكْثَرِهِمْ أَصْحَابِ الْمَنَافِعِ فِي اللَّهِ
 وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَمَّا شَاءَ عَظِيمٌ وَأَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّائِيْنُ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ
 إِلَى نَفْسِهِ الْمَاطِقَةِ وَيَصَادَ مَهَا بِالْمَلَكَةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَعْرِفُ فِي نَسَبِهِ بِالْحَجِيَّةِ وَهَذَا
 بَعْدَ أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِلنَّسَبِ مِنْ نَسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِيَةً فِيهَا
 فَتَسْقِلُ نَسَبَهُ إِلَى الطَّالِبِ عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَوَجَّهُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرُ وَالضَّرْبُ
 عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ يَحْكُمُونَ صُورَةً وَيَتَوَجَّهُونَ إِلَيْهَا اور اس قسم کے
 تصرفات کا میں نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی اور ہی شان
 عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے
 نفس ماطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں
 جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان -
 بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا او سکول ملکہ راستہ ہو کہ ہر دم اسکے قابو میں ہو
 پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعض
 نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگائیں گے بھی ملا دیتے ہیں اور جب
 کہ طالب غائب ہو تو اسکی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اس کے طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی
 غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صورت کو خیال کر کے اَمَّا هَذِهِ فَعِبَانَةٌ عَنْ أَجْمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكَلِ الْفَرْقِ
 بِصُورَةِ الْقَلْبِ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الرَّادِّ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطَشَانِ

طریقہ تاثیر طالب توجہ وادان

الْثَّالِثَةِ وَتَحْتَلُّ مُصَادِمَهَا وَفِيهَا لِقَائُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ لِقَاتَهُ عَلَى ذَلِكَ وَيَبْرُؤُ بِنَفْسِهِ زَمَانًا
بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى حَيْثُ الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى أَوْ السَّافِلِ وَتَحْتَلُّ لِقَائُهُمْ فَأَمَّا عَنْ قَرِيبٍ يَنْدَفِعُ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ أَوْ بِلَا نَازِلَةٍ كِي فَخَرِيكَ بِهَ طَرِيقَةٍ هِيَ كَمَا اسْكُو اسْكُو صَوْرَتِ مِثَالِي كَيْ سَاتَمَهُ
خِيَالِ كَرِي أَوْ اسْكُو مَصَادِمَتِ أَوْ دَفْعِ كَرِيكَ لِقَائِهِ تَامَ خِيَالِ كَرِي بِهَ اِبْنِي بِهَمَّتِ كُو اسْكُو جَمْعَتِ
كَرِي أَوْ اِبْنِي رُوحِ كُو سَاعَتِ بَسَاعَتِ مَلَاءِ اَعْلَى يَابِلَاءِ اسَا فِلِ كَيْ مَكَانِ كِي طَرَفِ بَلَدِ كَرِي أَوْ
اَوْ هَمِنِ كِي طَرَفِ كَيْسُو هُوَ جَاوِي تَوْ خَفَرِي وَهَ دَفْعِ هُوَ جَاوِي وَالشَّرْطُ هُنَا بِالشَّرْطَاتِ
وَمَا يَجْعَلُ فِي جَمْعِهَا الْإِصْلَ نَفْسِ الْمُؤْتَرِ بِنَفْسِ الْمُؤْتَرِ فِيهِ وَالْإِلَامُ يَمَّا وَالْإِفْطَالُ إِلَيْهَا وَأَصْحَابُ
الْتَجْمِيدِ مِنْ غَوَاثِي الْبَدَنِ يَغْفِرُونَ هَذَا الْإِصْلَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْإِشْغَالِ هُوَ الَّذِي كَانَ يُخَارِ سَيِّدِي الْوَالِدُ قَدِيسٌ سِرًّا
أَوْ بِهَ لِقَائِهِ كِي شَرْطِ أَوْ جَوَانِ كَيْ قَائِمِ مَقَامِ مِيْنِ مَقْصَلِ كَرِي هَ اِثْرِ دِي وَهَ لِي كَيْ نَفْسِ كُو أَوْ كَيْ
نَفْسِ سَيِّدِي تَاثِيرِ كَرِي مَنْظُورِ هَ اَوْ رُلَادِ نِيَا أَوْ كَيْ سَاتَمَهُ أَوْ اسْكُو تَمَكِ بِهَ نِيَا أَوْ جَوَانِ كِي
بَدَنِ كَيْ جَاوِي سَيِّدِي هَ اِي كَيْ هَمِنِ وَهَ اسْكُو اِلْصَالِ كُو بِهَ اِنْتِ هَمِنِ أَوْ اسْكُو حَاصِلِ كَرِي بِهَ
قَاوِرِيْنِ وَالشَّرْطُ اَعْلَمُ أَوْ بِهَ جَوَانِ اِشْغَالِ بِهَ مَذْكُورِ كَرِي وَهَ مِيْنِ جَنُوكُو هَارِي وَالْهَمِ شَدِيدِ كَرِي سَتِ
وَلِلَّتِي أَحْمَدُ الَّتِي هُنَا اِشْغَالِ أُخْرَى فَلَسْنَا كَرِي هَ اِلْاِجَالِ اَعْلَمُ اَنَ اللَّهُ هَ اِلْخَلْقِ فِي الْاِنْسَانِ
سَيِّدِ لَطَائِفِ هِيَ حَقَائِقُ مُشْرَفَةٍ بِهَ اِلْاِكَا هُوَ طَاهِرٌ كَلَامِ النِّجَاحِ وَاتَّبَاعِهِ اَوْ جِهَاتِ وَاجِبَاتِ
لِلنَّفْسِ السَّاطِقَةِ فِي تَمَيُّنِ بِاِعْتِبَارِ قَلْبًا وَبِاِعْتِبَارِ اُخْرَى وَهَ اِلْاِكَا هُوَ الَّذِي
اِخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوَّرَهُ فِي صُورَتِهَا فَرَسَمَ دَاثِرًا وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَاثِرًا
اُخْرَى فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوحُ اِلَى اَنَ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ
هِيَ اَنَا وَتَمَعْتُ يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيُسْتَدِلُّ عَلَى ذَلِكَ بِاِحْدِيثِ الدَّائِرَةِ عَلَى
النِّسْبَةِ الصُّورِيَّةِ اَنَ فِي جَسَدِ اِبْنِ اَدَمَ قَلْبًا فِي الْقَلْبِ رُوحًا اِلَى اُخْرَى وَلَمْ اَحْظَظْ
لَفْظَةً اَوْ شَيْخِ اَحْمَدُ مَجْدُودِ ثَانِي كِي طَرِيقَةٍ مِيْنِ اَوْ اِشْغَالِ مِيْنِ تَوْجَاهِ هَ اِي كَرِي اَوْ كُو مَجْلُ ذَكَرْنَاهُ

بِهَ اِلْاِكَا
بِهَ اِلْاِكَا

بِهَ اِلْاِكَا
بِهَ اِلْاِكَا

جہاد اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کی تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمیٰ بقلب ہے اور
 دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے علیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے
 والد مرشد کا مختار اور محکوم اور ان لطائف کی صورت بناوے تو اول ایک اسرار مسمیٰ کنڈل بنا یا +
 اور کھا کہ یہہ دل ہے پیراوس دایرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا مجھ روح ہے یہاں تک
 کہ چٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہہ میں ہوں مسمیٰ حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں انا تعبیر کرتا ہوں
 اور فارسی میں من اور ہندی میں مین بولتا ہے اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ
 بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صفیون
 کی زبان پر دائر اور شہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ
 اور جو اس حدیث کا الفاظ محفوظ نہیں مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں
 وَ بِالْحِجَلَةِ قَعْرُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّهْرَدِيَّ أَنَّ كُلَّ لَطِيفَةٍ مِنْ ذَلِكَ لِلطَّائِفِ لَهُ أَرْبَاطٌ بِحُضُومِ الْجَسَدِ
 فَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِأَصْبُعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِحِدَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ
 فَوْقَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَا كَلَّا إِلَى وَسْطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَا كَلَّا إِلَى الْوَسْطِ
 وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مِنْ هَذِهِ
 الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ بَعْضِيَّةٌ وَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمَا فَلَ ذَلِكَ الْحَرَكَةُ وَتَحْيَلُهَا ذِكْرُ اسْمِهَا لِأَنَّ ابْنَ تَمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْسِ وَ
 الْأَبْنَاءِ مَا دَلَّ اللَّفْظَةُ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا لِلْفِظِ لَا اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ عَزَّم
 خلاصہ یہ ہے کہ شیخ احمد شہرزدی عرض یہ ہے کہ ان لطائف میں ہر لطیفہ کو تعلق اور ارتباط ہر مدنی بعض اعضاء سے
 تو قلب کا تعلق بائیں جہاتی کے نیچے دواخل پر ہے اور روح کا ارتباط دائیں جہاتی کے نیچے بمقابلہ
 دل ہے اور سر کا تعلق دائیں جہاتی کے اوپر اوسط سینہ کی طرف جھکتی ہوئی اور
 خفی بائیں جہاتی کے اوپر وسط سینہ کی طرف اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور
 سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کی بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضاء
 مذکورہ سے نبض کی مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اس
 ذات خیال کرنا کہ فرماتے ہیں یہ نفی اور ثبات کا امر کرنے نہیں لاکے لفظ پہلاستے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ
 پر اور اے اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر پھر سر پر کرتے ہیں واللہ اعلم مولانا فرمایا کہ شیخ مجدد کی تعبیر

کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیف کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زریں ہے اور روح کا نور سبز ہے اور سر کا نور سفید ہے اور غنی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سرخ اور سر کا مقام قلب اور اخفی باہر ہے اور اخفی سب لطایف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشایخ مجرد یہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیف میں لطایف مذکورہ سے القاء کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیف میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیف کے ذکر قوی ہونے کے بعد غنی اور ثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کے زبان سے زیر ناف سحر کلمہ کا کو دریاغ تک پہنچا دے اور کلمہ اللہ کو داہنی مونڈ ہے پر پاکستان رست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطایف خمسہ پر بہر تہا دل پر ضرب کرے **فصل مزجہ الطرق کلہا الى تحفیل هیئۃ نفسانیۃ لتعلی عندہم بالنسبۃ لاکلہا انتساب وارتباط باللہ عز وجل وبالله صیغۃ بالنسب** مزجہ مشایخ کے طریقوں کا ہیئت نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت بہین اس واسطے کہ نسبت الشعر و جل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور اون کے نزدیک یہ بھی بکینہ اور نور ہے۔ **و حقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملاکۃ أو الطابع الى الجبروت اور نسبت حقیقت اور ماہیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی از قسم تشبیہ و تشکیک یا جہاننا عالم جبروت کا و تفصیلہ ان العبد اذا دام علی الطاعات والطہارۃ والادکار و حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ و ملکۃ واسیۃ لہذا التوجہ فہذا ان حسن بالنسبۃ تحت کل مہمنا النوع کثیرۃ اور تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ عہد نے جب طاعات اور طہارات اور ازکا ر پر مداومت کی تو اس کو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا لکڑہا سمجھ پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ ہے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملک توجہ سے قلیل جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دو نوع ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں **فمہما نسبة المحبة والعشق فتكون المحبة صفۃ ساریۃ فی القلب** سو منجملہ انواع مذکورہ کی محبت و عشق کی نسبت تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر **ومہما نسبة کسر النفس والشری عن خطو ظہا وکان سید الوالد یومئذ****

نِسْبَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور نیراری لذت کی نسبت ہے اور
والدہ شد اس نسبت اہل بیت کی کہتے تھے۔ وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُسَاهِدَةِ وَهِيَ مَلَكَهٌ التَّوْبَةِ إِلَى الْجَنَّةِ
الْبَيْتِ وَالْجَمَلَةِ فَلَمْ يَخْضُرْ مَعَ اللَّهِ الْوَلَدُ بِحَسَبِ قُرْآنٍ مَعْنَى مِنَ الْحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ النَّفْسِ وَغَيْرِهَا
بِالْعَادَةِ أَشْبَتْ وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ مِنْ هَذِهِ الْوَلَدِ وَتُسَمَّى ذَلِكَ الْمَلَكَهٌ نِسْبَةً وَالنَّسَبُ
كَثِيرٌ جِدًّا أَوْ سَاحِبُ السَّرِيدِ لِشُكْلِ نِسْبَةٍ عَلَى جِدِّهَا وَالْغُرُضُ مِنَ الْأَشْتِعَالِ تَحْصِيلُ نِسْبَةٍ
وَالْمُؤَاطَبَةُ عَلَيْهِمَا أَوْ الْأَسْتِغْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَكُونُ سَبَبُ النَّفْسِ مِنْهَا مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ
اور منجملہ اوسکے مشابہہ کی نسبت ہے وہ عبارت ہے بلکہ توجہ سے مجرد سبب کی طرف یعنی ذات
مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسکی نام نسبت مشابہہ ہے حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مسمی اللہ
رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا او کی غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی
میں اس رنگ مخصوص کا ملکہ اسے یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے، اوستین
نہایت کثرت ہیں اور صاحب انسر اہم نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشتغال قادر یہ اور حشریہ اور نقشبندیہ
وغیرہ سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور موطبت کرنا اور اوسمیں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس موطبت
اور شوق دائمی سے ملکہ اسے پیدا کرے۔ ف حاشیہ نہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف اول طریق کا مال کا بیان
کیا کہ نسبت پہر او کو دو قسم تقسیم کیا پہر قطع الی الجہوت کی چند اصناف شمار کئے پہر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ یا اسو کو تال
کرنا کہ توراہ یاب ہو۔ وَلَا تَطْنَنَّ أَنْ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِهَذَا الْأَشْغَالِ بَلْ هَذَا مِنْ طَرِيقٍ تَحْصِيلِهَا مِنْ
غَيْرِ حَقِّقِ فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي أَنَّ الصَّبَابَةَ وَالنَّاعِيَيْنِ كَانُوا يَحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطَرِيقٍ
أُخْرَى فِيهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فِي الْخُلُوعِ مَعَ الْحَافِظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ الْخَضُوعِ
وَالْحَضُورِ وَمِنْهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلطَّاعِينَ لَهُ مِنْ
الثَّوَابِ وَالْعَاصِمِينَ لَهُ مِنْ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ إِفْهَامُكَ أَنَّ اللَّذَاتِ الْحَيَسِيَّةَ وَالْأَفْهَامَ عَنْهَا
وَمِنْهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى قِلَادَةِ الْكِتَابِ وَالْمَدِّ بِرَفِيهِ وَاسْتِيعَاذِ كُلِّ لَمِ الْوَعْدِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ مِنَ
الرِّقَاقِ وَالْجَمَلَةِ فَكَانُوا يُؤَاطَبُونَ عَلَى هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ
هَيْئَةً نَفْسَانِيَّةً فَيَحْفَظُونَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعَمْرِ وَهَذَا الْحَقُّ هُوَ التَّوَارُثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْوَاسَلَمِ مِنْ طَرِيقٍ مَشَاجِيحَنَا لِشُكْلِ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اُخْتَلَفَ الْأَلْوَانُ وَاعْتَلَفَ طَرِيقُ تَحْصِيلِهَا

اور یہ گمان کیجیو کہ نسبت مذکور نہیں حاصل ہوتی مگر انہیں اشغال سے بلکہ حق پرہیز ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل کا ایک طریق ہو اور انہیں میں کچھ اختصاص نہیں اور ہر سے نزدیک ظن غالب ہے کہ حضرت صحابہ اور تابعین کی نسبت کو اور طریق تو سے حاصل کرتے تھے سو بخدا اس کے طرق تحصیل کی موافقت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت میں بشرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجد اور سکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی ڈھانی دالی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کی واسطے عذاب معین فرمایا اس کو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس موافقت اور یاد کے سبب لذات حسیہ انکساک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجد اور سکے موافقت تھی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معافی غور کرنے پر اور نصیحت کو نیاالی کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صحابہ و تابعین اشیاء مذکورہ بہت کثیر موافقت اور دوام کرتے تھے تو ان کو تقرب الی اللہ کا بلکہ اسخا و پیئیت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود متواتر ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کی طریقے رنگ برنگ ہیں مگر مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل سنا میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ و تابعین کی نسبت احسان ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماجت کی اختلاط کے ساتھ تو ان کے کلام کا محمل اصلی اور ان کے خاص اور عام مطلع اولیٰ یہ ہے تو تجکو لایق ہے کہ ان حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا کچھ چنانچہ ان کے قصص اور حکایات اس کے مشاہدہ میں اور میں نے مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے ہو اور ان کا سلسلہ عالم ارواح میں خفراة تقدس کے ساتھ پہنچ عجیب ورسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کا قول ارواح کی باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم النظر سے شہادت ناقصین کو جوڑے اور کہاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادیان اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص صحابہ و تابعین کے زمانے میں نہ تھی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے

موقع خلخون باستان
مساحت کلی ۱۰۰۰
شماره ثبت ۱۰۰۰

واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے
 اتنا برابر چلا آیا ہے گو طرق اور سبکی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین نہیں
 کی مانند ہوئی مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائی اور اولیائے
 طریقت کی باطن شریعت کی تحصیل کی جب کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرماتے تو یہاں
 بدعت کبھی کا گمان سراسر غلط ہے ان یہہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور
 رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت تھی بخلاف متاخرین کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے
 البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت تھی اور صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت
 کی حاجت تھی اور اہل عجم اور باغفل کے عرب اور سکے محتاج ہیں واللہ اعلم۔ سَمِعْتُ سَيِّدَ الْوَالِدِ فِي
 سِرِّهِ يَذْكُرُ وَاقِعَةً لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ
 سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ سَبْتِي هَلْ هِيَ الْفِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِأَلَّا يَتَعَرَّفَ فِيهَا وَقَاهِلَ جِدًّا أَحْمَرًا قَالَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ
 والد مرشد قدس سرہ میں نے سنا کہ اپنی طویل جواب کو ذکر کرتے تھے جمیع سنین اور سید الاولیاء
 علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو چھ اپنی نسبت کہ آیا یہ وہی نسبت
 جو تم کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں استغراق کرینا اور خوب
 نامل کیا یہ فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق تم صاحب المداومۃ علی السکینۃ احوال رفیعہ
 ثنویہ و کرمۃ فلیخففہا السَّالِکُ وَلِيَعْلَمَ أَنَّهُمَا كَمَا تَقْبُولُ الطَّاعَاتِ وَتَقَاتِرُهَا فِي صَمِيمِ
 النَّفْسِ وَسَوْدَاءِ الْقَلْبِ یہ معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالی کے حالات رفیعہ
 نسبت نبوت ہوتی ہیں گاہے کوئی اور کہی تو سالکوں ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانی اور معلوم کرے
 کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کی علامات ہیں
 وَمِنْهَا بَشَائِرُ طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى الْجَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَا لَكَ فِي الْمَوْطَأِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ فَطَارَ دُجُبِيٌّ فَطَفِقَ يَرُدُّهُ
 وَيَلْقُسُ حُرْجَةً فَاعْجَبَهُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَتَّبِعُهُ لِمَنْ سَاعَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَواتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي
 ثُمَّ صَلَّى فَقَالَ قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا أَفْتَنَ فَجَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

اور شہداء اور گہی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایین مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جانگنی کی حالت
 میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک تو ایک سائبان ظاہر ہوا جبین چرخ می تھی تا آخر قصہ ف
 قصہ مذکورہ مجملہ صحیحین کی روایت سے یوں کہ اسید بن حنفیہ کہ وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف جبین
 چراغان کی مانند روشنی تھی اتنا ترس گیا کہ اوجھا گھوڑا پڑ گئے لگا اودھنوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ السلام سے کیا
 فرمایا کہ مجھ کو معلوم کہ وہ کیا تھا اودھنوں نے کہا نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیری قرآن کی آواز کے قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھ
 جاتا تو صبح کی وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہیں ہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے
 اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اوس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میرے صورت نہیں
 پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا ہے دودھ اور شہد کی مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد اور ترمذی نے
 عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا
 تو خدیجۃ الکبریٰ نے کہا کہ اوس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کی
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اوس کو خواب میں دیکھا اوس پر سفید پوشاک تھی اگر وہ دور نبی
 ہوتا تو اوس پر لباس سفید ہوتا۔ وَفِيهَا الْكَفَرُ اسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِلُ الْمُطَابِقُ الْوَقَائِدُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ
 فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَانَّهُ يَنْظُرُ بِبُؤْرِ اللَّهِ أَوْ مِنْجَلَاتٍ رَفِيعَةٍ صَادِقَةٍ هِيَ أَوْ رُودَ خَاطِلٍ مُطَابِقٍ هِيَ وَارْتَعَى
 سَوَابِقَهُ حَدِيثٍ مِنْ آيَا هِيَ كَمَا مَوْنٍ كِي فِرَاسَتٍ سَعْدُ وَرُودَ وَهِيَ اسَاطِرُ نَوْرٍ آهِي كِي نَظَرُ كَرَاتٍ هِيَ
 مَتَبَرِّحٍ كَرَاتٍ هِيَ فِرَاسَتٍ صَادِقَةٍ هِيَ كِي اَكْمَلُ مَرَادٍ هِيَ - وَفِيهَا الْإِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يُطْلَبُ إِنَّ
 اللَّهُ تَعَالَى بِجَهْدِ هَيْئَتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رَبِّ اعْبُدْ وَأَشْعَتْ ذِي طَلْرِ بِأَيُّوبَ عَلَيْهِ
 أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَنْفَكُ وَبِأَجْمَلَةٍ فَهَلْ هِيَ الْوَقَائِدُ وَأَمَّا هَاكَ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ
 طَاعَتِهِ وَسِرِّيَةِ التَّوَرُّقِ فِي صَنِيعِ قَلْبِهِ فَلْيَحْتَسِبْهَا أَوْ مِنْجَلَاتٍ رَفِيعَةٍ صَادِقَةٍ هِيَ وَارْتَعَى
 قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اور کجا کجا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسکی طرف
 اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار کو وہ پریشان ہو پڑا نے پہلے کپڑوں والا جسکو کوئی
 خیال میں نہیں لانا اگر وہ تم کہا بیٹھے اللہ کے بھر سے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کر دے
 یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام جیسے ہے

کہ ایسی حالات رفیعہ جو مذکور ہوئی اور مانند اونکے اور حالات بلند دلات کرتے ہیں مرد کی صحت ایمان پر اور اسکے طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اور اسکے قلب کے باطن میں نوساک اور کونو ضمیمت جاتہ بعد حصول التبت عر فوضہ اخر وهو الفناء فی اللہ والبقاء وہم و الحق عندی انہ لیس متوار فاعن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یواسطہ الشایع بالسند المتصل بل هو موہبہ من اللہ تعالیٰ یہاں کہ من شاء من عبادہ من غیر توارث و ہاں کہ ہذا لہذا المعنی ما روای ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلہ شیوخہ فقال کم کصل احدکم اللہ بالسلسلہ بل وصلک الی جنہ فاصلت الی اللہ قویۃ لما ورحمۃ بہ من جد باب اللہ توارثی بحکم الثقلین ہذا امع ان سلسلہ شیوخہ معلومہ و معروفہ فمن شاء هذا العرق فلیتبعہ سائر کتبنا واللہ الہادی بہر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ متناہج سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہر جسکو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلہ کی واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھکو تو کشش ربانی پہنچ گئی سو اس نے مجھکو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مردی کی کہ جذبات ربانی سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہے اسکو یاد رکھنا با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشد و نجا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہ یہ ہونے کی نہ کسی ہو نیکی تو ہمارے اور کتاہون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جاشائہ رہتا ہے **فصل فی شیخ** من فوائد سیدی الموالد قدس سرہ اس **فصل** میں والد مرشد قدس سرہ کے بعض فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال تجربہ کا اسمین ذکر ہے اوصافی سیدی الموالد قدس سرہ بمواظبۃ یا معنی کل یوم مائۃ و الف مرتۃ و سورۃ المزمل اربعین مرتۃ فان لم استطع فاحدا عشر مرتۃ وقال ہذا ان مجربا بن الغنی القلیبی و الظاہری کلیمہما والد مرشد قدس سرہ مجاہد و صیت کی یا معنی کی مواظبت کے ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ عَصَةِ الْكَلْبِ الْجَنُونِ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَنُونَ فَكُتِبَ لَهُ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى أَرْبَعِينَ كِسْفَةً مِنَ الْخَبَرِ
 إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا أَوْ كِيدًا كَبِيرًا أَفَمَنْ أَكْثَرُ أَمَلًا أَوْ كَيْدًا أَوْ كَيْدًا كَبِيرًا أَفَمَنْ أَكْثَرُ أَمَلًا أَوْ كَيْدًا
 اور سننا اور سننا میں حضرت فرماتے تھے کہ جسکو باولکنا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جائیگا خوف ہو تو اس
 آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر انہیں پکیندوں کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً کیداً
 اور اس سے کہہ دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھا یا کرے وسمیعۃ کہ قول من قرئ سورۃ الواقعة کل لکیرۃ
 کیرۃ فیہ فاقۃ اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعوں کو ہر رات پڑھے
 او سو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وسمیعۃ کہ قول من قرأ عند
 نوحیہ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات الخ سورۃ الکہف و سئل اللہ تعالیٰ ان یوقظہ فی ای
 ساعۃ اراد ان یظہر اللہ تعالیٰ فیہا اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سوئے
 وقت ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سورہ کہف کی آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے
 کہ او سو کجگا دے جو وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ او سو کجگا دے گا اور قسیم مترجم کہتا ہے سورہ کہف
 کی آیات مذکورہ یہ ہیں ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس شراً
 حال الذین فیہا لا یغترون عنہا حولا قل لو کان البحر مداً ا لکلمات ربی لنفذ البحر قبل ان تنفد
 کلمات ربی ولو جنتا بمثلہ مداً قل انما انا بشر مثکم لویحی الی انما اھکم الیہ واحد فمن
 کان یرجو لقاء ربہ فلیعین عماراً صالحاً و لا یشترک بعبادۃ ربہ احداً یہ عمل حدیث کے موافق ہے
 چنانچہ داری نے اپنے مسند میں روایت کیا ہے کہ انی العباسیہ الغریزیہ وسمیعۃ کہ قول لکیرۃ
 الخوۃ و عارفتہا عتی الطفل یحفظہ اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعود بکما
 اللہ المتامۃ من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ یحصن فیہا فی الاحول و لا یغفل
 الا باللہ العلی العظیم اور سننا میں نے حضرت والرس فرماتے تھے کہ اس توفیق کو کہہ اور لڑکے کے
 گردن میں لٹکا حق تعالیٰ او سو محفوظ رکھے گا بسم اللہ سے آخر تک توفیق مذکور ہے ترجمہ اسکا یہ کہ بواسطہ
 کلمات البیۃ کی جو اپنی تاثیر میں پوری بین میں پیادہ لگتا ہوں ہر شیطان اور کائنات کے کیرے
 اور نظر لگانے والے کی اکہہ کی شر سے میں نے پیادہ بکڑی دس لاکھ لاکھ و لا توفیہ الا باللہ العلی العظیم کی
 قلعہ میں وسمیعۃ کہ قول ہذا الدعاء امان من کل افاۃ یمنی صبا حوا و مساع لہم اللہ اللہ انت

برای روح فانی

بہار شادان

علی حفظہ اطفال

رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 مَا سَأَلَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَسْأَلْهُ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عِلْمًا وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ خَفِيِّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ
 بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ الَّذِي
 نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَقْفَلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور سنان میں نے اسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور
 پناہ ہر آفت سے بڑھا کرے اور کوعج اور شام ترجمہ اسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے
 خداوند التو میرا رب، کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے نبی پر میں نے بہرہ و سا کیا اور تو ہی مالک ہے
 عرش عظیم کا اور نہ بجاوے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ
 ہے جو اللہ نے پناہ ہوا اور جو بچا مانہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر
 اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گہیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند ا میں پناہ
 مانگتا ہوں اپنی ذات کے برائی سے اور ہر پلے والے جاندار کی برائی سے جسکے چونی کو تو تھا تو
 ہے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان
 ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جسے قرآن اوتا را اور وہ نیک کاروں کو دوست
 کہتا ہے سو اگر وہ نمانیں اور گردن کستی کریں تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے
 اس کے اوسے پر میں نے اعتماد اور بہرہ و سا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا و سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ
 خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيُقِلْ لِي كَيْفَ لَمْ يَسْأَلْهُ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عِلْمًا وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ خَفِيِّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ
 بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ الَّذِي
 نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَقْفَلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور میں نے حضرت والی سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت
 ڈرے اور کوجا پے یوں کہے کبھی کبھی و محقق حمیت اور جاسے کہ وہ اسی ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کر
 لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے
 ہر حرف کے نزدیک پہرہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کرے بیلا جاوے پہرہ دونوں کو کہول دے
 اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کبھی اور ثانی سے محقق مراد ہے

برائی ماناں از ہر آفت

برائی خوف

آیات شریفہ برای مرثیہ

آیات برای دفع اشباح و جنات از منازل و درندگان

آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوا سدا و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
 برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن کے اول آیت یعنی قل اوحی سے شیطا تک لیتے
 تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت صنف قدس سرہ آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور اختصار کے کہ واقف
 سمجھ لیا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات مذکورہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش
 کرنی پڑے المذالک الکتاب لاریب فیہ ہدی للثقیین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون
 الصلوۃ ویمارون انہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ
 ہم یؤمنون اولیک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون اللہ لا الہ الا ہو العلی القیوم
 لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الا وہو فیہ یحکم
 ما بین یدہم وما خلقہم ولا تحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء وبیم کرسیۃ السموات و
 الارض فلا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم لا یراہ فی الدین قد سین الرشد من
 النبی فمن یكفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقی لا انفصام لہا واللہ
 سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءوہم
 الطاغوت یرجوا منہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون واللہ ما
 فی السموات وما فی الارض وان تبدل فاما فی انفسکم او تخفون بحاسبکم باللہ فیخبر
 لمن یشاء ویحدیث من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر وامن الرسول بما انزل الیہ من ربه و
 المؤمنون کل امن باللہ وملتکتابہ وکتابہ ورسولہ لا یفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا
 واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر ولا یحلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا
 ما کنسبت ربنا لا نؤخذ فان لنینا ان اخطانا ربنا ولا تحمیل علینا اخی کا حملۃ علی الذین
 من قبلنا ربنا ولا تحمیلنا ما لا طاقت لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا
 فانصرنا علی القوم الکافرين ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
 ايام ثم استوی علی العرش یحیی اللیل النہار یطلبہ حنیئا والشمس والقمر والنجوم
 مسخرات بامرہ الا الہ الخلق والامر ببارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعاً وخیفۃ
 انہ لا یحب المتعبدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوه خوفاً وطمعاً

فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان میں ڈوبے اور جلنے اور غارت گری اور جوہری سے بحرمت
 الہی سے آخر تک دعا کرے وَتَمِثْلَهُ قَبُولُ اِذَا كُنْتَ رَضْتَ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ بِاَبْدِئِ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ
 يَا بَدِئِ الْعَالَمِ مَا بَدِئْتِ مَرَّةً اَشْعَرُ لَوْ مَا فَانَ اللَّهُ يَهْفِي حَلَجَتِكَ وَهَلْ عَزَايْكُمْ اَحَازِنِي سَيِّدِي اَللّٰهُ
 يَهَاجِي بِلَقَّةٍ مَا اَحَازِنِي اُور سَنَا مِّنْ لِّصَفَرْتِ وَالِدِي سَمْتِ تَحْتِ كَبِجْ كَوْنِي حَاجَتِ مِشْ
 اُوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا
 اور یہہ اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں تک جھکو کر والدہ مرشد نے اجازت دی ہے
 سیمہ اور اجازتوں کی جن میں جھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمَهْمَةِ يَوْمَ اَرْكَبُ رُكْبَاتِ قَبُولِ
 فِي الْاَوَّلَى الْجِدِّ الْفَاتِحَةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجِنَا لَكَ وَتَجِنَا لَكَ
 مِنَ الْخُفْمِ وَكَذَلِكَ نَحْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
 الرَّاحِمِيْنَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ اُقَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةً مَّرَّةً
 وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا اَحْسِبْنَا اللّٰهُ وَنَحْمُ الْوَكِيْلَ مِائَةً مَّرَّةً ثُمَّ يَسْلَمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ
 فَانْتَصِرْ مِائَةً مَّرَّةً حاجات مشکہ کی برائے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
 فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجینا له ونجینا له من العظم وکذاک نجی الخ
 کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سو بار پڑھے
 اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ اُقَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی
 رکعت میں بعد فاتحہ قَالُوْا اَحْسِبْنَا اللّٰهُ وَنَحْمُ الْوَكِيْلَ سو بار پڑھے پھر سلام کر کے کہے رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ
 فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں
 اعظم اسم ہیں کہ جنگ و سیل سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور جھکو تعجب
 آتا ہے اوس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول ہو فائدہ جلیلہ حضرت
 شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی در
 حکم کبریت احمہ کی ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي
 كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ رَسُولٌ عَلِيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام
 کی ہے کہ چھل کے پیٹ میں فرمائے جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول

برائے حاجت اور قبول

خارجہ برائے حاجت

الانوار فی القرآن

انجیل

انجیل

سنبھ پر چھٹا مارے کہ ہوش میں آجا دیگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی تواری میں پھینکے مارے تو وہاں پہرہ آویگا **ف** ترجمہ کہتا ہے سورہ جن کے آیات مذکورہ یہ ہیں **قُلْ اُدْعِیْ اِلٰی اٰتِہِ اسْتَمِعْ فَتَعْلَمْنَ اَنِّیْ فِی الْوَسْطِیْ اِنَّمَا یَاہُؤُا وَلَنْ تَشْرَکَ بِرَبِّکُمْ اَحَدًا وَاَنَّہُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَاَنَّہُ کَانَ یَقُولُ سُبْحٰنَہُ عَنِ اللّٰہِ شَطَطًا وَاَنَا ظَنُّنَا اَنْ لَّنْ قَوْلُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ عَلٰی اللّٰہِ کُنَّا وَاِلَّا لَمَامَ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَرَمِیْنٰہُمْ بِالْجِبَالِ وَیَخْرُجُ مِنْہَا الْاٰیۃُ اَنَّمْ یَکِیْدُوْنَ کِیْدًا اِلٰی رُوْیْدٍ اَعْلٰی اَرْبَعۃً مَّسَامِیْرَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرَیْنَ مَرَّةً فَتَمِیْدُ فِیْہَا فِی اَرْبَعۃً اَطْرَافٍ ذٰلِکَ الْبَیْتِ اَرْدَا سَطَ قَرِیْبَ ہُوئے شَیْطَانِ کے گہرے اور اونکے پتھر پہنکنے کے لئے یہ آیت پڑھے **اَنَّمْ یَکِیْدُوْنَ کِیْدًا وَاَوَکِیْدُ کِیْدًا فَتَمِیْدُ الْکَافِرِیْنَ اَمَّا لَہُمْ رُوْیْدٌ اَجَارُ لَوْبَہِ کِیْلُوْنَ پَر پَر کِیْل پَر پَر اَو لَو گھر کے چاروں طرف کا رُوئے** **وَاِیضًا یَکْتُبُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْکُھْفِ فِی جُدْرَانِ الْبَیْتِ** اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کھف کے نام گہر کے دیواروں میں لکھے **وَلِلْعَاقِبِیۃِ یَکْتُبُ ہٰذَا الْاٰیۃِ فِی رِیْقِ الْخَرَابِ بِالرَّغْفَرَانِ وَمَا الْوَرْدُ ثُمَّ یُحْلِقُ فِی عُنُقِہَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سِیَّرْتُ بِہِ الْجِبَالُ اِلَی الْجَبِیۃِ وَاِیضًا یَخْرُجُ عَلٰی اَوْعَیۡنَ قَرْنِیۡہَا عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَلِمَاتٍ اِلَی خُورٍ تَاکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَّاحِدٍ وَاِسْتَدَّثَتْ مِنْ رُتَمٍ فَوَاعِنَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ وَیَوَاقِعُہَا رُتَمُہَا فِی فَلَکَ الْاٰیۃَامِ** اور عقیدہ یعنی بانجہ عورت کے واسطے ہر روز جہلی پر زعفران اور گلاب سمیٹ کر لکھے **وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سِیَّرْتُ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قَطَّعْتَ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کَلِمَہِ بِہِ الْمَوْنِ بَلْ یَلٰہُ الْاَصْحٰرُ جَمِیۡحًا** پھر اس تصویر کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ چالیس لکھوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے **اَوْ کَلِمَاتٍ فِی بَحْرِ یَجِی یُخْشَیۡہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ سَحَابٌ طَلَاتْ بَعْثُہَا فَوْقَ بَعْثٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہُ لَمْ یَکْدِ یَرَاہَا وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہُ نُورًا فَمَا لَہُ مِنْ نُورٍ** اور ایک لونگ کو ہر دن کھارے اور شروع کرے حیض کے غسل فراغت ہوئے اور انہیں دلوں میں اسکا زوج اسے قربت کرے **ف** سولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اس پر پانی نہ پئے **وَالَّذِیْ تَمْلِصُ جَنَسُہَا یَا خُذْ خَطِیۡطًا مُّعْصِفًا عَلٰی مِقْدَارِ طَوْلِہَا وَیَعْقِدْ عَلَیْہِ وَتَسْمَعُ عُمْدَ یَنْفُثُ فِی کُلِّ مِمَّا وَاَصْبُرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَی یُحْسِنُوْنَ وَقُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ اِلَی****

افریقا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کار لگا اسکی تد کے برابر لے اور اوپر نو گھن
 لگا دے اور ہر گز پر وافر و ماحصبہ الہی بالذکر ولا تعزّن علیہم ولا ذک فی فیتق ممتا
 یمکرون ان الله مع الذین اتقوا والذین یتھم یحسبون اور قل بالیہما الکافرون :
 پرے اور پورے واللتی ضربھا الخاض یتب فی رقعۃ والقت ما فیہا وتخلت واذنت
 لربہا وحقت اہیاءا شراہیاءا ویلف الرقعۃ فی ثوب طاهر ویلقیہا فی حذر ہا لیسر فانیہا فل
 سرعیا قلت حیف من کتابی الذی المنشور عن الاعمش ان ھذا الکلمۃ دعاء موسی
 علیہ السلام معناہ یا حی قبل کل شیء ویا حی بعد کل شیء اور جس عورت کو درزہ ہر
 بینی لڑکا پیدا ہو نیکا در تکلیف دے تو پریم کا غد میں یہ آیت کہے والقت ما فیہا وتخلت
 واذنت لربہا وحقت اہیاءا شراہیاءا اور اس پریم کو پاک کپڑے میں لیٹے اور اسکی بائیں ران
 میں باندھے تو وہ جلد بے گی۔ میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور
 سے بروایت امش کہ یہ کلمہ یعنی اہیاءا شراہیاءا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے مفسر
 اس کے یہ کہ اسے زندہ قبل ہر چیز کے اور اسے زندہ بعد ہر چیز کے ف مترجم کہتا ہے اہیاءا
 بلکہ زندہ و اشراہیاءا یعنی ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے جسے جس ازلی کو گاہی زوال نہیں اور اشراہیاءا
 کہنا بدول ہمزہ کے خطاب ہے برعم علماء یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت
 صحت تک شیرینی پر پڑے اور حاملہ کو کھلا دے تو یہی جلد بے برائے زید فرزند نہ نہ نرید۔ واللتی لا فائد
 الا اننی یتب قبل ان یمضی علی الخبل قلت اشہو علی رقی الخزال بالرعمران وماء الومر
 ھذا الاية الله یعلم ما تحمل کل انثى وما تعیض الارحام وما تنفاد وکل شیء عندہ
 بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال وھذا الاية یا ذکر یا انا نبشرك الی نبیاً
 ثم یتب بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر یمتق محمد الیہ ورجوع عورت سوا الطبی کے
 امر کا نہ جتنی ہو تو حمل پر تین مہینے گزرے سے پہلے ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو
 کہے اللہ یعلم ما تحمل کل شیء وما تعیض الارحام وما تنفاد وکل شیء عندہ بمقدار
 عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو کہے یا ذکر یا انا نبشرك بملک نامہ مکمل
 لکم یحصل لہ من قبل نبیاً یہ یہ کہے بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد والیہ

عزای اسقاط صبی

اور

اور

اور

فَتَشْرِبُ مِنْهُمَا نَارًا

فَتَشْرِبُ مِنْهُمَا نَارًا

فَتَشْرِبُ مِنْهُمَا نَارًا

فَتَشْرِبُ مِنْهُمَا نَارًا

پھر اس قویذ کو حائل باندھی رہے وَاخْبَرَنِي مَنْ اَتَى بِهِ الْمَخْلُوقَاتِ لَا يَمْلِكُ لَهَا وَكُنْتُ يَأْخُذُ نَارًا خَوَاهُ
وَالْفِطْلُ الْأَسْوَدُ وَيَقْرَأُ عَلَيْهَا عِنْدَ ظَهْرِ يَوْمِ الْأَشْيَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةَ النَّاسِ يَبْدَأُ
كُلَّ مَرَّةً بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا نَاكِلًا لَهَا الْمَرْءُ كُلُّ يَوْمٍ
مِنْ حَمَلِهَا إِلَى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جس پر محکوم اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا
لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرج لے دو نون چیزوں پر دو شنبہ کے دن دو پہر کو چالیس بار سورۃ
پڑھے ہر بار درود پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کہا یا کرے حل کے
دن سے لڑکی کے دودھ نہ پھرانے تک وَاخْبَرَنِي اَيْضًا لِلنَّبِيِّ لَا تَلِدُ إِلَّا اُنْتِ اَنْ يَخْطَا خَطَا مُسْتَدٍ
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ مَتَّه اِدَامَتَهُ الْاَمْسِي بِاَمْتِي
اور یہ بھی اسی شخص نے محکوم خبر دی کہ جو عورت سو لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر
گول لکیر کہیں ستر بار ہر بار انگلی کے پیرسنے کے ساتھ یا تین کہے ثُمَّ تَقُوْدُ إِلَى الْكَلَامِ الْأَوَّلِ تَقُوْدُ
مِنْ تِلْكَ الْعَرَاءِ لِلنَّبِيِّ الَّذِي صَابَهُ عَيْنُ عَائِشَةَ يَخْطَا خَطَا مُسْتَدٍ تَرَادِبَ كَيْنٍ وَهُوَ بَقْرَةُ آيَةِ
الْكُرْسِيِّ وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَحَقَّ
اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيُرِيدُ اللَّهُ اَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلَامِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلَامِهِ اِنَّهُ عَلَيْهِ يَدَانِ
الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ اَعُوْذُ بِكَ يَا اللَّهُ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّاءٍ وَعَيْنٍ لَا مَاتَةٍ
يَا حَفِيطُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَكْفِيْلُ فَيَسْكُنُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ التَّمِيمُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَرْكُزُ السَّكِينِ فِي
وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ الْعَائِلَةِ ثُمَّ يَسْتَرْهَا تَحْتَ صَفْحَةٍ اَوْ قَبْلِ بَرَمِ رَجْعٍ
کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف نو کہتے ہیں اُوْنِیْنِ غَرَمِیْنِ سے یعنی تنگ والدہ باجدر سے اجازت ہے یہ
عمل ہے اس لڑکی کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاؤن اور سنبائی
کہتے ہیں ایک گول لکیر چھری سے پہنچے آیت الکرسی اور ان آیات کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَحَقَّ اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيُرِيدُ
اللَّهُ اَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلَامِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ
الْجَاهِلُونَ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلَامِهِ اِنَّهُ عَلَيْهِ يَدَانِ الصُّدُورِ پھر یہ دعا پڑھے

اَعُوذُ بِكَ اِنَّهُ السَّمَاءُ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَّامَةٍ يَاحْمِيْطُ يَا قَبِيْطُ يَا وَجِلُ
 يَا كَفِيْلُ فَبَيْكُفِيْكَهُمْ اَللّٰهُ وَهُوَ التَّيْمِيْلُ عَلِيْمُ بَرَجَرِيْ كُوْكَنْدَلِ كَ اَنْدَرْكَ اَرْسِ اَوْسَكِي
 کہ میں نے چہری گاڑ دی نظر لگانے والی کے دل میں پراسکو دیکھ دے رکابی کے نیچے یا قاب کے نیچے
 یعنی طباق کے نیچے وَ اَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْحَاكِي اَوِ السَّاحِرِ يَافْلَاكُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهِ وَقَتَّ اَصَابَتَهُ
 اَوْ قَتَّ بِكَاسِيَتِهِ عَنْ فَتْسِهِ جَطْلَ عَمَلُهُ اور یہہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والی یا جا دو گر کو کہے
 یا فلا بلے اور او سکا نام لیکر یکا سے نظر لگائے وقت یا او سو وقت جب خود اسکا ذکر کرے تو او سکا
 اثر باطل ہو جاوے گا وَ اَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْحَائِنُ اِمْرَانِ يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذَرَا عِيَهُ وَدَجَلِيَهُ وَذَلِخِيَهُ
 اِذَا رِيَهُ فِي اِنْدَاوِ وَصَبَّ ذَا لِكَ الْمَاءُ عَلَى الْمَعْيُونِ تَرَاءُ مِنْ سَاعَةِ قُلْتُ اَخْرَجَ مَا لَكَ فِي الْمَوْطَا
 اَمْرَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْعَانُ قَرِيْبًا مِنْ هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ وَرِيْهہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور
 نظر کا لگانا یا انابت ہو جاوے تو او سکا منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں اور اس کے سر کے
 دھوئے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو او سپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے
 میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر لگانے والی کو اسی
 طرح سے ناسد کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دھو نیکا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب
 کوئی تھے دہلاوے تو دھو دینے اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تھے درخواست کرے کہ منہ وغیرہ دھو
 دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے
 کہ عثمان رضی نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھنڈی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے
 کالا ٹیکا لگانا لڑکوں کیواسطے دفع نظر کی اثر سے ترمذی میں ثابت ہے سترحم کہتا ہے کہ یہ جو ٹیکا کالا
 لڑکے کے لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے والہ اعلم وَاَيْضًا اِذَا دَعَا مِنْ خَيْطِ طَاهِرٍ
 ثَلَاثَةَ اَذْوَعٍ وَاتْرَكَهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ اَفْرَعَهُ هَذِهِ الْعَرِيْمَةَ عَلَى الْحَيَوْنَ ثُمَّ اَذْوَعَهُ ثَانِيًا فَاِنْ
 زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكْرِ الْمَرْءِ الْعَمَلِ فَلَمَّا يَدْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
 فَلَمَّتْ مَرَاةٌ وَفَضَّرَ فَاَلْهَاتِجَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيْتُمَا الْعَيْنِ الَّتِي فِي فَلَاحِ
 اَبْنِ فَلَاحَةَ اَوْ فَلَاحَةَ بَلْبِ فَلَاحَةَ يَعْنِي عِزَّ اللّٰهِ وَيَسُوْرَ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرَعَ عَلَيْهِ

اور کسی کے بہرہ آیت یابنی اٰمّان تِلْكَ مِثْلُ نَفْسٍ مِّنْ خَرَدٍ لَّكَ فِي مَقْعَدِهَا صَوْنَةٌ وَفِي الْمَمْنُونِ
 اَوْ فِي الْاَرْضِ نَفْسٌ مِّثْلُهَا اَنْتَ سَوَاءٌ مِّنْ اَبْرَارٍ تَوْفِيقُ تَعَالٰی اُسکے گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس بہرہ
 لاوے گا اور معرفۃ السّارق بتقابل اثنان و تیسکان الارقیق بینہما و یجملانہما بین اصبعیہما السّابین
 و یکتب اسم المہتم فی الارقیق و یقرء سورۃ یسرا لی من المکرّمین فان کان ہوالذی سرق
 دار الاررق فان لم یدر فلیح اسمہ ولیک تب اسم غیرہ و ہلک اخی ید و رقت و یحییٰ علی
 من اظلم علی السّارق بمثل ہذہ اَن لا یجزم برفقہ ولا ینسیم فاحشۃ بل ینسیم القرآن فاما
 ہی طریق اتباع القرآن قال اللہ تعالیٰ و لا تفت ما لیس لک یام علمہ او چور کے پھانے
 کے واسطے دو شخص آئے سانسے بیٹھیں اور یہ ہے کہ آپ درمیان میں تہا نہیں رہیں اور اسکو کلمہ
 کی دونوں انگلیوں سے اٹھاتے رہیں اور جس چوری کی تہمت ہو اسکا نام مذہبے میں لکھے اور سورہ
 یس کو من المکرّمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدینی گہوم جاوے گی سو اگر نہ کہوے تو اسکا
 نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص مہتم کا نام لکھتا جاوے
 یہاں تک کہ کہوے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اس پر
 واجب ہے کہ اوسکے چور نے پرقتن کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل ہی اتباع قرآن
 کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑاؤس چیز
 کی جسکا جھگڑتین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوے گا و اذ ابغی لک ابغی فاکتب
 فی قرطاس و اجعلہ فی عطاء و ترکہ فی بیت مظلم و ضعه بین حجرین و ہی الفاتحۃ و آیۃ
 الکرسی ثم اکتب اللہم اِنی اسئلك بانک السموات والارض ومن فیہن فاجعل اللہم
 السماء والارض وما فیہما علی عبدک فلان بن فلانۃ اصیق من خلقہ حتی یتجع الی
 مولاک برحمتک یا ارحم الراحمین ثم اکتب او کطما ت فی بحر الی قالہ من نور ومن ورائہم
 برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا و انبی خلقہ واللہ من ورائہم محیط بل ہو قرآن
 سجید فی لوح محفوظ ثم یقول اللہم اِنی اسئلك بحق ہذہ الایات ان تصلی علی نبیک
 سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم وان تردّ العبد الی مولاک برحمتک یا ارحم الراحمین
 اور اگر تیرا غلام بہاگ کیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اسکو کسی بہیز میں لپیٹ کر دریاں انہری کو ٹھہری کے

بہرہ

اور اسکو نام لکھو

بہرہ

دو تہروں کے حج میں رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی کو لکھ پھر اللہ سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْحَاتٍ فِيْ حَجْرٍ يَّحْتَاہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہُ سَابُّ ظِلَافٍ بَصُفْہَا فَوْقَ بَحْرِہُ اِذَا خَرَجَ بِکَ لَمَّا یَرَاہَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ ثَوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ ثَوْرٍ وَفِیْ وَرَاقِہُمُ فَرَدَّہُمُ اِلَیْ یَوْمِ یُنْبِثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَلَاَئِکَۃً نَّبِیْ خَالِئَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَرَاقِہُمُ یُحْیِیْہُ کُلَّ حُوٍّ فَاَنْ یَّجِیْدَ فِیْہِ لَہُمْ حَقُّوْطٌ بِمَرَدَّہٖ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرَبِّکَ وَاَنْ تَرُدَّ اَنْ یُّنْجِیَہُ اَدَبُکَ حَاجَتُکَ فَافْرِغْ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ بِاَنْ تُوَسِّلَ مِیْمَ الْبِسْمِکَ لِیَا لَمْ یَحْمِلْہِ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ یَوْمِ الْاَحَدِ بَیْنَ سُنَّۃِ النَّجْرِ وَفَرَضَہُ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَیَوْمَ النَّوَیِّ السَّیِّئِ وَہَا کَانَ اَنْقَضَ کُلُّ یَوْمٍ عَشْرَۃً حَتّٰی یَصْکُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَوْ جَب تَوَارِدَ کَر کے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاو تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے کی شبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان شروع کرے کثیر بار اور دو سو گز میں اسی وقت ساتھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا الرَّمَدُ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَاہِکَ مَا فِیْہِ فُحْجٌ مَّا اَنْتَ فِیْہِ مِنَ الضَّیْقِ فَوَضَّعَ وَاللَّیْنِ نَبَاً طَافِہً وَ ثُمَّ مُسْتَعْبِلَ الْفِیْضِ عَلٰی عِیْنِکَ وَافْرِغْ وَالتَّمَسُّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِیْہِ رَوَایۃٌ بِکُلِّ اَمْرٍ اَوْ اللّٰہُ اَحَدٌ سُوْرَۃِ التَّیْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اَللّٰہُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَاہِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ غَرَبًا وَخَرَجًا وَارِنِیْ فِیْ مَنَاہِیْ مَا اسْتَدِلُّ بِہِ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوِیْ فَاَنْ رَاَیْتَ مَا یَسْرُکَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذَٰلِکَ فِی الْاَلِیۃِ النَّاسِیۃِ فَاَنْ رَاَیْتَ وَاِلَّا فِی النَّاسِیۃِ اِلَی الْمَآخِذِ لَا یَحُدُّہَا اِلَّا کَرۡہُ اِنْشَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَزَءًا جَمَاعَۃً مِّنْ اَجْہَا اَوْ جَب تَوَاجِبَ کہ ابی خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری نگاہی سے ہے اس جنگی سے حسین تو مبتلا ہے تو فوکر اور پاک کیڑے پسین اور قبلہ روداہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۃ الشمس کو سات بار اور سورۃ والیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کی عوض سورۃ التین کو سات بار پڑھتا آیا ہے پھر یوں کہے خداوند اچکھو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میری اس حال میں سنا دلی اور نگاہی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جسے میں اپنے دعا کی قبول ہو جائیگو ریافت کر جاؤں تو اگر تو اسی رات دوحیر خواب میں دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہیں تو

اسی طرح دوسری رات کبریا کر طلب حاصل ہوا ہو المراد اور ہمیں تیسری رات بھی طسح کرساتوین
رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کے آگے نہ بڑھایا کہ حال کہیں جاوے گا اس عمل کا ہماری صحبت والوں کی
تجربہ کیا ہے رُفِیَہُ الْحَمُومِ اَنْ یَّکْتُوبَ وَیَعْلُقَ عَلٰی عَصَدٍ ۚ یَبْرَعُ سَرِیْعًا یَا ذِی اللّٰهِ تَعَالٰی بِیْہِمُ اللّٰهُ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بِرَاۃٍ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مَلَدٍ ۙ وَالتِّیْ تَاکُلُ الْجَمَّ وَتَشْرَبُ الدَّمَ
وَتَقْسِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمِّ مَلَدٍ ۙ اِنْ کُنْتَ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
وَ اِنْ کُنْتَ یَہُودِیَّةً فَبِحَقِّ مُوسٰی الْکَلِیْمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اِنْ کُنْتَ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ
عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنْ لَا اَکَلْتَ لِحْلَانَ بْنِ فُلَانٍ لِّحًا وَلَا شَرَبْتَ لَهُ دَمًا وَلَا کُتِمْتَ
لَهُ عَظْمًا وَتَحَوَّلَیْ عَنْہُ اِلٰی مَنْ اَتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ الْهٰ اُخْرٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَالْاَفَآئِتُ بَرِیْۃٌ
مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیٌّ مِّنْکَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ حُکُوتِ اَنِّیْ ہُوَ اَوْ سَا
افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جائیگا اللہ تعالیٰ کے
حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملام عرب کی زبان میں تب کی کنیت ہے
اور مجاہد بن فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اسکی ما کا نام لکھے **و** ایضاً آخر آئے کل یوم بعد صلوة العصر
سُورَةُ الْحٰجَلَةِ قُلْتُ مَرَّاتٍ اوریہ بھی عمل ہے دفع تب کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھے تب دے یروین یہ الحما زفر یعقود علی سینہ من الادیم علی مقدر طول
المریض احدی واربعین عقداً ۚ یَنْفَعُ فِیْ كُلِّ عَقْدٍ ۙ بِیْہِمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَعُوْذُ بِہِ مِنَ اللّٰهِ
وَقَدْ رَتَّبَ اللّٰهُ وَقُوَّةَ اللّٰهِ وَعَظَمَةَ اللّٰهِ وَبُہْمَانَ اللّٰهِ وَسُلْطَانَ اللّٰهِ وَکُتْمَانَ اللّٰهِ وَجَوَادَ
اللّٰهِ وَآمَانَ اللّٰهِ وَحُورَ اللّٰهِ وَصُنْعَ اللّٰهِ وَکِبْرَیَاہِ اللّٰهِ وَفَضْلَہِ اللّٰهِ وَکَمَالَہِ اللّٰهِ وَجَلَالَہِ اللّٰهِ وَکَمَالَہِ
اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہِ مِنْ شَرَفِہِ اَللّٰہِ رُبِّیْ کَرُوْنِ مِنْ کُتْمَہِ اَللّٰہِ رُبِّیْ کَرُوْنِ
یروجو مریض کے قدم کے برابر ہوا کتابیں کر دے اور ہر گزہ پر بھیہ دعا یہ ہو کے یعنی بسم اللہ سے
آخر تک ولین ظہرت علی بدلیہ الحمرة یُرفِیہ بِہٰذَا الدُّعَاءُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَکَثِیْرًا بِاللِّسَانِ بِیْہِمُ
اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِیْہِمُ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقَدْ مَرَّۃً وَسُلْطَانُہٗ اَمِنَ اَللّٰہُ رُبِّیْ کَرُوْنِ جَاءَ ذٰلِكَ لِحُکُوْدِ

ایک

برای خاصہ

برای شرح بابہ

برای ضعف بصر

برای صحت

مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ سَلِمَانُ أَيْمَنُ الرَّجُلِ أَحَبُّنِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَالَهُ مِنْ مُلْجَاءٍ
 وَمَالَهُ مِنْ ظَهْرِ رِيحِهِمْ اللَّهُ وَالْشَّاءِ الصَّيْبُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ...
 يُوْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَهْلِكُ بِكَ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ
 خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَيْفَ يُرَوِّجُكَ يَا ذَا حَمْرِ الرَّاحِلَيْنِ أَوْ رَجُلَ
 بَدَنٍ بِرِسْمٍ بَادٍ ظَاهِرٍ هُوَ وَهُوَ أَفْهَمُ كَرَّمَ اسْمُهُ سَاتِ نَارًا بِإِشَارَةٍ كَرَّمَ جَاوِزَ بَرِّهِ
 كَيْفَ تَجِيءُ مِنْ جَهَنَّمَ سَعَى وَهُوَ دَعَاءُ بَسْمِ اللَّهِ مِنْ آخِرَتِكَ هُوَ وَلَمْ يَشْكُ الْبَصَرُ يُقَرِّءُ هَلْدِي وَالْأَلَا حِيَّةَ
 فَكُشْفَانَاكَ غَطَاءَكَ قَبْرَكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بِهَذَا كُلِّ مَلَكَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ جَوْزِ عَصْفِ بَصَارَتِكَ
 نَالَانِ هُوَ وَهِيَ آيَةُ يَرْكَبُ كَرَّمَ بَعْدَ نَمَازِ فَرَضِكَ كَيْفَ كُشِفْنَا عَنْكَ غَطَاءَكَ فَبَصْرَكَ
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ وَلَمَّا ابْتَدَى الصَّرْعُ يَأْخُذُ لَوْحًا مِنَ النَّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ
 فِي ظَرْفٍ مِنْهُ يَأْتِيكَ أَنْتَ الَّذِي لَا يَطْأُ أَنْتِقَامُهُ يَأْتِيكَ رُفِي ظَرْفٍ الْاَخِيرِ يَأْمُرُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
 يَقْهَرُ عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ يَأْمُرُ بِاللَّهِ الْمَوْفِقِ وَالْمُحْسِنِ أَوْ رَجُلٍ مِمَّنْ يَنْتَقِلُ مِنْ مَبْتَلَا هُوَ تَوَاتَبَتْ كَا
 تَرْتِ لَيْ سَوَاوَسَ مِنْ يَكْشِبُهُ كِي هَلِي سَاعَتِ مِنْ اَوْسِ بَرِّ كِي اِيكُ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ يَا
 قَهْمَارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يَطْأُ أَنْتِقَامُهُ أَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ يَأْمُرُ بِاللَّهِ الْمَوْفِقِ
 يَقْهَرُ عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ يَأْمُرُ بِاللَّهِ الْمَوْفِقِ دِينَ وَالْاَسَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ
 اَوْ رَاعِي رِبَانِي بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ
 غَايِرُ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ
 فَلَوْ لَا هُوَ مِنْ كُلِّ قَرْفَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَسْفَهَنَّ فِي الدِّينِ وَلَيَسْئُرَنَّ رُؤُوسُهُمْ اِذَا رَجَعُوا
 اِلَيْهِمْ اَلْاَكْثَرُ مِنْ كُلِّ قَرْفَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَسْفَهَنَّ فِي الدِّينِ وَلَيَسْئُرَنَّ رُؤُوسُهُمْ اِذَا رَجَعُوا
 دِينَ كَانَهُمْ حَاصِلُ كَرِيمٍ اَوْ تَا اِيْنِي قَوْمُ كُوْخَا كَ نَا فَرْمَانِي سَ دُرَاوِيْنِ جَبِ اَوْ كِي طَرَفِ پِلِطِ
 جَاوِيْنِ شَايِدُوْهُ بِرِيْهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ
 كِي اِيْنِي غَايَتِ سَمِي اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ
 كُوَا سُوَا سَطِ خَاصِ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ
 اِسْ اِيْتِ مِيْنِ دِلِيْلِ هُوَ اِسْبِرْ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ اَوْ رَجُلٍ كِنَارِ بِرِيهِ نَقِشُ كَرَّمَ

علم دین کا سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل
 شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین
 سیکھنے سے عرض مجاہد ہے کہ خود دین پر قائم ہوا اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور بیعت نہیں
 کہ اسے علم کے گہنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا
 حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **لَطَمَ**
عِلْمٌ كَرْتُو تَرَانَهُ بَسْتَانِدَةً جَهْلٌ اِزَانِ عِلْمٌ بِبُودِ صِدْقٍ بَارِدٌ بِدَانِ لَعْنَتِ سِتِّ بَرَابَرِ
 کہ نڈاندہ زمین میں ویسا رہے بل بدان لعنت است کا نذر دین ہے علم و اند بعلوم کند کار العالم
الرَّبَّانِيُّ الَّذِي وَاَرِثَ الْاَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَيْنِ هُوَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَى اَمُوْرٍ عالم ربانی
 اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ
 مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے **مِمَّا اَنْ يَدْرِسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّحْقِيقِ وَالْحَدِيثِ**
وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصُّوْفِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَشْغَلَ بِالْكَلَامِ وَالْاَصُوْلِ وَ
الْمَنْطِقِ قال الله تعالى هو الذي بهت في الاميين رسولهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم
ويعلمهم الكتاب والحكمة مجملہ اول امور کی جنگی محافظت عالم ربانی پر
 ضرور ہے کہ پڑھوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقاید اور نحو
 اور صرف کے اور اوسکو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ
 نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسے بن پڑھوں میں رسول بھیجا انھیں میں
 یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو
 اور سکھاتا ہے اور انکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ
 نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور
 عقاید قرآن اور حدیث سے استخراج اور مستبط ہیں کتاب اور سنت سے کتاب اور سنت بجائے
 متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار
 ہوتی کہ فہم کتاب و سنت کا اور سپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اس واسطے
 کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مرا د نہیں۔

اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئی تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں ہولانا
 حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فسق یہ ہے کہ عقائد علم بالشر اور اوس کے صفات
 اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقیدہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق
 تشریح اور عدم لزوم کی اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض
 اور سیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی
 علم کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے **وَمَا يَجِبُ فِي التَّكْوِينِ مُرَاعَاةُ أَشْيَاءَ**
شَرَحَ الْغَرِيبَ لَعَلَّهٗ اور تدریس میں جس کے فراغات واجب ہیں چیزیں ہیں ایک شرح غریب
 کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اوسکو
 بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے **وَالْعَوْنُ عَلَى الْخَلْقِ نَحْوًا** اور جو مشکل متعلق ہو بنا بر
 قوت عند نحویر کے اسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کی ذہن پر
 صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے **وَتَوْجِيهٖ السَّائِلَ اِنْ يَصُوِّفَ هَا**
بِالْاَمْثِلَةِ الْخَيْرِيَّةِ وَيُبَيِّنُ مَا صَلَفا اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ
 اوسکی صورت باندہ دے جزئی مثالوں سے اور انکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب
 میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے
 اونکے بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کی ذہن
 میں آجائے **وَقَرِيبُ الدَّلَالَةِ لِحْصُلِ النَّتِيْجَةِ بِلَوْزُومِ بَعْضِ الْمَقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ** **وَإِنْ تَرَاوَجَ**
بَعْضُهَا بِبَعْضٍ اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جاوے بہ سبب لازم ہونے
 بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی
 مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اوس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے
 قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر عملیات سے قیاس مرکب ہے تو سبب
 اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت سے سوق دلیل سے
 اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو **وَفَوَائِدُ الْفِيْوَدِ فِي التَّعْرِیْفَاتِ وَالْقَوْلِ عَلَى الْحِكْمِيَّاتِ ه** اور
 فوائد فیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تقریف اور قاعدہ میں ہر ہر قید کا فائدہ

بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلاں نے قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلاں نے
 فلاں صورت نکل جاوے جو معترف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمہ کی تعریف میں لفظ اس واسطے
 مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمہ کی افراد میں نہیں اور اسی طرح سے
 قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ
 کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسی سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کی نزدیک وجہ
 العمل میں کذا فی الحاشیۃ الفرزیتۃ وَجَوِّدَ الْخَصَرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ اور تقسیمات میں وجوہ صریح
 بیان کرنا یعنی بحسب استقرایا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے و دفعہ
 الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَحَتِّفَيْنِ بَرِيٍّ اَتَمَّا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ بَرِيٍّ اَتَمَّا مُخْتَلِفَانِ مِنْ
 الْمَذَاهِبِ وَالتَّوَحُّجَاتِ وَالْجَبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے مختلف
 مذہب یا توجیہ یا عبارات کا مشتبہ خیال میں آنا یا دوشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی
 اگر وہ مذہب یا دو توجہ ہیں یا دو عبارات ہیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف
 اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتی ہوں تو دونوں میں بتقریر واضح فرق بیان کرے اور
 تقریق بلیغین کہتے ہیں اور اگر دوشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلاف کو
 تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلات مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور
 دوسرا تضامنی یا التزامی و کُلُّوْمٌ مَا يَتَّبِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَالسُّيْنِ ذَاكَ وَذِكْرُ الْاُخْفَى
 وَالْبَرَاهِينِ كَحُكْمِيَّةِ الْكُبْرَى وَصَلْبِ الصُّغْرَى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
 لازم آنا اس کا جو تعریفات میں متشعب ہے جیسے استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم
 جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو ہر اہل میں متشعب ہے چنانچہ جبری ہونا کبریٰ کا اور سالیہ ہونا صغریٰ کا
 مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں
 اخفی کا لانا چنانچہ تارکی تعریف میں کہنا ہو اس طیف فوق الاسطیقات اَوْ قَادِرٌ فِي اللُّزُومِ وَ
 الْاِخْتِلَافِ اَوْ مُخَالَفَةٍ اُخْرَى اَوْ لِكُلِّ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اس کا جو قیاس
 استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقرانی میں اندراج کا قاضی ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اور کتاب کے
 دوسری عبارت سے کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی

اگر مصنف کی عبارت اسکی کتاب کے دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اس کے توجیہ کرنا چاہیے یا نسخ اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کی کلام پر بادی الراسے میں نظر
آتا ہو یا اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہایتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضروری ہے لہذا صرح المصنف
قدس سرہ رسالہ آخری فالعالم لا یحید ذلك مدققة فائدة قائمة حتى یبین لهم هلین و
الامور فتم ینبیه علیہا فی ذل سببہ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تاسکا افادہ
نکرے گا جب تک اون سے اون امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پہر اونہیں امور پر اثنائے درس میں آگاہ
کرتا جاوے تا ان قواعد منجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گو یا معقول محسوس ہو گیا
وَمِمَّا أَنْ يُقْبَلُ الْأَشْغَالُ وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالتَّفْصِيلِ وَلَيْكُنْ لَهُ وَقْتُ يُجْلِسُ فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُوَجِّهًا
إِلَيْهِمْ يُبَلِّغُهُمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ حُجَّةَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَقُومُ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ الْمَكْنَنَةِ ذَاتِ
الِاسْتِطَاعَةِ الْمُسِيرَةِ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةِ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَقَرُّفًا
بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْيَدِ الْإِشَارَةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَيُرَكِّبُهُمْ أَوْ يَجْمَعُهُمْ أَوْ يَفْصِلُهُمْ أَوْ يَجْعَلُهُمْ
عَالَمِ رَبَّانِي بِرَازِمٍ هِيَ يَهِيَ هِيَ كَرِاشِغَالِ طَرِيقِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ
مِنْ ذَكَرَ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ
مُتَوَجِّهٍ هُوَ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ
أَوْ رَعْدًا كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ
أَشْغَالٍ بِرَقُولٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ وَأَوْفَعٍ سَ
دَلَّ بِرَكْتِ حُجَّتِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ كَرِاشِغَالِ
إِنِّي أَوْفَعٍ سَ وَمِمَّا أَنْ يُخَوِّلَهُمْ بِالْوَعْدَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَرْسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا أَنْ تَقَعَتِ الذِّكْرَى وَلِيَجْتَنِبَ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأَصُولِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا يُخَوِّلُونَ بِالْوَعْدَةِ وَرُوِيَ
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ الْقَصَصَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ الْقَصَصَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السَّاجِدُ فَعَلْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِدَةٍ وَأَنَّهُ مَدْمُومٌ وَأَنَّهُ مُحْمُودَةٌ أَوْ مَجْمُودَةٌ أَوْ مَجْمُودَةٌ أَوْ مَجْمُودَةٌ

کہ لوگوں کا خبر گیری کا عطر اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
 کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور عطا کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے
 کہ مقرر ہو کہ روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب اور
 بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کے وعظ اور نصیحت سے اور مقرر روایت پہنچی ہے حسن ابن
 ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابو بکر رضی اللہ
 عنہما کے زمانہ میں اور مقرر روایت ثابت ہو اسے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
 تھے تو یہ ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور پھر یہ ہے اور وعظ و نصیحت کے سوا اور
 یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھے اور وہ قصہ
 خوانوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ و نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے **فَالْقَصَصُ كُنْ يَذْكُرُ الْحِكَا يَا الْحَبِيبَةُ النَّادِيَّةُ**
وَيَا لِمَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ أَوْ غَيْرَهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصُدُ فِي ذَلِكَ تَذَرِيحٌ فَلَقَيْنَاهُ
السُّنَّةَ وَتَرْتِيبُهُمْ لَهَا بِالْإِشْدَاقِ وَالْإِحْجَابِ وَالْمُتَّبِعِينَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَضَائِلِ وَحُسْنِ الْإِثْرِ
أَيْ كَمَا يَأْتِي وَالْأَمْثَالِ وَالْجَمَلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَمْرُهُمْ وَتَنَقُّدُ لَهُ فَضْلًا
 سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اس کے خیر کو بیان
 تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو
 اتباع سنت کے تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کر دے بلکہ
 مقصود اظہار زبان آوری اور اعجاب و گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن
 ایذا و حکایات اور ہر محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری
 امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان کریں گے شرائط تذکر اور وعظ گوئی میں **ف** مولانا نے
 فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل و غریض کر کے
 نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو
 ملا کر ذکر کرنا جیسے اہل علم کے کان پر ہے ہو جاوین ابی ای حکایات مصداق ہیں اس حدیث کو
 جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پہلی امت میں کچھ لوگ

ہوئے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کرینگے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنین تو انکی صحبت سے
 آپ کو بچاؤ دور رہو و منها الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی الوضوء والصلاة وان یرى احدًا
 لا یتوَعَّبُ الخُلَّ فینادی ویل للمعْرِیْبِ مِنَ النَّارِ وَلا یتِمُّ الظَّامِنِیۃَ فیکوُلُ صَلَّ فَإِنَّکَ
 لَمُفْضَلٌ وَفِی الدِّیَّاسِ وَالکَلَامِ وَغَیْرِ ذَٰلِکَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَئِنْ مَنَکُمْ اُمَّةٌ فَاِذَا عَوْنٌ اِلٰی
 الْخَیْرِ وَیَا مَرْزُوقَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَا مَبْیُوتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولَٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالْاَدَابُ فِیهِمَا الرَّفْقُ
 وَاللِّیۡنُ وَاِنَّمَا الْعَنَفُ وَالشَّکَّةُ شَأْنُ الْاَمْرَاءِ وَاللُّوْلُکَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَادِ لَهُمْ بِالنَّهْیِ هِیَ اَحْسَنُ
 اور منجملہ امور مذکورہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانوں کو
 پورا نہیں دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعذیل ارکان برطمانیت
 نہیں کرتا تو کہے کہ ناز پر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور
 اس کے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہئے ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہئے
 کہ تم میں بعضے لوگ دعوت اہل الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں
 اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب
 ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے
 نبی کریم سے کہ مجاہدہ کرو ان سے اوس طریقہ پر جو نیک رہے یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِمَّا مَوْسَاةُ
 الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِ الْعِلْمِ یَقْدِرُ الْاِمْکَانَ فَإِنْ لَمْ یَقْدِرْ وَکَانَ لَهُ اِخْوَانٌ مُّوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ
 وَخَشَعَهُمْ عَلٰی الْمَوْسَاةِ فَاِذَا وَجِدْتَ هٰذِهِ الصِّفَاتِ جُمِعَتْ فِی شَخْصٍ وَلِحَدِیْقِیْ لَئِنْ کُنَّ اِنَّهٗ
 وَارِثُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیۡنَ وَاِنَّهٗ الَّذِیْ یُدْعٰی فِی الْمَلٰٓئِکَۃِ عَظِیْمًا وَاِنَّهٗ الَّذِیْ یَدْعُوْا لَهُ خَلْقُ
 اَدْنٰہِ جَمِیْعُ الْخَیْطَانِ فِی جَوْفِ الْمَاءِ کَمَا وَدَّ فِی الْحَدِیْثِ فَلَا زِمَہٗ لَا یَهْوُ تَنَکَّ فَاِنَّهٗ الْکَبِیْرُ الْاَکْبَرُ
 وَکَلِیْہٗ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبر گیری اور حسن سلوک ہی فقر اور طالب علموں سے بقدر امکان کے
 اور اگر مقدر نہ ہو اور اس کے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو اوں کو تحریض اور ترغیب
 دلاوے اور ان کے ساتھ سلوک کرینگے تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکی ایک شخص میں عظیم الشان
 ہرگز شک نہ کرنا اوس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہوں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان
 شہور ہے اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک کہ چھلیاں پانی کے اندر دھاکرتی ہیں چنانچہ

حدیث میں وارد ہے تو اسے مخاطب اسکا ساتھ نہ چھوڑو کہہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمد اور اکبر اعظم ہے واللہ اعلم مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرتے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اونہیں مین بیٹھے اور فرمایا۔
اِنَّكُمْ جُعِلْتُمْ عَلٰی عِلْمٍ یُنْقِیْ عَنْہُ غُیۡوٰیۡہِمْ یَعْلَمُ مَا یُخْفُوۡنَ اِلٰی اللّٰہِ مَتٰی مَا اَخْلَفَ شَیْءٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمُوۡرِ فَاِنَّ فِیْہِ ثَلَاثَ حَقِّۃٍ حَتّٰی یُسَدَّ ہَا
فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا منظر ہو جاتا ہے اور
یہی سرے خلافت کا اس واسطے کہ اس کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے
خلق میں اور اس کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں ھُوَ الَّذِیۡ یُبَحِّثُ فِیۡ الْاُمُوۡرِ یَتَنَبَّہُ عَلٰی سِرِّہِہُمۡ
ولہذا اس فضل کے سترے پر صنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاَعْلَمَنَّ اَنَّ کُلَّ مَنْ اَنْتَضَبَ
مَنْتَضَبَ الْہِدٰیۃِ وَالْخَوْفِ اِلٰی اللّٰہِ مَتٰی مَا اَخْلَفَ شَیْءٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمُوۡرِ فَاِنَّ فِیْہِ ثَلَاثَ حَقِّۃٍ حَتّٰی یُسَدَّ ہَا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہو جب کہ وہ خل انداز ہو گا کسی
امر میں امور مذکورہ سے تو اس میں رخصہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس میں صفت
کو حاصل کرے تب کامل ہو ف یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن میں یکساں
جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کر نیکا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا وَجِلٌّ
طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوۡرِہِمَا اِنَّ لَا یَصْحَبُ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لَدَفْعُ مَطْلَبٍ عَنِ النَّاسِ وَجُعِلَتْ عَامَّتِہُمْ
عَلٰی الْخَیْرِ وَہٰذَا ھُوَ وَجْہُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالِّۃِ عَلٰی ذٰلِکَ مَرْصُۃُ الْمَلُوۡکِ
وَبَیِّنٌ مَا صَحِبَہُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ النَّوۡرِیۃِ اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو
چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراء سے صحبت نہ کرے مگر یہ نصیحت دفع کرنے ظلم کی خلق
پر سی یا اونکو مستغیر کر نیکی واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے اون احادیث کے
درمیان میں جو صحبت بلوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہیں اور درمیان اس کے کہ اکثر علمائے
صالحین نے ادنیٰ صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر قارض دفع ہوتا ہے وَمِمَّنْ اَنْ لَا یَحْبِبَ جَمَالَ الصُّوْفِیۃِ

وَلَا جَهْلًاكَ الْمُتَعَبِّدِينَ وَلَا التَّقِيفَةَ مِنَ الْفَقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُجَدِّدِينَ وَلَا الْغُلَّةَ
 مِنَ أَصْحَابِ الْمُعْقُولِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَكُّلِ إِلَى اللَّهِ
 مُصْبِحًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السَّنَةِ مُتَنَبِّئًا بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَأَثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا وَمِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْخُذِينَ إِلَى
 الْحَدِيثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْحَقَائِلِ الْمَأْخُذِينَ مِنَ السَّنَةِ الْمَأْخُذِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ
 تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالصَّوْفِ غَيْرَ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ
 الْمُدْقِقِينَ زِيَادَةً عَلَى السَّنَةِ وَلَا يَصْغَبُ إِلَّا مَنْ أَصَفَ بِهَذَا لَا الصِّفَاتِ أَوْ رَأَى أَجْمَلَهُ بِهِمْ وَصِيَّتْ
 سَهْلٌ كَمْ صَحَبَتْ نَهْ أَعْتِيَارُ كَرَمِ صُوفِيَانِ جَاهِلِ كِي أَوْرَنَهْ بَابِلَانِ عِبَادَتِ شَعَارِ كِي أَوْرَنَهْ فِقْهُوْنِ كِي جُوزِ اَزْدِ
 خَشَكِ هِيْنِ اَوْرَنَهْ مُحَدِّثِيْنَ ظَاهِرِي كِي جَوْفَقَهْ سَهْ عِدَاوَتِ رَسْكَهْ هِيْنِ اَوْرَنَهْ اَصْحَابِ مُعْقُولِ
 اَوْرَ كَلَامِ كِي جَوْ مَقُولِ كُو دِلِيلِ سَهْجَهْ كَرَا سَتْدَلَالِ عَقْلِي هِيْنِ اَفْرَاطِ كَرْتَهْ هِيْنِ بَلَكِهْ طَالِبِ حَقِّ كُو چَابَهْ
 كِهْ عَالَمِ صُوفِي هُو دُنْيَا كَا تَارِكِ هَرُومِ اَلْتَرَكِهْ دِهِيَانِ مِيْنِ حَالَاتِ بَلَنْدِ مِيْنِ دُو بَاسَنْتِ مُصْطَفَوِيَهْ مِيْنِ
 رَاغِبِ حَدِيثِ اَوْرَا ثَمَارِ مَحَابِهْ كَرَامِ كَا مَجْتَبَسِ حَدِيثِ اَوْرَا ثَمَارِ كِي شَرْحِ اَوْرِ بِيَانِ كَا طَلَبِ كَرْنَهْ اَوَالَا
 اَوْنِ فِقْهِيَانِ مُحَقِّقِيْنِ كَهْ كَلَامِ كَهْ جَوْ حَدِيثِ كِي طَرَفِ مَائِلِ هِيْنِ نَظَرِ سَهْ اَوْرَا دُنِ اَصْحَابِ عَقَايِدِ سَهْ
 كَلَامِ سَهْ حَكْمِ عَقَايِدِ اَخُو هِيْنِ سَنْتِ سَهْ جَوْ نَاطِرِ هِيْنِ دِلِيلِ عَقْلِي مِيْنِ بِطَرِيقِ تَبَرُّعِ اَوْرِ عَدَمِ لَزُومِ كِي
 اَوْرَا اَصْحَابِ سُلُوكِ كَهْ كَلَامِ سَهْ جَوْ جَامِعِ هِيْنِ عِلْمِ اَوْرِ قُصُوفِ كِي سَتْدِ كَرْنَهْ اَوَالِهِيْنِ اِيْسَهْ نَفُوسِ پَرِ
 اَوْرَنَهْ دَقْتِ كَرْنَهْ اَوَالِي سَنْتِ نَبُوِيَهْ پَرِ بَرَهْ كَرَا اَوْرَنَهْ صَحْبَتِ اَعْتِيَارُ كَرَهْ مَكْرَا اَوْسِ شَخْصِ كِي جَوْ مُتَصَفِ بِصِفَاتِ
 مَكْرُو دِهْ سَهْ مُصَنَّفِ تَرْسِ سَهْ مَرْدِ حَقِّ پَرِ سَتِ كُو غَايَتِ شَقِيَّتِ سَهْ اَهْلِ نَقْصَانِ
 كِي صَحْبَتِ سَهْ مَنَعِ فَرَمَايَا تَا صَحْبَتِ اَنْ اَشْخَاصِ كِي رَا هَزَنِ دِيْنِ نَهْوَ حَافِظِ شَمِيرِ اَزْ عَلِيَهْ الرَّحْمَةِ
 لَهْ فَرَمَايَا شَهْرِ نَخْتِ مَوْعِظَتِ پَرِ صَحْبَتِ اِيْنِ نَخْنِ اَسْتِ اَكِهْ اَزْ مُصَاحِبِ نَا جَنَسِ اَصْرَارِ
 كَسِيْدِ صُوفِي جَاهِلِ اَوْرَا عَابِدِ بَلَهْ عِلْمِ بَدْعَتِ اَوْرَا كَا دَسَهْ كَمْتَرِ خَالِي حُدُودِ عَلِيَهْ الرَّحْمَةِ لَهْ فَرَمَايَا شَهْرِ خِيَالَاتِ
 نَادَا اِنْ خُلُوتِ لَشَيْْنِ + بَهْمِ بَرَكَنْدِ عَاقِبَتِ كُفْرِ دِيْنِ + اَوْرِ فُقَيْهْ زَايِدِ خَشَكِ اَوْرِ بَاطِنِ اَوْرِ بَرَكَاتِ
 قَلْبِيَهْ سَهْ نَا دَاقِفِ اَوْرِ ظَاهِرِي مُحَدِّثِيْنَ فَهْمِ دَقِيْقِ اَوْرِ مَغْزِ شَرِيْعَتِ سَهْ مُحْرُومِ اَوْرِ خَالِيَانِ مَحَابِ
 مُعْقُولِ اَكْثَرِ عَقَايِدِ اِسْلَامِيَهْ مِيْنِ مَتْرُودِ اَسْكَرِ اَوْرِ بَرَكَاتِ اِيْمَانِيَهْ اَوْرِ لَوْزِ عِبَادَتِ سَهْ بَرِيكَانَهْ

بخلاف اوس مرد کامل الوجود کی جو کمالات ظاہرہ اور باطنیہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار
 ہو کر وارث سید البرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیسا سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت
 بے علت سے ہر کو نصیب کرے آمین ثم آمین **وَقِيمَا أَنْ لَا يَكُنَّ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهُمَا**
عَلَى الْبَعْضِ بَلْ يَضَعُ كُلُّهُمَا عَلَى الْقَبُولِ بِجَمَلٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهُمَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ الشَّيْءِ وَمَعْرُوفًا كَانَ
الْقَوْلَانِ كُلُّهُمَا أَحْوَجَ مِنْ شَيْءٍ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ
كُلُّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَقْصِيبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کیا کے
 مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالا جمال مقبول جانے اور ان میں سے
 اس پر چلے جو صریح اور شہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہائے دو قول ہوں اور
 دونوں مآخوذ اور مستنبط ہوں سنت سے تو اوس قول پر چلے جس پر اکثر فقہائین اور اگر دو وزن طرف
 کثرت فقہائے برابر ہے تو وہ مختار ہے تو جیسا ہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ
 کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تقصیب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذہب
 اربعہ میں حق دایر ہے لہذا سب کو مجمل الحق جانے کو ضرر پایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے
 منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب یا قبیہ کی تحقیق اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے
 چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو بڑا بہنے لگے امین اور بعضے شافعی متصفی مذہب
 حنفی پر فتن کر کے ہیں اسی ہمید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام
 مجھ کو افضل کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ نہینہ میں فرمایا صریح سنت ہے وہ مراد ہے جب کا مطلب
 ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق
 علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داؤد اور او کے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی
 ہو اور سب مذاہب فقہاء کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین
 شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں
 تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث
 صریح سے اور مخیر سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلائل کرے لیکن نص اسکی لطیف میں وارد
 ہے سو فقہائے اوس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا

نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کے ساتھ بلکہ جواب مسئلہ کے مقتضی
 ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے موافقت حدیث صحیح معر
 کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حتمین ہے جو اسائید اور متون
 حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ ماول اور غیر ماول پر قادر ہو حدیث صحیح صحیح
 غیر معارض کی اختیار کرتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علماء محققین کی تصانیف سے یہ امر
 مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو شکوہ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ
 دریافت کر کے آپکو محدث قرار دیتا ہے شعر تکیہ بر جابے بزرگان نتوان زد بگزاف + مگر اسباب بزرگی
 ہمہ آگاہہ کنی۔ وَفِيهَا مَا لَا يُتَكَلَّمُ فِي تَرْجُمَةٍ طَرَفًا الصُّوفِيَّةُ بَعْضُهُمَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكَرُ عَلَى الْمُتَخَوِّضِينَ
 مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمَأْوِلِينَ فِي السَّمَاءِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ هُوَ نَفْسُهُ إِلَّا مَا هُوَ قَائِمٌ فِي السَّنَةِ وَمَثَلُهُ
 عَلَيْهِ أَصْنَافُ الْعَالَمِينَ الْمُتَوَقِّعِينَ الرَّاسِخِينَ وَاللَّهُ الْمُؤَقِّقُ وَالْمُحِيطُ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتار
 نکرے صوفیوں کے طریقہ میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو انہیں مغلوب الحال ہیں انہیں انکار نکرے
 اور نہ انہیں جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیر وی نکرے مگر اس کے جو سنت سے ثابت ہے
 اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں جو منجملہ محققین را سخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق دے والا ہے اور مددگار
 و اولیائے طریقت کے طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہیں پہر یوں کہنا
 کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادر یہ اور چشتیہ سے یا عکس اس کے کہنا بے فائدہ ہے جو
 جس کو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اس کو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال
 وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ انکار میکنم و این کار میکنم یعنی مغلوب میں اہل
 سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فضل کرے نہ میں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کے
 انکار و جبہ اور پیر وی انکی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے
 رسالہ میں فرمایا خدا صفا و فرج باکر نسبت صوفیہ غنیمت گیری ست در سوم ایشان هیچ نمی ارزد
فصل اس فصل میں ادب تذکیر اور وعظ گوئی کے تذکرہ ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس
 سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الرَّسُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
 إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكُلِّهِمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَهُمْ يَا أَيُّهَا اللَّهُ فَالْتَذَكُّرُ

رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلَسَّكُم فِي صِفَةِ الْمَذْكُورِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ اللَّذْنِي لِحُجَّتِ الْمَذْكُورِ وَمِنْ آيٍ
عَلِمَ اسْتِمْدَادُهُ وَمَا ذَاكَ كَمَا وَمَا آدَابُ السُّمُوعِينَ وَمَا الْأَفَاتُ الَّتِي تَحْتَرِي فِي وَحَا طِ

وَمَا نَبَأَ وَمِنْ آيٍ اسْتِمْدَادُهُ خُشُّ قَتَالِي لے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ سمجھایا ہو چھایا کر تو یہ ہے مذکور اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کرو قالیج
سابقہ کو تو نص تر آئی ہے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمو چاہے
کہ کلام کرین مذکور کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکور کا مقصود صلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ کس
دالون کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانہ کے واعظوں کے وعظ میں پیش آتی
ہیں اور اس سے درخواست مدد گامری کی ہے وَأَمَّا الْمَذْكُورُ فَخَلَا بَدَأَ أَنْ يَكُونَ مُكَلِّمًا عَدْلًا
كَأَشْرَطِ طَوَائِفِ رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ مَذْكُورِ وَعَظِ كَوْضُورِ ہے کہ مكلف یعنی مسلمان
عادل بالغ ہوا اور عادل یعنی متقی ہو چنانچہ راوی حدیث اور شاہدین علمائے تکلیف اور عدالت
شہرہ کی ہے ف مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت
جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں مُحَدِّثٌ قَامُ مَفْسِّرًا عَلِيمًا بِجَمَلَةٍ كَافِيَةٍ مِنَ الْخَبَارِ
التَّكْلِيفِ الصَّالِحِ وَسَيِّئُ هَمِّهِمْ اور وعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملة قدر کفایت کے واقف ہو و كَفَيْتُ
بِالْحَدِيثِ الشُّغْلَ بِكِبْرِ الْحَدِيثِ بَانَ يَكُونُ قِرَاءَ لَفْظَهَا وَفَهْمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ حَقَّهَا وَوَحْمَهَا
وَلَوْ بِأَخْبَارِ حَافِظٍ أَوْ اسْتِنْبَاطِ فَقِيهٍ وَكَذَلِكَ الْإِكْبَالُ بِالْمُفْسِّرِ الشُّغْلَ بِتَرْجُمَةِ غَرِيبِ كِتَابِ اللَّهِ
وَتَوْجِيهِهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَارِوِي عَنِ التَّكْلِيفِ فَتَحْقِيقِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے شغل رکھتا ہوں اس طرح کہ حدیث کے الفاظ کو استاد ہی سے
پڑھ کر سندر چکا ہو اور ان کے معانی کو بوجہا ہو اور احادیث کے محت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ
معرفت محت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اس طرح مفسر سے
ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشککہ کی توجیہ اور تاویل کا
واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اس کو جانتا ہو و كَفَيْتُ بِمَعْنَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مُفَصِّلًا

لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدَرَهُمْ وَأَنْ يَكُونَ لَطِيفًا ذَا وَجْهِ وَمَرْقِيَةً اور اسکے ساتھ سب
 سمجھ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرنا ہو لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اون کی فہم کے اور جہ کہ ہر بیان
 صاحب وجاہت اور مروت ہوف مولانا نے فرمایا بالا تراز فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علیٰ غرض
 اگر مروت و جہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا اوسکے سمجھ میں آوے کیا تم
 یہہ جانتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تندیب کریں یعنی جب لوگ ایسے کلام سینگے جو اون کی
 عقل میں نہیں آتا ہو تو اوسکا انکار کریں گے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو ذائقہ تقدیر
 اور حقائق توحید اور مسائل مشکلفہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اوسمین صدمات کا خوف
 ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں
 بے حقیقت ہے اوسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جو انفرادی
 اور حسن عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ حسین یہہ صفت حاصل نہیں وہ اون لوگوں کے مشابہ ہے جو کقول
 فصل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے واعظ سے فائدہ تذکرہ کا حاصل نہیں وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّنْذِيرِ أَنْ لَا
 يَذْكُرُوا الْأَعْيَابَ وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيهِمْ مَلَالٌ بَلْ إِذَا عَرَفْتَ فِيهِمُ الرِّغْبَةَ وَفَقِطْهُمْ عَنْهُمْ وَفِيهِمْ رَغْبَةً
 اور کیفیت وعظ کوئی کی یہہ ہے کہ وعظ نہ کرے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ
 کلام کرے اوس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اس وقت وعظ شروع کرے
 جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے در صورتیکہ اون میں رغبت
 باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے
 فرمایا عِزَّ الْأَنْبِيَاءِ بَشِيرٌ لِّبَشَرٍ كُنْ كَمَا كُنْتَ بَشِيرٌ لِّبَشَرٍ وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالسُّجْدِ وَأَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ
 بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا وَيَذْكُرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمُومًا وَ
 الْخَاصِّينَ خُصُوصًا اور یہہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں کیجئے چنانچہ سجدین اور یہہ کہ حمد اور
 درود کلام کو شروع کرے اور انہیں پر ختم ہی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر
 لوگوں کیواسطے خصوصاً وَلَا يَخْصُ فِي التَّرْغِيبِ وَالرَّهْيبِ فَقَطْ بَلْ يَثُوبُ كَلَامُهُ مِنْ هَذَا أَوْ مِنْ
 ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ وَالْبَشَارَةِ وَالْإِنْذَارِ اور یہہ کہ مخصوص نہ کرے
 کلام کو فقط خوشخبری سنائی اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا۔

ملاتا رہے کہی اس سے اور کہو اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے
 پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور تحریف کو لانا **ف** اس واسطے کہ فقط ترخیب سے آدمی ہلک
 ہو جاتا ہے اور فقط ترغیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر
 ذکر کرنا چاہیے۔ مصرعہ جو کرکن کہ جراح و مرہم نہ است۔ **وَإِنْ يَكُونُ مَسِيرًا لِمَعْسَرًا وَجَعَلَهُمْ بِالْخَطَا
 وَلَا يَخْصَّ طَائِفَةً وَإِنْ لَا يَسَافَهُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِنْفَادِ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يَعْزِضُ مِثْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
 بَالُ أَهْوَاءٍ فَعَلُوا كَذَا أَوْ كَذَا** اور وعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا
 اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
 قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار یا متشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کے چنانچہ یون کہنا گیا
 حال ہے کہ کون کا کہ ایسا ایسا کرے ہیں۔ **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذہب اور پراگھا
 و اعطای عداوت باطنی پر معمول ہو کی اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعض
 سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکر کا فائدہ
 نہ حاصل ہو گا **وَإِنْ يَكُونُ مَسِيرًا لِمَعْسَرًا** اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے۔ **ف**
 اس واسطے کہ کلام تخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہمت کو کھوٹے ہے تو غرض تذکیر میں غل و ملق
 ہو گا **وَجَسِّنَ الْحَسَنَ وَجَسِّنَ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَيَنْهَى عَنِ الْعُرْفِ وَلَا يَكُونُ لَمَعَةً** اور
 خوبی بیان کرے نیک بات کی اور بُرائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور
 منکر سے نہی کرے اور مردہ رہ جائے رکابی مذہب نہ کہ جس محل میں جاوے اونکی خواہش نفسانی کے
 موافق وعظ شروع کرے۔ **وَأَمَّا الْعَايَةُ الَّتِي يُلْحِقُهَا قَبِيحٌ أَنْ يَرَوْهُ فِي نَفْسِهِ صِفَةُ الْمُسْلِمِ**
فِي أَحْمَالِهِ وَحِفْظُ لِسَانِهِ وَأَخْلَافِهِ وَأَحْوَالِهِ الْعَالِيَةِ وَمَدَا أَوْمِيَةٍ عَلَى الْأَذْكَارِ فَهُمْ لِيَحْقُقَ فِيهِمْ
فِي ذَلِكَ الصِّفَةِ بِمَا لَهَا بِالتَّذَرُّعِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَكْفَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِي
السَّيِّئَاتِ فِي اللَّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا دَبُّوا فَلْيَأْمُرْ بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَرُ فِيهِمْ
فَلْيَحْرِصْهُمْ عَلَى صَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلِيَسْتَعِنَ فِي تَأْيِيدِ هُدَاهُ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَلَامِ اللَّهِ وَ
وَقَائِدِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْيَالِهِ وَتَضَرُّعِهِ وَتَحَذِيرِهِ لِيَأْمُرَ فِي الدُّنْيَا بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَدَايَا الْعَبْرَةِ وَشِدَّةِ
يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَدَايَا الْمَأْثَرِ وَكَذَلِكَ بَرَزَ غِيَاثٌ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَرْغَائِهِ وَعِظٌ كِي جَوْعُ مَقْصُودِهِ

سو مناسب ہوں ہے کہ اسے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور اس کے حفظ
 لسان اور اخلاق میں اور اس کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی مداومت میں پہر چاہئے کہ اسی صفت
 متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کر دے اندک اندک اس کے فہم کی موافق
 نویسی سنات کے خوبوں اور سیات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں
 پہر جب اس کی نوگر ہو جاوین تو او کو اذکار کی تلقین کرے پہر جب اون میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو
 او کو رغبت اور چوہن دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمہ سے اور
 اون کے دہن میں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت چاہئے ایام سابقہ اور وقایع گذشتہ
 کی ذکر کرنے سے سنجیدہ حق تعالیٰ کے افعال ظاہرہ اور اس کی تشریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر
 دنیا میں ہو چکی ہے پہر استغانت چاہئے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
 الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استغانت چاہئے
 اس کے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں۔ **وَأَمَّا اسْتِثْنَاءُ فَلْيَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى أَقْوَامٍ**
الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُعْرُوفَةِ عِنْدَ السَّادِقِينَ وَأَقَاوِيلُ الصَّاحِبَةِ وَالتَّاجِسِينَ
وَعِوَاظِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيَانِ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور غلط
 گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہئے اس کے ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث
 نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور ان کے سوا اور یوسنین صالحین
 کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر
 و مدہم ادہ ہے بولفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات
 فاضلانہ اور نکات اور لطایف شاعرانہ کو مقام و خط میں ذکر کرنا ہرگز لایق اور مناسب نہیں + اس واسطے
 کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات
 کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین میں سے ایک واعظ
 نے مقطعات قرآنیہ کی معافی میں خوش مشروح کیا یا نند نکات شاعرانہ کے یہاں تک
 اس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اس نے طہ کی تفسیر کی بحساب حمل کہ چودہ عدد ہو تو یہ خطاب ہے خدا کا
 ایسے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اسے چودہویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے

امتیازی اسکو کہاں پہنچ گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا
 کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا بھی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک
 ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔ وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْحَاوِفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَذْكُرُوا عَلَى ذَلِكَ أَشَدَّ الذِّكْرَ
 وَأَخْرَجُوا أُولَئِكَ مِنَ السَّاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَسْرَائِلِيَّاتِ الَّتِي لَا يَعْرِفُ صَحَّتْهَا
 وَفِي السِّيَرَةِ وَشَأْنِ نَزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہئے کہ یہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح
 ثابت نہیں ہیں ذکر کرے اس واسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو
 ساجد سے نکال دیا ہے اور ان کو مارا ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے
 ہیں جنکی محنت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں وَأَمَّا الذِّكَاةُ فَهِيَ خَالَةُ تَوْحِيدٍ وَالتَّوْحِيدُ
 وَالتَّمْيِيلُ وَالْأَمْثَالُ الْمَوَاضِعُ وَالْقَصَصُ الْمَرْفُوعَةُ وَالشَّكَايَاتُ النَّافِذَةُ فَهَذَا طَرِيقُ الْمُتَدَكِّيرِ
 الشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کہلی مثالوں سے
 اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نجات نفع بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر اور شرح کا۔ وَ
 الْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا الْإِمَامُ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ ذَا بَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ
 أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْأِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَيِّزُ إِنَّ هَذَا مَسْئَلَةٌ يَتَلَقَّهَا وَطَرِيقَاتِي تَعْلِيمُهُمَا أَوْ بَسْ
 مسئلہ کو واعظ کو ذکر کرے چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے
 یا دعوات کے باب سے یا عقاید اسلام سے پس قول ظاہر یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ
 مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اس کے سکھانیکا طریق معلوم ہو۔ وَأَمَّا آدَابُ الْمُتَعَلِّمِينَ فَإِنْ يُسْتَقْبَلُوا
 الْمَذْكُورُ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يَلْتَمِزُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمَذْكُورِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
 بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرُ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالسُّؤَالِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَجْمَعُ فَهَوْنُ الْعَامَّةِ
 فَلَيْسَتْ عَنْهُ فِي الْجُلُوسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَلَقُّ قَوِيٌّ فَتَفْصِيلُ
 الْجَمَلِ وَشَرْحُ عَرِيبٍ فَلْيَسْطَرِّ حَتَّى إِذَا انْقَضَى سَلَامُهُ سَأَلَ الْجَمْعَ اور وعظ سماعت کرنیوالوں کے
 آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور بہو تعب نکرین اور شور نہ مچاؤں اور آپس میں وعظ کے
 اندر باتیں نکرین اور ہر امر میں واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سناں کو کوئی خطہ عارض ہو تو اگر اسکو
 مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسترد قوی ہو جب کو عوام کی فہم نہیں

اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے موجود مجلس میں پہرا کر چاہے تو اسکو خلوت
 میں پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے نامقہ قوی تعلق ہو جیسے سفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا
 دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکه اسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلَعَلَّ الْمَذْكُورَ تَحْلُلًا لَهُ فَلَمَّا
 مَرَّاتٍ اور چاہے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادة کرے ف تجارتی میں انس رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادة فرماتے تھے تا خوب
 بوجہ میں آبادے فَإِنْ كَانَ هَذَا أَهْلَ خَاتَمِ شَيْءٍ وَالْمَذْكُورَ يُقَدِّرَانِ يَتَكَلَّمُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ
 فَلْيَفْعَلْ ذَلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاجْمَالَهُ كَمَا اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں
 اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور ہر چیز کرنا چاہیے
 دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسوا سے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْأَقَا
 لِيَّتِي تَحْتَزِي الْمَوْضَاعَاتِي فَمَا إِنَّمَا مَعْلَمٌ يُمَيِّزُهُمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبٌ كُلُّ مِثْلِهِمْ
 الْمَوْضُوعَاتِ وَالْحَقِيقَاتِ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَاةَ وَالِدَعْوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ
 اور وہ آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظوں کو پیش آتے ہیں سو انہیں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان
 موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام انکا موضوعات اور محرمات ہے اور مذکور کرنا اور نکالوں
 نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ **ف** سبب اسکا یہ ہے
 کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور فقہ
 کسی کتاب میں عوام فریب پایا اذ اسکو لیے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عدا
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چوٹ باندھیں گاہ جہنی ہے مترجم کہتا ہے تو اہل ایمان پر
 واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث
 کے کتابوں مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسوا سے کہ خود چوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث
 کو بے تحقیق نقل کرنا و نوبر میں عذاب میں وَمِمَّا مَبْغَضُ الْعَرَبِ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ
 اور از انجملہ مبغضہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور ترہیب ہے۔ **ف** چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دعوت
 فلائی فلائی سورت سے فلائے دن اور فلائی ساعت میں پڑے تو تمام عمر کے قصائے نماز کا عذاب
 دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بہنگ پیئے اسے گویا اپنے ہاتھ سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق لٹا لے

بے تیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے امین **وَمِنْهَا قِصَصُهُمْ قِصَّةُ**
كَرْبَلَاءِ الْوَفَاةِ وَتَحْيِيزِ ذَالِكَ وَخُطْبَتُهُمْ فِيهَا اور ازرا نجلہ قصہ کربلا اور وفات کے قصہ خوانی اور اس کے
 سوا اور موعظوں میں قصہ گوئی اور انہیں خطبہ خوانی کرنا **فَاسْوَأَ سَطْرُ** کہ ایسے امور کا رواج قدون
 سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ
 طیار ہوتا ہے تارقت اور گریز زیادہ ہو سبجان التکریم اولثنا نہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے
 فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اس پر
 طعن اور تنبیہ نہیں کرنا اور اگر کوئی محفل تفریہ داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ
 شریک ہو تو مصلحتوں خلق ہوتا ہے بلکہ اس کے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلا ماشخص سجادہ العرش خارجی
 اور دشمن اہلبیت ہے شعر پریدہ زاصل کا ربوہ * بفتح کم معتقد خدا و بسیار شرح **فصل**
اس فصل میں مصنف قدس سرہ اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے **صَحْبًا وَ**
عَلَمًا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَالسَّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِيحِ الْمُسْتَقْبِضِ الْمُفَصِّلِ وَإِنْ كُنْتُمْ تَبْتَغُونَ الْأَدَابَ وَالْإِسْغَالَ ہماری صحبت اور طریقت
 اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند جو مشہور
 اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا مباد رسالت پیغم میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ یقین ان آداب
 کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کی اتصال تفصیل
 نہیں بلکہ جمالی ہے **فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ إِلَى اللَّهِ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقِيقَةُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ**
صَحْبَ آبَاءِ الشَّيْخِ الْأَجَلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَصَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَكَلَّمَ مِنْهُ
الْعُلَمَاءُ الظَّاهِرَةَ وَقَادَبَ عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكِرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الثَّكَلَاتِ
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثْرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْوَعِهِ مِنَ الْوَفَاةِ
وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللَّهُ سُجَّاحَةً عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف
 ولی اللہ نے حقیقی اوس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاو زمانہ دراز
 صحبت رکھے ایسے والد شیخ اجل عبد الرحیم کے خدا را ضی ہو او نے اور او کو را ضی کرے اور انہیں
 علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان سے کرامات دیکھے اور مشکلات پر چھ اورائے

اکثر فوائد و طریقت اور حقیقت کی سنی اور جوادن برائون کے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کلمات
گذری اوئے سموع ہوئی الشریعہ مولف اور باقی اون کے مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک
بدلہ دے وصحبہ ہو شیوخا کثیرا اجلہم ثلثہ اولہم خواجہ خرد صاحب الشیخ
احمد المہرندی والشیخ الہمدادی وخواجہ حسام الدین صاحب خواجہ محمد باقی وقاتلہم السید
عبد اللہ صاحب الشیخ البوری صاحب الشیخ المہرندی صاحب خواجہ محمد باقی وقاتلہم
الخلیفۃ ابو القاسم صاحب ملکہ ولی محمد صاحب الامیر ابو العلاء شیخ عبدالرحیم بہت
مرشدون کے صحبت میں رہے بزرگتر اونمیں سے تین مرشدین اول اون میں خواجہ خرد بن جوشیخ احمد
سہرندی اور شیخ الہدایہ اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے
اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ بن جوشیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ
احمد سہرندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم
کے خلیفہ ابو القاسم بن جولاوی محمد کی صحبت میں رہے اور وہ امیر ابو العلاء کی صحبت میں رہے۔
ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بر وزن نور قبیلہ ہے سہرند کے تواج سے ثم الخوارج
محمد باقی صاحب خواجہ محمد امکنی صاحب آباء مولانا محمد درویش صاحب مولانا محمد زاہد
صاحب خواجہ عبید اللہ الآخر والامیر ابو العلاء صاحب الامیر عبد اللہ صاحب الامیر یحییٰ صاحب
خواجہ عبد الحق صاحب خواجہ عبید اللہ الآخر والامیر ابو العلاء صاحب الامیر یحییٰ صاحب رہی وہ اپنے
باب مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ
کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلاء امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ کی صحبت میں رہے والخواجہ لخوا صاحب شیوخ کثیرین مولانا یعقوب الجرجانی
وخواجہ علاء الدین العجلی وانی صاحب خواجہ نقشبند بلا واسطہ وصاحب الاول ایضا خواجہ
علاء الدین عطار والثانی خواجہ محمد یار مساد ہما بن کبار اصحاب خواجہ نقشبند اور خواجہ
احمد اسے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمیں سے مولانا یعقوب جرجانی اور خواجہ علاء الدین محمد وانی
بن وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب جرجانی خواجہ
علاء الدین عطار کی ہی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین محمد یار مساد کی صحبت

میں رہے اور دونوں نے عطار اور بارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں فربخ قریہ
 ہے غزنین کے تواب سے اور عبداللہ کبیر غزین مسجد ایک موضع ہے بخارا کے تواب سے اور نقشبند
 بان کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والدین پیش کرتے تھے وَالْخَوَاجَةُ نَقِشْبَنْدُ صَحْبَ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
 أَجْلَاهُمْ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٌ أَبَا سَمَاسِيٍّ وَخَلِيفَتُهُ الْأَمِيرُ سَيِّدُ كُلَّالٍ وَالْخَوَاجَةُ مُحَمَّدٌ صَحْبُ
 خَوَاجَةُ عَلِيٍّ الرَّامِيَّتِيِّ صَحْبُ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٍ أَبَا الْخَيْرِ الْفَغْبَوِيِّ صَحْبُ خَوَاجَةُ عَارِفِ رِيوَكُورِيِّ
 صَحْبُ خَوَاجَةُ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَغْدَادِيِّ صَحْبُ خَوَاجَةُ يُونُسَ الْهَمْدَانِيِّ صَحْبُ عَلِيٍّ الْفَارُوقِيِّ اور
 خواجہ نقشبند بہت شیخ کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور ان کے خلیفہ امیر
 سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوکر کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالخالق بغدادی کی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فاروقی کی صحبت میں
 رہے۔ فربخ سماسی غزین و تشدید سیم قریہ سے طوس کے تواب سے اور رامیتین قصبہ ہے
 بخارا کے تواب سے اور فغنہ لفتح فادسکون غزین مسجد قریہ ہے بخارا کے تواب سے اور ریوکر کبیر رائے
 ہمدان قریہ ہے بخارا کے مصنفات سے اور فاروق قریہ ہے طوس کے تواب سے صَحْبُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
 كَثِيرِينَ أَجْلَاهُمْ أَشَابُ أَحَدُهُمَا الْأَمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبُ أَبِي عَلِيٍّ الدَّقَاقِ صَحْبُ
 أَبِي الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيِّ وَالْحَضْرَتِ الشَّيْبَانِيِّ صَحْبُ سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجَنِيدِ الْبَغْدَادِيِّ
 وَالثَّانِي خَوَاجَةُ أَبُو الْقَاسِمِ الْكَزْكَازِيِّ صَحْبُ أَبِي عَثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبُ أَبِي عَلِيٍّ الْكَاتِبِ صَحْبُ
 أَبِي عَلِيٍّ الرَّوْدِ بَارِي صَحْبُ جَنِيدِ الْبَغْدَادِيِّ عَلِيٍّ الْفَارُوقِيِّ شَاحِبِ كِتَابِ بَرَزْگَرِ ان میں سے
 دو ہیں ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہا وہ ابو القاسم نصر آبادی اور ابو حسین قشیری کی
 صحبت میں رہا اور دونوں نے نصر آبادی اور قشیری شہلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائیف جنید
 بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فاروقی کے ابو القاسم کرکافی ہیں جو ابو
 عثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری۔
 صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔ فربخ ابو القاسم قشیری رسالہ
 قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے

تشریف ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرکان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہر و کاف عجمی ایک گانو کا نام ہے رودباری منسوب بنا حیح کہ ان کے ابا کا پیشہ تھا۔

ف سقنی یعنی پارہ فروش کہ جسکو براجم کہتے ہیں وَالْجُنْدِ الْبَغْدَادِيَّ صَحْبَ خَالَةِ الشَّرِيِّ السَّقَطِيَّ صَحْبَ مَعْرُوفٍ الْكُرْمِيِّ صَحْبَ سَيُوفَ الْكَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ ثَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ مُوسَى الْكَافِمُ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقِ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ الْمُبَارِقِ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ دُرَّيْنُ الْعَابِدِينَ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ حُسَيْنِ صَحْبَ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَحْبَ سَيِّدِ الرُّسُلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَاتِهِمَا ذَاوُدَ الطَّائِيَّ صَحْبَ قُضَيْلَا وَحَبِيبِ الْعَجَمِيِّ وَذَا النُّونِ صَحْبِ سَيُوفَ الْكَثِيرِينَ مِنَ التَّالِعِينَ وَتَجَاهِهِمْ أَجَلُهُمْ أَحْسَنُ الْبَصَرِيِّ صَحْبَ هَوَّلَاءِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ كُنْ خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذَا بِسِلْسِلَةِ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي اصْحَابِهَا وَ

اَيْضًا إِلَهُهَا اور جنید بغدادی اپنے ناموسری سقنی کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی کے دو سر مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذالنون مصری کی صحبت میں رہے اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں سے حسن بصری ہیں اور پیغمبر اصحاب کبار کی صحبت میں رہے انہیں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے احادیث کی حافظہ تو ہیہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحبت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔

ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارسی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہ نسبت اولیت کی ہے یعنی روحی نفیس ہے اور اس رسالہ میں عرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من عن عالم شہادت

خبر ثابت ہے مذکور ہوں لیکن اوسیت کے نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی
 سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت
 نسبت ہے چنانچہ رسالت سیدہ میں خواجہ محمد یار سا علیہ الرحمہ مذکور کیا ہے
 وَ لِلْإِمَامِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ أَيُّضًا ابْنُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 الصَّدِيقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا جَعْفَرُ صَادِقٌ كَوْنُ انتساب ہے اپنے ناما قاسم بن محمد بن ابی بکر
 صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اور کو ابی بکر صدیق سے
 اور کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وَفِيهَا سَلْسَلٌ أُخْرَى الْأَيْضَالِ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصَّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ
 بِالْبَيْعَةِ أَوْ الْخُرْقَةِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيَّ اللَّهِ أَخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ
 عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ أَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ التَّهَرُذِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْأَعْلَى
 عَنْ شَاهِ كَمَالٍ أَوْ بَهَارِي أَوْ بِي سِلَاسِلِ بْنِ جَنَّةٍ بَعْضُ مِنْ بَنَارِ صَحْبَةِ كَقَالَ هُوَ أَوْ بَعْضُ
 مِنْ بَنَارِ بَيْتِ بَاخْرَمَةِ يَوْشِكِي ثُمَّ بَدَّ ضَعِيفٌ وَلِيَّ الشَّرِّ لَمْ يَطْرُقْهُ اسْمُ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ
 سَيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَدَمَ مِنْ بَنَارِ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ
 عَبْدِ اللَّهِ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي
 عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِيِّ رَحْمَنُ عَنِ السَّيِّدِ تَقِيٍّ الدِّينِ عَارُفٍ عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِيِّ رَحْمَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِيِّ رَحْمَنُ
 عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ تَقِيٍّ الدِّينِ عَارُفٍ عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِيِّ رَحْمَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِيِّ رَحْمَنُ
 الرَّزَاقِ عَنْ أَبِيهِ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَرَمِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ
 عَنْ أَبِي الْقَرَمِ الطَّرِيقِيِّ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَنِ الْوَالِدِ الْقَمِيْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَمِيْنِيِّ
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ الْفَارِسِيِّ
 سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي
 سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي
 رَحْمَنُ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي
 شَمْسُ الدِّينِ مَحْرَانِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي
 سَيِّدُ عَبْدِ الْوَهَّابِ سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي سَ مِنْ أَوْ بَعْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِي

او کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے او کو ابو سعید محمدی
 سے او کو ابو الحسن قرشی سے او کو ابو الفرج طرطوسی سے او کو ابو الفضل عبدالواحد
 متیمی سے او کو اپنے باب شیخ عبدالعزیز متیمی سے او کو ابو بکر شبلی سے او کو اوس سند جو قبل
 اسکے مذکور ہو چکے یعنی حمید بغدادی سے تاجدار ولایت علی مرتضیٰ ف یہ شرف الدین کا
 لقب قتال ہوا سبب نقش کشی کے ریاضت کی محرم بضم سیم و تشدید ہمار حملہ شدہ مفتوحہ بغداد کا
 ایک کو یہ ہے **وَإِنَّمَا نَادَىٰ شَيْخًا عَبْدَ الرَّحِيمِ عَلَىٰ رُوحٍ جَدِّهِ لِأَمِّهِ الشَّيْخِ وَفِيهِ الدِّينُ مُحَمَّدٌ وَ**
أَجَاؤُهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ بِسِنِّينَ بِطَرِيقِ خَرَقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيهِ قُطَيْبِ الْحَالِمِ بِحِمِّ الْحَقِّ جَانِدَهُ عَنِ
الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اور یہی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین
 کی روح سے اور انہوں نے او کو اجازت طریقت کی دی او کی پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے
 بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور او کو نجم الحق جلیلہ سے
 او کو شیخ عبدالعزیز سے جو سالہ عزیز کے مصنف ہیں ولہ طرق اُخریٰ **أَجَاؤُهُ الشَّيْخُ عَظَمَةُ**
اللَّهِ الْكَاتِبُ أَبَا دِي عَنِ ابَائِهِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَاضِي حَانَ يَوْسُفَ النَّاصِحِي عَنِ
حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ الرَّاجِي حَامِدِ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ حَسَامِ الدِّينِ الْمَذْكُورِ عَنِ خَوَاجَةِ
نُورِ قُطَيْبِ الْحَالِمِ عَنْ أَبِيهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ إِسْعَدِ الْأَهْمُورِيِّ الْبُكَالِيِّ أَخِي سِرَاجِ عُمَانَ الْأَرْدِيِّ عَنِ
الشَّيْخِ دِيَّانِ الدِّينِ أَوْلِيَاءِ عَنِ الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كُنْشَاكَرٍ عَنْ خَوَاجَةِ قُطَيْبِ الدِّينِ بَنِيَّادِ كَلِي
عَنْ خَوَاجَةِ مُبَيِّنِ الدِّينِ السَّجَرِيِّ عَنْ خَوَاجَةِ عُمَانَ هَارُونِي عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الْوُفْدَانِي عَنْ
خَوَاجَةِ مُوَدُّودِ جِشْتِي عَنْ أَبِيهِ خَوَاجَةِ يَوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ جِشْتِي عَنْ خَالِهِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ جِشْتِي
عَنْ أَبِيهِ خَوَاجَةِ أَبِي حَمَلِ جِشْتِي عَنْ خَوَاجَةِ أَبِي سَمْعَانَ مَشَادِ عَلَوِّ الدِّينِ عَنْ أَبِي هَبِيبٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ خَلِّفَتِهِ
الرَّوْعِيِّ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَعْمَ عَنْ فَضْلِ بْنِ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ الْوَكِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْجَمْعِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبدالرحیم کے اور یہی طرق ہیں ان کو اجازت دی
 سید عظمت اللہ ابراہادی نے او کو سند حاصل ہے اپنے باب دادون سے او کو شیخ عبدالعزیز
 او کو قاضی یوسف ناصحی سے او کو حسن بن طاهر سے او کو سید راجی حامد شاہ سے او کو شیخ
 حسام الدین المذکور سے او کو خواجہ نور قطب عالم سے او کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے

جو اصل میں لاہوری ہیں اور سکون میں بنگالی اور کو انی سراج عثمان اودھی سے اور کو سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا سے اور کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اور کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے
اور کو خواجہ معین الدین سجری سے سیستانی سے اور کو خواجہ عثمان ہارونی سے اور کو حاجی شریف
زندنی سے اور کو خواجہ سودر چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ محمد بن سمان چشتی سے اور کو اپنے
مامون خواجہ محمد چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ ابوالحسن چشتی سے اور کو خواجہ ابوالحسن شامی سے
اور کو شمس الدین غلو دیوری سے اور کو ابوبکر بصری سے اور کو خلیفہ بن مرعشی سے اور کو ابراہیم بن ابراہیم
سے اور کو فضیل بن عیاض سے اور کو عبدالواحد بن زید سے اور کو حسن بصری سے اور کو امیر المؤمنین
علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ف مولانا نے
فرمایا مالک پور پور میں ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب
فیض آباد کہتے ہیں اور سجری بکسرین مہملہ و سکون جم وزائے مجملہ منسوب ہے بختان کی طرف جو
سرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے دلی کے لیکن حضرت نظام الدین کا اسوئے لقب ہوا
گویا کہ ایک ولی اولیا کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور
اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ
ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور مارون قریب ہے زندنی سے اودہ کو سرب پر اور حیت شہر ہے
درہ کوہ میں واقع ہے دو منزل ہرات اور اب اس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام کے
توابع سے وَقَدْ كُتِبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رِسْوَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذَلِكَ أَنَّهُ رَأَى فِي مَبَشَرَةٍ قُبَايَعَهُ وَعَلَّمَهُ التَّقَى وَالْإِبْقَاتَ وَكَيْفَا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ خَافَهُ عَلَيْهِ اسْمُ الدَّائِثِ اَوْ رِيكَ وَالْمُرْتَدِّ اَوْ بَاطِنِ اَوْ زُطْرِيَّةِ كَيْفَ يَجِبُ
باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باطن طریق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا سواون سے
بیعت کی اور آپ نے اور کوئی اور اثبات کے تعلیم فرمائے اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ
والسلام اب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اونہوں نے تعلیم فرمائے اَيْضًا مِنْ مَرْوَجِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ
أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ وَالْخَوَاجَةِ بِهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ نَقَشْبَنْدٍ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ
بَنِي الْحَسَنِ الْيَشْتَنِيِّ وَأَنَّهُ رَأَاهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمْ الْإِجَارَةَ وَتَعَرَّفَ لِسَبَّةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى جَدِّهَا

تَمَافَضَ مِنْهُمْ عَلَى قَلِيلٍ وَكَانَ يُحْكِي لَنَا حِكَايَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَبَّأَهُمْ أَجْمَعِينَ
 اور یہی والد مرشد کے فیض پایا و میر طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی اور خواجہ
 بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور نے
 اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت اسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جبکہ فیض ہوا ہون حضرات کی طرف
 سے انکی دل پر اور حضرت والد مرشد سے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اسے
 اور ان حضرات سے راضی ہو و اما العلوم الظاہریۃ من التفسیر والحديث والفقه والعقائد
 والخود والصرف والکلام والاصول والمنطق فقد تعلمنا من سیدی الولید رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وهو قاصد الكتب على اخيه ابي الرضا محمد والکبار منها على ميرزا ابي الهيثم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 الحاشي المشهور عن ميرزا فاضل عن ملا يوسف الكوسج عن ميرزا جان وغيره عن
 الحقيق ملا جلال الدواني عن ابيه اسعد وغيره عن علامه تفتازاني والعلامة
 الشريفة الجرجاني رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُم اجمعين اور علوم ظاہر بخلاف تفسیر اور حدیث اور فقه اور عقاید
 اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو سمجھنے پر ہوا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ
 عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بہائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزا ہدیر موسیٰ
 پڑھیں جو مصنف بن حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزا ہدیر نے مرزا فاضل سے انہوں نے ملا یوسف
 کوسج سے انہوں نے مرزا جان وغیرہ سے انہوں نے محقق ملا جلال دوانی سے انہوں نے اپنے
 باب اسعد وغیرہ علامہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم
 علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی کی سند علمائے مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے
 اسکو نہ ذکر فرمایا و اجازتی مشکوٰۃ المصابیح والصحیح المجازی وغیرہ من الصحاح الستہ الثقیۃ
 الثبت حاجی محمد افضل عن الشیخ عبد الاحد عن ابيه الشیخ محمد سعید عن جده الشیخ الطریق
 الشیخ احمد السہروردی بسند الطویل المذكور فی مقام اولہ وھذا الخ و ما اذنا و اذنا فی ھذہ
 الرسالۃ والحمد لله اولا و آخر ا و ظاہر ا و باطن ا اور مجوز اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری
 وغیرہ صحیح سنی کی متعدد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد و انہوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید
 انہوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد ہندی سے انکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور

در غلط اعراب و الفاظ کہ جو نسخہ مطبوع سابق میں بمقتضائے بشریت باقی رہے تھے کئی نسخے مطبوع ہو چکے
 نامتقد و درست ہوئی لیکن جو انسان کی ترکیب خطا و نسیاں سے ہے اگر کبھی بھی کوئی غلطی باقی ہو گیا جب
 ہے اس میں ناظرین سے یہ کہ جب اس مجموعہ پر فائیدہ سے فائدہ اٹھا دین جناب مصنف و مغفور و مترجم
 و مہتممین اور اسکے کاتب کو دعا ہے خیر سے یاد فرما دین کہ اجر احسان کا بڑا کیا ہے اس واسطے
 حق تعالیٰ نے ان اللہ العلیٰ فیہ اجر المحسنین فرمایا ہے

منت تمام -

الط ۳

مطلوع خورشید پر ہے کچھ دلیل	ہے مقام شکر یہ ربّ جلیل
پھر ہوا طیار بھر مرعلیل	نسخہ امراض عصیان لا دوا
حاذق و حادق بڑا دانا عقیل	موجد اوسکا ہے سنور و می طبیب
سنکرا نکا ہو گا کوئی مرد ذلیل	ہیں مرکب اور مفرد نسخہ جات
تجربہ انکا ہوا ہے بے عدیل	عالم علویٰ یمن بھی شمعور ہے
صحت قلبی ہو حاصل اسے خلیل	جو کرے سہول اسکو صبح و شام
ہست کہتا ہوں تجھی میں ای نبیل	فارغ کمتر کا ہے کچھ ہی عمل

بقلم مولانا محمد رفیع الدین دہلوی